عشق یا محبت؟

تحریر:

علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ

الشیخ عبداللہ ناصر الرحمانی حفظہ اللہ

الشیخ محمد حسین ظاھری حفظہ اللہ

شیخ محمد امجد السّلفی السندھی حفظہ اللہ

ریحان معظم قریشی ہاشمی حفظہ اللہ

حافظ مقصود احمد حفظہ اللہ

مولانا رفیق طاہر حفظہ اللہ

مرکز الدعوۃ الاسلامیۃ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

عرض ناشر

یہ موضوع گو معاشرے میں اکثر زیر بحث رہتا ہے لیکن اس پر بہت کم لکھا گیا۔ ہم نے تشنگی محسوس کرتے ہوئے اس موضوع پر مختلف جید علماء کا مؤقف پیش کیا ہے۔ امید کرتے ہیں کہ یہ کاوش عوام الناس کی اس بارے میں صحیح راہنمائی کرے گی اور اس خلا کو بھی پر کرے گی جو اس موضوع پر ناپید کتب کی وجہ سے ظہور پذیر ہو گیا تھا۔

قارئین! ہم سب کا ایمان ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی آسمان سے اتاری ہوئی شریعت ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جس میں کمی بیشی کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس شریعت کا مکلف دونوں مرد و زن کو بنایا اور جزا و سزا کا قانون بھی دونوں کے لئے برابر رکھا۔ فرمایا:

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ۞

''جو ایمان والا ہو مرد یا عورت اور وہ نیک اعمال کرے، یقیناً ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اور کھجور کی گٹھلی کے شگاف کے برابر بھی ان کا حق نہ مارا جائے گا۔'' (النساء: ۱۲۴)

پھر انہی مرد و زن کو مومن مومنہ، محصنین محصنٰت، مسلم مسلمہ اور طیب طیبہ اور نافرمان مرد و زن کو مشرک مشرکہ اور الخبیثین الخبیثات کے ناموں سے یاد کیا۔ اس بات سے تو تمام مکتبۂ فکر کے لوگ متفق ہیں کہ اگر کسی اسم کا مذکر موجود ہے تو لامحالہ اس کا مؤنث بھی ہوگا۔ جیسے طِفْلٌ جاریۃٌ، رجلٌ اِمرأۃٌ، ذکرانثیٰ، ابن بنت، مصور مصورہ وغیرہ۔ اسی طرح ایک گروہ کی جانب سے کثرت استعمال میں آنے والا لفظ ''عاشق'' ہے اور یہ مذکر ہے۔ یعنی مرد حضرات تو ٹھہرے عاشق تو عورتیں کیا کہلائیں گی؟ اگر ہم انہی عشاق سے پوچھیں تو ''عاشقہ'' کے علاوہ کوئی جواب بن نہ پائے گا۔ تو کیا وجہ ہے کہ مرد تو اپنے آپ کو عاشق کہلوا کر ثواب کما لیتے ہیں اور اپنی عورتوں کو اس سے محروم رکھتے ہیں؟ اگر یہ لفظ اتنا ہی بابرکت اور طیب ہے تو کیا یہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

قرآن کی تعلیمات کے خلاف نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر تو مرد وزن کے لئے برابر ہے اور یہاں مساوات 44 کے پہلو کو یکسر انداز کیا جا رہا ہے؟؟

حقیقت یہ ہے کہ عربی زبان کا لفظ ہونے کے باوجود یہ لفظ نہ ہی اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اور نہ محمد ﷺ نے اپنے فرمان میں اپنے فرمانبردار بندوں کے لئے استعمال کیا۔ قرآن وحدیث میں جا بجا جس لفظ کا استعمال کیا گیا اور جسے کرنے کا حکم دیا گیا وہ ہے ''محبت'' فرمایا:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞

''کہہ دیجئے اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو، خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔'' (آل عمران: ۳۱)

اب اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ عشق اور محبت دونوں مترادف المعنی الفاظ ہیں تو اسے اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہئے تاکہ اصلاح ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ سمجھنے اور کھلے دل سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مرکز الدعوۃ الاسلامیہ تمام علماء کرام کا تہہ دل سے شکر گزار ہے جنہوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر اپنے علمی مضامین ارسال کئے اور اس کتاب کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ کتاب کے آغاز میں شیخ العرب والعجم حضرت علامہ سید بدیع الدین شاہ صاحب راشدی مرحوم کے رشحات قلم میں سے کچھ انتخاب اس کتاب کی مناسبت سے (سندھی زبان سے ترجمہ کر کے) شامل کیا گیا ہے جس سے قارئین بخوبی استفادہ کر سکیں گے۔

مدیر

مرکز الدعوۃ الاسلامیہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

تقدیم

عشق کی بیماری میں شیطان دو طرح کے لوگوں کو مبتلا کرتا ہے، ایک بے دین طبقہ اور دوسرا دین دار طبقہ۔ بے دین طبقے میں لیلیٰ مجنوں، شیریں فرہاد وغیرہ کے نام سننے کو ملتے ہیں۔ اور دین دار طبقے میں اس بیماری کا شکار صوفیاء ہوتے ہیں۔

محمد زکریا صاحب امیر جماعۃ التبلیغ ایک ایسے ہی صوفی کی داستان بیان کرتے ہیں جو عیسائی لڑکی کے عشق میں مبتلا ہو کر اپنا دین تک قربان کر بیٹھتا ہے۔ محمد زکریا صاحب کی زبانی یہ داستان خود پڑھئے اور عشق جیسی مہلک بیماری سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگئے۔ زکریا صاحب لکھتے ہیں:۔

> ''شیخ مرشد ابوعبداللہ اندلسی کی نظر ایک (عیسائی) لڑکی پر پڑی جو اپنے خداداد حسن و جمال میں ہمجولیوں سے ممتاز ہونے کے ساتھ زیور و لباس سے آراستہ تھی۔ شیخ کی اس سے آنکھیں چار ہوتے ہی حالت دگرگوں ہونے لگی۔۔۔ فرمایا پرسوں میں نے جس لڑکی کو دیکھا ہے، اس کی محبت مجھ پر اتنی غالب آچکی ہے کہ میرے تمام اعضاء جوارح پر اسی کا تسلط ہے۔ اب کسی طرح ممکن نہیں کہ اس سرزمین کو چھوڑ دوں۔ منگنی کر کے شیخ نے سؤر (خنزیر) چَرانے منظور کئے جیسے موسیٰ علیہ السلام نے بکریاں چَرانی منظور کی تھیں۔''

جب شیخ صاحب اس سرزمین کو چھوڑتے ہیں تو محبوبہ کا حال سنئے۔ غنودگی کی حالت میں محبوبہ لے جانے والے شخص سے سوال کرتی ہے:

لڑکی: تو اچھا میں شیخ کے پاس کس طرح پہنچ سکتی ہوں؟

شخص: ذرا آنکھیں بند کر لو اور اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دو۔

لڑکی: بہت اچھا۔ (یہ کہا اور کھڑی ہوگئی اور ہاتھ اس شخص کے ہاتھ میں دے دیا)

شخص: (ہاتھ پکڑے ہوئے تھوڑی دور چل کر بولا) ''بس کھول دو''

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

میں نے آنکھیں کھولیں اور اپنے آپ کو دجلہ (ایک نہر ہے جو بغداد کے نیچے بہتی ہے) کے کنارے 44 پایا۔ اب میں (لڑکی) متحیر ہوں اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی ہوں کہ میں چند منٹوں میں کہاں سے کہاں پہنچ گئی۔ (اکابر کا سلوک واحسان، ص:۷۶)

شیخ: (لڑکی سے خطاب کر کے): تمہارا یہاں کیسے آنا ہوا۔ اور یہاں تک تمہیں کس نے پہنچایا؟

لڑکی: اے میرے سردار! جب آپ ہمارے گاؤں سے رخصت ہوئے اور مجھ کو خبر ملی تو میری بے چینی اور بے قراری جس حد کو پہنچی اس کو میرا دل ہی جانتا ہے۔ نہ بھوک رہی نہ پیاس، نیند تو کہاں آتی۔ میں رات بھر اسی اضطراب میں رہ کر صبح کے قریب ذرا لیٹ گئی اور اس وقت مجھ پر کچھ غنودگی سی غالب ہوئی، اور اسی غنودگی میں مَیں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا جو کہہ رہا تھا کہ اگر تو مومنات میں داخل ہونا چاہتی ہے تو بتوں کی عبادت چھوڑ دے اور شیخ کا اتباع کر اور اپنے دین سے توبہ کر کے شیخ کے دین میں داخل ہو جا۔

لڑکی: (اسی عالم خواب میں اس شخص کو خطاب کر کے) شیخ کا دین کیا ہے؟

شخص: اس کا دین اسلام ہے۔

لڑکی: اسلام کیا چیز ہے؟

شخص: اس بات کی دل اور زبان سے گواہی دینا کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے برحق رسول اور پیغمبر ہیں۔

لڑکی نے اوپر بیان کردہ ماجرا سنا دیا۔

اس شخص نے آپ کے حجرے کی طرف اشارہ کر کے کہا یہ سامنے شیخ کا حجرہ ہے وہاں چلی جاؤ اور شیخ سے کہہ دو کہ آپ کا بھائی خضر (علیہ السلام) آپ کو سلام کہتا ہے۔ میں اس شخص کے اشارے کے موافق یہاں پہنچ گئی اور اب آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہوں۔ مجھے مسلمان کر لیجئے۔ (اکابر کا سلوک واحسان، ص:۷۶۔ ام الامراض، ص:۲۸)

شیخ صاحب لڑکی کو عبادت کا حکم دیتے ہیں اور یہ محنت کر کے موت کی دہلیز تک جا پہنچتی ہے۔ آگے کے الفاظ زکریا صاحب سے سنیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

شیخ یہ سن کر فوراً تشریف لائے۔ جان بلب لڑکی حسرت بھری نگاہوں سے شیخ کی طرف دیکھنا چاہتی ہے مگر آنسوؤں میں ڈبڈبائی ہوئی آنکھیں اسے ایک نظر بھر دیکھنے کی مہلت نہیں دیتیں۔ آنسوؤں کا ایک تار بندھا ہوا ہے، مگر ضعف سے بولنے کی اجازت نہیں۔ لیکن اس کی زبان بے زبانی یہ کہہ رہی ہے۔

دم آخر ہے ظالم دیکھ لینے دے نظر بھر کر
سدا پھر دیدہ تر کرتے رہنا اشک افشانی

آخر شیخ کو بلا بھیجا کہ موت سے پہلے ایک مرتبہ میرے پاس ہو جائیں۔ آخر لڑکھڑاتی ہوئی زبان اور بیٹھی ہوئی آواز سے اتنا لفظ کہا ''السلام وعلیکم''۔ شیخ (شفقت آمیز آواز سے) تم گھبراؤ نہیں (انشاءاللہ) عنقریب ہماری ملاقات جنت میں ہونے والی ہے۔ لڑکی شیخ کے ناصحانہ کلمات سے متاثر ہو کر خاموش ہو گئی۔ اور اب یہ خاموشی ممتد ہوئی کہ یہ مہر سکوت صبح قیامت سے پہلے نہ ٹوٹے گی۔ اس پر کچھ دیر نہیں گزری تھی کہ مسافرِ آخرت نے اس دار فانی کو خیر باد کہا۔ شیخ اس کی وفات پر آبدیدہ ہیں مگر ان کی حیات بھی دنیا میں چند روز سے زائد نہیں رہی۔ حضرت شبلی کا بیان ہے کہ چند ہی روز کے بعد شیخ اس عالم فانی سے رخصت ہوئے۔ کچھ دنوں بعد شیخ نے خواب میں دیکھا کہ جنت کے ایک پُرفضا باغ میں مقیم ہیں اور ستر حوروں سے آپ کا نکاح ہوا ہے جن میں پہلی وہ عورت جس کے ساتھ نکاح ہوا، یہی لڑکی ہے۔ اور اب وہ دونوں ابدالآباد جنت کی بیش قیمت نعمتوں میں خوش وخرم ہیں۔ (اکابر کا سلوک واحسان، ص: ۷۷)

قارئین! دیکھا آپ نے یہ وعدہ کہ ہم عنقریب جنت میں ملیں گے، کیسے وفا کیا کہ اس کے مرتے ہی چند روز میں خود بھی اس کے پیچھے کوچ کر گئے۔ عنقریب کا جو وعدہ تھا۔ معلوم ایسے ہوتا ہے کہ ایک تو شیخ صاحب کو یہ علم تھا کہ میں بھی عنقریب مرنے والا ہوں اور دوسرا یہ علم تھا کہ ہم دونوں جنت میں بھی جانے والے ہیں اور شادی رچانے والے ہیں۔ ایک تیر میں دو شکار۔ پھر زکریا صاحب کا قلم اس واقعہ کے بعد پتہ ہے کیا لکھتا ہے؟

ذلك فضل الله يوتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

''یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔'' 44؎

یہ اس واقعہ کی سچائی پر مہر ہے زکریا صاحب کی طرف سے۔ جس واقعہ میں عالم الغیب اللہ کے بجائے غیر اللہ کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اور شیخ صاحب آخر نامحرم ہونے کے باوجود اس لڑکی کو دیکھنے کیوں گئے؟ یہ کون سی شریعت میں جائز ہے؟ اور اس لڑکی نے آپ کو کیوں بلایا؟ یہ ہیں عشق و معشوقی کے چکر اور ولایت کے دعویدار، دین کے علمبردار، تبلیغ کے ٹھیکیدار، قرآن و حدیث سے متصادم واقعات کے پرستار۔

عشق کی بیماری مسلمان کی توحید تک کو چاٹ جاتی ہے۔ اللہ سے سب کچھ ہونے کا یقین رکھنے والے غیروں سے سب کچھ ہونے کا یقین کرنے لگ جاتے ہیں۔ نبی ﷺ کے طریقوں میں کامیابی اور غیروں کے طریقوں میں ناکامی کا درس دینے والے انبیاء کی اس طرح توہین کرتے ہیں کہ حضرت خضر علیہ السلام کے ذریعہ عاشق و معشوق کا ملاپ کرواتے ہیں۔

کسی نے سچ کہا: ؎ کہتے ہیں جس کو عشق، خلل ہے دماغ کا

ہمارے معاشرے میں اپنے آپ کو عاشقانِ رسول کہلوانے والے بکثرت ملیں گے جنہوں نے نبی ﷺ کے نقش نعل (۱) کو تو اپنی ٹوپی و پگڑی میں سجا رکھا ہے مگر نبی ﷺ کی اتباع میں غیروں کو شریک کر رکھا ہے۔ اور اگر یہ لوگ عاشق رسول کی بجائے نبی ﷺ سے محبت کرنے والے ہوتے تو ضرور نبی ﷺ کی اتباع کرتے، کیونکہ بقول شاعر: ؎

لو کان حبك صادقا لاطعتهٗ لان المحب لمن یحب مطیع

''اگر تیری محبت سچی ہے تو اس کی اطاعت کرتا کیونکہ محبت کرنے والا اپنے محبوب کا فرمانبردار ہوتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سچی محبت عطا فرمائے اور عشق کی بیماری سے نجات دے۔

آمین یارب العالمین

کتبہ: سید طالب الرحمن

---

(۱) یہ الگ لطیفہ ہے کہ نبی ﷺ کی ایک جوتی کا نشان بنا کر اسے نعل مبارک کی بجائے نعلین مبارک کہا جاتا ہے۔ یعنی جوتی بنائی ایک اور اسے کہا دو (۲)۔ ویسے بھی کیا سادگی کا درس دینے والے نبی ﷺ کی جوتی اتنی منقش اور سلمیٰ ستاروں والی ہوگی؟

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

44

سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ

سید بدیع الدین شاہ راشدی بن سید احسان اللہ شاہ راشدی ۱۰ جولائی 1925ء اپنے آبائی گاؤں نزد سعید آباد، ضلع حیدر آباد میں پیدا ہوئے۔ والد سید احسان اللہ شاہ بھی جید عالم تھے، ابتدائی تعلیم انہی سے حاصل کی۔ اپنے عہد کے کبار علماء سے استفادہ کیا اور اجازہ حدیث حاصل کیا۔ 1974ء میں مکۃ المکرمہ چلے گئے اور 1978ء تک وہاں رہے۔ اس دوران حرم شریف میں حدیث وتفسیر کی تدریس کی۔ دنیا کے طول وعرض سے علماء وطلبہ نے آکر استفادہ کیا اور جید وکبار علماء نے زانوئے تلمذ طے کیا۔ اسی بنا پر شیخ العرب والعجم کہلائے گئے۔ اپنے عہد میں دنیا کے چند بڑے علماء میں شمار کئے جاتے تھے۔ مطالعہ کے بے حد شوقین تھے اسی بنا پر ذاتی محنت وکاوش سے ہزاروں کتب پر مشتمل کتب خانہ بنایا۔ لائبریری میں کوئی بھی کتاب شامل کرنے سے پہلے اس کا مطالعہ فرماتے۔ عمر بھر توحید وسنت کی تبلیغ میں سرگرم رہے۔ عظیم الشان مقرر اور مناظر تھے، بہت سے مناظرے بھی کئے۔ آپ کی تبلیغ سے بڑی تعداد میں لوگوں نے شرک وبدعت سے تائب ہوکر توحید وسنت کو اپنایا۔ زندگی کا زیادہ تر حصہ توحید وسنت کی اشاعت وتبلیغ کے لئے سفر میں گزرا۔ اپنے خرچ پر دور دراز دیہات میں تبلیغ کے لئے جاتے، جہاں سواری کا انتظام نہ ہوتا، پیدل چل کر جاتے۔ دوران سفر بھی مطالعہ کے لئے کوئی نہ کوئی کتاب ساتھ ہوتی۔ سفر کے دوران نماز تہجد کا بھی اہتمام فرماتے۔ نہ صرف تقریر و تصنیف سے قرآن وسنت کی تبلیغ فرماتے بلکہ خود بھی عمل کرتے۔ اسی لئے جو شخص بھی آپ کو دیکھتا متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا۔

عربی، اردو اور سندھی میں سو (۱۰۰) سے زائد رسائل وکتب تحریر کیں۔ سب سے بڑی تصنیف سندھی زبان میں قرآن کریم کی تفسیر "بدیع التفاسیر" کے نام سے ہے جو کہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس تفسیر کی تکمیل سے پہلے ہی شاہ صاحب نے داعی اجل کو لبیک کہا اور 8 جنوری 1996ء کو اس عالم فانی سے رخصت ہوئے۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ واجعل قبرہ روضۃ من ریاض الجنۃ۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

عشق: محبت کی وہ قسم ہے جس میں انتہائی غلو ہوتا ہے۔ عاشق اعتدال سے نکل جاتا ہے یہ جنون کی ایک قسم بھی ہے۔ لغت کی مشہور کتاب القاموس ص: ۲۳۳، جلد ۳ میں ہے۔ "**العشق والمعشق لمقعد عجب المحب بمحبوبه اوافراط الحب ويكون فى عفاف وفى دعارة اوعمى الحس عن ادراك عيوبه اومرض وسواسى يجلبه الى نفسه بتسليط فكره على استحسان بعض الصور۔**"

یعنی عشق حد سے بڑھ جانے والی محبت کو کہا جاتا ہے۔ جس میں افراط اور حد سے بڑھی ہوئی زیادتی ہوتی ہے کبھی تو محبت کی حد تک اور کبھی معاملہ بداخلاقی تک پہنچ جاتا ہے یا پھر ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے محبوب کے کسی عیب کو محسوس کرنے سے اندھا ہو جاتا ہے (یعنی اس کا عیب، عیب نظر نہیں آتا) یا پھر وہ ایک وہم اور وسوسے کا مرض ہے جو کسی خوبصورت شکل کو دیکھنے کی وجہ سے اس کی فکر اور ذہن پر غالب ہو جاتا ہے۔

لسان العرب ص: ۲۵۲ جلد ۱۰ میں ہے: **وسئل ابو العباس احمد بن يحيىٰ عن الحب والعشق ايهما احمد فقال الحب لان العشق فيه افراط وسمى العاشق عاشقًا لانه يذبل من شهوة الهوى كما تذبل العشقة اذا قطعت۔**

یعنی ابوالعباس احمد بن یحییٰ (ثعلب بغدادی اللغوی الامام المتوفی ۲۹۱ھ) سے پوچھا گیا کہ محبت اور عشق میں سے کون سا کام قابل تعریف ہے؟ فرمایا کہ محبت کیونکہ عشق میں حد سے بڑھ جانا ہے۔ عاشق کو عاشق اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ اس طرح سوکھ سڑ جاتا ہے کہ جس طرح عشقہ (سبز ٹہنی) توڑنے کے بعد سوکھ جاتی ہے۔

مشہور طبیب محمد ارزانی بھی حدود الامراض ۴۴ میں عشق کو وہم کا مرض کہتے ہیں اور لکھتے ہیں: **وهو قريب من انواع الماليخوليا۔** عشق مالیخولیا کی ایک قسم ہے۔

غیاث اللغات ص: ۳۴۵ میں ہے: "ونزد بعض اطباء مرضیست از قسم جنون کہ از دیدن صورت حسین پیدا می شود۔ عبدالرزاق شارح ظہوری از شرح اسباب وفتوحات الحکم نقل کردہ است کہ عشق ماخوذ از عشقہ وآن نباتیست کہ آن را لب لاب گویند۔ چون بر درخت پیچد آن را خشک کند ہمیں حالت عشق است بر ہر دلے کہ طاری شود صاحبش را خشک وزرد کند۔"

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

یعنی بعض طبیبوں کا کہنا ہے کہ عشق دیوانگی کی ایک قسم ہے جو کسی خوبصورت شکل کے دیکھنے سے پیدا ہوتی ہے اور ظہوریہ کے شارح حکیم عبدالرزاق نے فتوحات الحکم سے نقل کیا ہے کہ عشق دراصل لفظ عشقہ سے لیا گیا ہے جو کہ درخت پر چڑھنے والی ایک بیل ہے جسے ''لب لاب اور عشق پیچ'' وغیرہ بھی کہا جاتا ہے پس جیسے وہ درخت کو سکھا دیتی ہے اسی طرح عشق بھی عاشق کو سکھا کر جلا دیتا ہے۔ لغات الحدیث مصنفہ علامہ وحید الزمان ص: ۱۱۲ جلد ۲ میں ہے: ''عشق: محبت میں دیوانہ ہونا۔''

ہندوستان کے مشہور شاعر داغ ؔ کا شعر ہے:

بلبل کی کارکردگی پہ ہے خندہائے گل ۔۔۔ کہتے ہیں جسے عشق خلل ہے دماغ کا

اس لئے قرآن وحدیث میں کہیں بھی عشق کا لفظ استعمال نہیں ہوا ہے۔ یوسف علیہ السلام کے واقعہ میں ہے کہ عزیز مصر کی بیوی ان پر فریفتہ ہوگئی۔ لیکن اسے بھی اللہ تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمایا ہے۔

قَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَن نَّفْسِهِ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا إِنَّا لَنَرَاهَا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۞

''اور شہر میں عورتوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ عزیز مصر کی بیوی اپنے غلام کو پھسلاتی ہے اور اس کی محبت میں بالکل فریفتہ ہوگئی ہے۔ ہمارے نزدیک تو یہ کام اس کا صریح جہالت ہے۔''

یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے لفظ عشق استعمال نہیں فرمایا کسی بھی صحیح حدیث میں یہ لفظ استعمال نہیں ہوا ہے البتہ اس لفظ کو شاعروں اور صوفیوں نے خوب استعمال کیا ہے۔ لیکن محدثین ومفسرین نے اس سے گریز کیا ہے۔ صوفی اسے (عشق کو) بڑی عبادت سمجھتے ہیں اور آخر کار اس حد تک جا پہنچتے ہیں کہ شرعی احکام کا انکار کرنے سے بھی باز نہیں آتے۔ چنانچہ ایک شاعر نے کہا ہے:

عاشقاں را با قیامت کار نیست ۔۔۔ کار عاشق جز تماشائے جمال یار نیست

یعنی عاشقوں کو قیامت سے کوئی سروکار نہیں۔ عاشق کا کام تو صرف اپنے یار کے حسن کا دیدار کرنا ہے۔ کبھی وہ اسے (عشق کو) اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ کراماً کاتبین کے علم سے بھی بالا کہتے ہیں:

میان عاشق ومعشوق رمزے است ۔۔۔ کراماً کاتبین را ہم خبر نیست

یعنی عاشق ومعشوق کے درمیان ایسی رمز ہوتی ہے کہ جس کی خبر کراماً کاتبین کو بھی نہیں ہوتی۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

کبھی سچا عاشق اسے کہا جاتا ہے جو معشوق کی محبت میں ادب کی حدود سے بھی بڑھ جائے۔ مثلاً ابلیس جسے قرآن مجید کی متعدد آیات میں کافر اور نافرمان کہا گیا ہے۔

---اِلَّا اِبۡلِیۡسَ کَانَ مِنَ الۡجِنِّ فَفَسَقَ عَنۡ اَمۡرِ رَبِّہٖ (الکہف:۷)

''---مگر ابلیس نے انکار کیا وہ جنوں میں سے تھا پس وہ اپنے پرودگار کے حکم سے نافرمان ہوا۔''

اس ابلیس کے حق میں سندھ کا صوفی شاعر عبداللطیف بھٹائی کہتا ہے:

شعر کا ترجمہ: ''عاشق تو ابلیس کو ہی کہا جائے، باقی تو جھوٹی تمنا کرنے والے ہیں۔ اس جیسا لال (سچے عشق سے سرشار) بے انتہا محبت کی وجہ سے لعنت و پھٹکار کے لائق بنا۔''

(شاہ جو رسالو ص: ۳۲، سریمن کلیان داستان پنجو)

عشق کی حقیقت کے بارہ میں چند اہم باتیں:

قارئین! اس شعر سے متعلقہ چند باتیں قابل غور ہیں:۔

۱: عشق کی راہ کا قائد ابلیس ہے وہ اللہ کے در سے راندہ ہوا مردُود و مطرود ہے اور دھتکارا ہوا ملعون ہے۔ پس عشق کی راہ مغضوب علیہم جماعت کی راہ کہی جائے گی نہ کہ انعام کردہ بندوں کی۔

۲۔ مذکورہ بالا آیت و شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ فسوق اور تابعداری سے نکلنا قرار دیتا ہے اسے یہ لوگ عشق کہتے ہیں یقیناً یہ طریقہ مغضوب علیہم کا ہی ہے۔ اس سے بڑھ کر ضلالت و گمراہی نہیں۔ عظیم نعمت تو یہ ہے کہ بندہ اس خطرناک وصف سے امن میں رہے۔ اس کے برعکس اسے محبت نصیب ہونی چاہئے کہ وہ اپنے محبوب کے مقام کو پہچانے تاکہ افراط و تفریط کا شکار نہ ہونے پائے۔

۳۔ اگر واقعی اس نے یہ (آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار) عشق و محبت کے غلبہ کی وجہ سے کیا تھا تو یہ بات مذکورہ بالا تفصیل کی تائید کرے گی کہ عشق ایک قسم کا جنون ہے جو انسان کو عتدال میں نہیں رہنے دیتا اور عاشق لوگ صراط مستقیم پر نہیں رہ سکتے۔ پس اھدنا الصراط مستقیم میں یہ بات بھی داخل ہے کہ یا اللہ! ہمیں عشق جیسے مہلک مرض سے امن میں رکھ۔

۴۔ اس شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ عاشق صرف پکارنے یا محبت کے دعویٰ سے ہی نہیں بلکہ ابلیس کی طرح ڈھیٹ ہو کر نافرمانی کرتے ہوئے بھی اپنی محبت کا اظہار کرے۔ ثابت ہوا کہ عشق آیت اِیَّاکَ نَعۡبُدُ (تیری

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ہی عبادت کرتے ہیں) کے خلاف ہے کیونکہ بندے کا یہ کام نہیں کہ اپنی پسند پر چلے بلکہ اسے چاہئے کہ حاکم کے حکم کی فوراً تعمیل کرے۔ یہی محبت کا کمال ہے۔ جو ایسے نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کی صفت مالك یوم الدین پر پورا ایمان نہیں رکھتا۔

۵۔ اسے سک (پیار و چاہت) کہا جائے گا یا ضد و تکفیر؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ جو بھی حکم دے اس کی اطاعت بندے پر لازم ہے۔ جب ہم کہتے ہیں کہ ایاك نعبد ہم سب تیرے بندے ہیں تو بندہ ہر حکم کا تابع ہوتا ہے۔

۶۔ یہاں سک (پیار و چاہت) نہیں بلکہ اللہ کے حکم کے مقابلہ میں اس نے قیاس آرائی کی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں مذکورہ ہے:

قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۞ (الحجر: ۳۳)

''شیطان بولا میں تو ایسے آدمی کی تعظیم کبھی نہ کروں جس کو تو نے سڑی مٹی سے پیدا کیا۔''

قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۞ (الاعراف: ۱۲)

''بولا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اس کو مٹی سے بنایا۔''

اب قارئین خود انصاف کریں کہ یہ سک (پیار و چاہت) ہے یا حکم کے مقابلہ میں سرکشی؟

۷۔ اگر یہ بھی عشق ہے تو پھر واقعی عشق لعنت کے لائق ہے اور طبیبوں کا یہ کہنا صحیح ہے کہ یہ مالیخولیا (ایک قسم کا دماغی مرض) ہے۔

۸۔ ابلیس کو نہ محبت تھی نہ عشق بلکہ اس کا غرور و تکبر اسے سجدہ سے مانع ہوا۔ لیکن اگر یہ عشق ہے تو یہیں محبت اور عشق کا فرق معلوم ہو جاتا ہے اور وہ اس طرح کہ ملائکہ نے آدم علیہ السلام کی پیدائش کو اپنی سمجھ کے مطابق پسند نہ کیا وہ بھی اس لئے کہ کہیں انسان اللہ کی نافرمانی اور زمین میں خون خرابہ نہ کریں۔

قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَ يَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ ؕ (البقرۃ: ۳۰)

''وہ بولے کیا آپ ایسے شخص کو نائب بناتے ہیں جو اس (زمین) میں فساد کرے اور خون بہائے اور ہم تیری خوبیاں بیان کرتے ہیں اور تجھے پاکی سے یاد کرتے ہیں۔''

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

لیکن اس کے باجود جب آدم علیہ السلام کی طرف سجدہ کا حکم ملا تو وہ فوراً سجدہ میں گر گئے اور حکم کی تعمیل میں دیر نہ کی کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ سے کمال درجہ کی محبت تھی اور وہ شیطان کی مانند (بقول بھٹائی کے) عشق میں گرفتار نہ تھے۔ لہٰذا انہوں نے کسی بحث، اعتراض یا انکار کے بجائے حکم کی تعمیل کر دی۔ یہ ہیں وہ بندے جن پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعامات کئے گئے اور جو صراط مستقیم پر چلنے والے ہیں۔

۹۔ لعنت سے ''لال'' (سرخ رو) ہونا بھی عاشقوں کو ہی مبارک ہو بلکہ لعنت اللہ کے غضب کا نتیجہ ہے گویا کہ **مغضوب علیہم** کا سردار ابلیس ہے اور نعمتوں سے مالا مال ہونا اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والوں کا انعام ہے۔

۱۰۔ اللہ تعالیٰ کے تمام کام اور احکام تعریف کے لائق ہیں۔ اسی لئے سکھایا گیا ہے کہ **الحمد للہ** (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) اس لئے کہ وہ خود (لائق تعریف) اور اس کے تمام اقوال و افعال بھی لائق تعریف ہیں۔ اب ہم پوچھتے ہیں کہ آدم علیہ السلام کی طرف منہ کر کے سجدہ کرنے کی بابت اللہ تعالیٰ کا حکم لائق تعریف ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو ابلیس نے کیوں انکار کیا اور اس حکم کو صحیح کیوں نہ سمجھا؟ گویا کہ (اس کا یہ عمل) آیت مبارکہ **الحمد للہ رب العالمین** کا انکار ہے اسی لئے اس پر لعنت برسائی گئی۔

اب جو ابلیس کے اس فعل (آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے) کو اچھا کہتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں وہ بھی اس لعنت میں شریک اور حصہ دار ہیں اور اگر نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم صحیح نہ تھا جیسا کہ ابلیس نے اعتراض کیا تو کہنا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ کام ایسے بھی ہیں جو تعریف کے لائق نہیں۔ پھر نعوذ باللہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ** (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا پرورش کرنے والا ہے) غلط ثابت ہوئی۔ الغرض عشق کا یہ عقیدہ پوری سورۃ فاتحہ کے مضامین کے خلاف ہے۔

تنبیہ: عشق الٰہی کے نام پر بہتوں کا مال اور عزتیں لٹتی رہتی ہیں۔ عورتوں اور لڑکوں کی صحبت ان (صوفیوں) کے ہاں عام اور کثرت سے ہے اور کہتے ہیں کہ ان کا حسن اللہ تعالیٰ کے نور کا مظہر ہے۔ چنانچہ (مشہور دیوبندی بزرگ) حاجی امداد اللہ کا کہنا ہے کہ: عورت مظہر مرد کی ہے اور مرد مظہر حق کا ہے۔ عورت آئنہ مرد کی اور مرد آئنہ حق کا۔ پس عورت مظہر و آئنہ حق تعالیٰ ہے اور اس میں جمال ایزدی نمایاں ہے۔ (ملاحظہ کرنا چاہئے۔ شمائم امدادیہ ص: ۷۰)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

پس کئی صوفی زناء اور لواطت جیسے موذی امراض میں مبتلا ہوتے رہتے ہیں اور اپنی خرافات کو عبادت کا نام دیتے ہیں۔ان کا کہنا ہے یہ عشق مجازی ہے کیونکہ عشق مجازی، عشق حقیقی کے لئے سیڑھی کی حیثیت رکھتا ہے۔عشق مجازی میں پختگی کے بعد ہی اللہ کے عشق کو پہنچا جا سکتا ہے۔یہ سب ان کی خود ساختہ اصطلاحیں ہیں۔پس عشق کی راہ جس سے کہ زنا اور لواطت جیسے کاموں کا جواز اور حیلہ نکلتا ہے، یقیناً صراط مستقیم سے کوسوں دور ہے۔یہ گمراہوں کا راستہ ہے جن پر اللہ کا غضب اور قہر واجب ہو چکا ہے۔

اَعَاذَنَااللّٰہُ مِنْ ذٰلِكَ ۔ اللہ ہمیں اس سے بچائے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ﷺ

الشیخ عبداللہ ناصر الرحمانی

امیر جمعیت اہل حدیث۔ سندھ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

یہ ایک تعجب خیز اور حیرت انگیز بلکہ افسوس ناک حقیقت ہے کہ کچھ لوگوں کے پورے مذہب کے منہج 44 کی بنیاد ایسے الفاظ یا اصطلاحات پر قائم ہے جو پورے ذخیرۂ کتاب وسنت میں کہیں وارد نہیں ہیں، مزید حیرت یہ کہ کتاب وسنت میں ان خودساختہ الفاظ واصطلاحات کی جگہ دوسرے الفاظ مستعمل ہیں، مگر ان سے صرفِ نظر برتتے ہوئے اپنی وضع کردہ اصطلاحات پر اصرار کیا جاتا ہے۔

مثلاً: امت کے ایک بڑے طبقے کا پورا اعتقادی وعملی نظام لفظ ''تصوف'' کے گرد گھومتا ہے، اور اس نظام کے حاملین اپنے آپ کو صوفیاء کہتے ہیں، جو صوفی کی جمع ہے، جبکہ شریعتِ مطہرہ میں ان کے مزعومہ مفہوم پر یہ لفظ کہیں موجود نہیں، کتاب وسنت میں دین وشریعت کی اصطلاحات ہیں اور حاملینِ دین کو مسلمین، مؤمنین، متقین، محسنین وغیرہ کے القاب سے نوازا گیا ہے، ان کے لئے کہیں صوفیاء کی اصطلاح استعمال نہیں ہوئی۔

اسی طرح لفظ ''تقلید'' ہے، جس پر امت کے بہت سے طبقات کے پورے دین کی بناء قائم ہے، حالانکہ یہ لفظ قرآن وحدیث میں کہیں بھی وارد نہیں، جانور کے گلے کے پٹے کے طور پر تو مستعمل ہے، مگر جس خودساختہ فکر وفہم پر اس لفظ کو لے کر باقاعدہ مذہب بنا دیا گیا، بلکہ مذاہب کھڑے کر دیئے گئے، اس فکر وفہم کے تحت یہ لفظ پورے کتاب وسنت میں کہیں موجود نہیں، قرآن وحدیث میں تو اتباع، اطاعت اور اقتداء جیسے مبارک الفاظ ومصطلحات مذکورہ ہیں، اور ایک دو نہیں بلکہ سینکڑوں مقامات پر، جبکہ لفظِ تقلید کا کہیں نام ونشان تک نہیں۔

انہی اصطلاحات میں ''عشق'' کی اصطلاح بھی ہے، جس کی وضاحت ہماری اس بحث کا موضوع ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ، و نستغفرہ، و نعوذباللہ من شرور انفسنا و من سیئات أعمالنا، من یھدہ اللہ فلا مضل لہ، و من یضلل فلا ھادی لہ، و أشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ، و أشھد أن محمداً عبدہ و رسولہ۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ (آل عمران: ۱۰۲)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآئَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۞ (النسآء: ۱)

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۞ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۞ (الاحزاب: ۷۰۔ ۷۱)

أما بعد:

فان أصدق الحديث كتاب الله، و أحسن الهدى هدى محمد ﷺ و شر الأمور محدثاتها و كل محدثة بدعة و كل بدعة ضلالة و كل ضلالة فى النار۔ نار

اس امت کا ایک گروہ لفظِ عشق کے استعمال پر مصر ہے، چنانچہ ان کی تقریروں، تحریروں اور نظم و نثر میں لفظِ عشق بکثرت وارد ہے، عام اشتہاروں اور بینروں وغیرہ میں بھی اس لفظ کا استعمالِ کثیر دیکھا جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل تراکیب واصطلاحات بکثرت دیکھنے کو ملتی ہیں:

''عشقِ رسول''، ''عشقِ الٰہی''، عاشقانِ رسول''، ''عاشقانِ اولیاء'' وغیرہ وغیرہ

صوفیاء اپنے آپ کو جماعتِ عشاق قرار دینے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

شریعتِ مطہرہ میں اس کے مقابل محبت کی مبارک اور پاکیزہ اصطلاح موجود ہے اور سینکڑوں مقامات پر مذکور ہے، جبکہ لفظِ عشق کا ذکر دور دور تک کہیں دکھائی نہیں دیتا، تو پھر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے استعمال کردہ لفظ کی جگہ اپنے اختراع کردہ لفظ کے استعمال پر اتنا اصرار کیوں؟

جو لفظ پورے ذخیرۂ کتاب وسنت میں کہیں وارد نہیں اسے اپنی جماعت کا تمیز قرار دینے میں آخر کون سے مقاصد پنہاں ہیں؟

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے عشق ومحبت کے دعوے ہیں، تو اس تعلق سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے جو لفظ استعمال فرمایا جو اصطلاح وضع فرمائی اسے ہی ہمیشہ اختیار کئے رکھنے میں کیا مضائقہ ہے؟ یا کیا رکاوٹ ہے؟

ہم اہل حدیث بحمد للہ، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کو فرض قرار دیتے ہیں، اس

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

محبت کے بغیر ایمان حاصل نہیں ہوسکتا، ہماری اس محبت کے بہت سے مظاہر اور عملی ثبوت ہیں، جن میں سے ایک یہ ہے کہ ہم محبت کے تعلق سے ہمیشہ وہی لفظ استعمال کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے ہمیشہ استعمال فرمایا، وللہ الحمد والمنۃ۔

ہمیں لفظِ محبت سے پیار ہے اور حقیقی لگاؤ بھی، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا اختیار کردہ اور استعمال کردہ لفظ ہے اور اس لئے بھی کہ محبت میں جس تعلق اور پیار کا اظہار ہے وہ انتہائی پاکیزہ ہوتا ہے۔ اس کے برعکس لفظِ عشق نہ تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا مختار و مستعمل ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے شایانِ شان ہے، کیونکہ یہ لفظ معنوی طور پر ہمیشہ پاکیزگی کی حدود میں نہیں رہتا، بلکہ اپنے بہت سے مفاہیم کے ساتھ پاکیزگی کی حدود سے خارج ہوجاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ لفظِ عشق کا استعمال کرنے والے خود بھی بعض مقامات پر اس کے استعمال میں گریزاں نظر آتے ہیں، جس کا مطلب یہ ہوا کہ ان کے ذہنوں کے کسی حصہ میں یہ بات موجود ہے کہ یہ لفظ اتنا پاکیزہ نہیں ہے۔

مثال کے طور پر ان لوگوں نے کبھی یوں نہیں کہا کہ ہم اپنی ماں، بہن یا بیٹی کے عاشق ہیں، اگر اس لفظ میں پاکیزگی ہے تو یہاں استعمال کرنے میں کون سی چیز مانع ہے؟

دوسری مثال یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف عشق کا لفظ منسوب کرنے والے کبھی یہ کہنے کی جرأت نہیں کریں گے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے معشوق ہیں، اگر یہ لفظ واقعی پاکیزہ ہے تو یہاں اس کے استعمال میں کیا مانع ہے؟ جس طرح ہم کھلے دل سے آپ ﷺ کو اپنا محبوب قرار دیتے ہیں، آپ معشوق قرار کیوں نہیں دیتے؟

اس کا یہی مطلب ہوا کہ آپ خود بھی اس لفظ کی مکمل پاکیزگی کے معترف نہیں ہیں، بلکہ کچھ معانی ایسے ہیں جہاں یہ لفظ پاکیزگی کی حدود سے متجاوز ہوکر اخلاقی اقدار سے ساقط ہوجاتا ہے، اور کچھ مقامات پر اس کے استعمال کی ہمت یا جرأت پیدا نہیں ہوتی۔

بعض علماءِ لغت نے جس اسلوب سے لفظِ عشق کا ذکر کیا ہے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ لفظِ عشق کو عورتوں کے ساتھ ناجائز تعلق کے ساتھ مقید گردانتے تھے، چنانچہ دوسری صدی ہجری کے لغت کے عظیم امام خلیل بن احمد الفراہندی (المتوفی ۱۷۵ھ) اپنی معروف کتاب، کتاب العین میں فرماتے ہیں:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

عشق: عشقها عشقا والاسم العزق و فلاں عشیق فلانه و فلانة عشیقیه و ھؤلاء عشاق و عشاشیق فلانة۔ 44

یعنی: لفظ عشق (باب (علم یعلم) سے ہے جس کا مصدر عَشَق اور اسم عِشق ہے، فلاں مرد فلاں عورت کا عاشق ہے، فلاں عورت فلاں مرد کی معشوقہ ہے اور فلاں جماعت فلاں عورت کی عشاق ہے۔

ملاحظہ فرمالیجئے مذکورہ عبارت میں امام خلیل رحمہ اللہ نے لفظ عشق کے تمام استعمالات (فعل، فاعل، صفت مشبہ، مفعول، واحد اور جمع) عورتوں کے ذکر سے مقید فرمائے ہیں۔

صاحب المنجد فرماتے ہیں: العشق: (إفراط الحب و یکون فی عفاف و فی عدارة) (المنجد ص:۵۰۷)

اس کا ترجمہ صاحب مصباح اللغات نے یوں کیا ہے:

محبت میں حد سے بڑھ جانا۔۔۔ پارسائی اور فسق دونوں طرح سے ہوتا ہے۔ (مصباح اللغات: ۵۵۴)

واضح ہوا کہ کسی بھی شئ میں افراط یعنی حد سے بڑھ جانے کا منہج شرعًا نا قابل قبول ہے، اس کی وضاحت آئندہ صفحات میں آئے گی۔ (ان شاء اللہ)

مشہور امام لغت علامہ مجد الدین محمد بن یعقوب الفیر وزآبادی اپنی معرکۃ الآراء کتاب (القاموس المحیط) میں لفظ عشق کا مذکورہ معنی بیان کرنے کے بعد مزید فرماتے ہیں: أو مرض وسواسی یجلبه إلیٰ نفسه بتسلیط فکره علی إستحسان بعض الصور۔ (القاموس المحیط: ۱۱۷۴)

یعنی: یہ عشق ایک وسواسی مرض ہے جو انسان بعض تصویروں کی خوبصورتی سے متاثر ہوکر اُنہی سوچوں میں گم سم اپنے اوپر طاری کر بیٹھا ہے۔

مزید فرماتے ہیں: لفظ عشق کا مآخذ (عشقہ) ہے، جس سے مراد ایک درخت ہے جو شروع میں ہرا بھرا ہوتا ہے اور پھر مرجھا کر زرد ہوجاتا ہے۔

عاشق کا انجام بھی یہی ہے، اچھا بھلا ہوتا ہے اور کسی کے عشق میں مبتلا ہوکر زرد پڑ جاتا ہے، اور بالآخر فنا کا شکار ہوکر بالکل ہی مرجھا جاتا ہے۔

لغت کے مشہور امام علامہ ابن منظور اپنی معروف تصنیف (لسان العرب) میں فرماتے ہیں:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سئل ابوالعباس احمد بن یحیی عن الحب و العشق أیهما أحمد؟ فقال: الحب؛ لأن العشق فیه إفراط، وسمی العاشق عاشقا لأنه یذبل من شدة الهوی کما تذبل العشقة إذا قطعت۔(لسان العرب ۹/ ۲۲۴)

یعنی: ابوالعباس احمد بن یحییٰ سے پوچھا گیا محبت اور عشق میں سے کون سا لفظ پاکیزہ اور قابل تعریف ہے؟ فرمایا: محبت، کیونکہ عشق میں حد سے تجاوز اختیار کر جانے کا معنی پایا جاتا ہے اور عاشق کو عاشق اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ فرط محبت سے کٹے ہوئے درخت کی مانند مرجھا جاتا ہے۔

دارالعلوم دیوبند کے عربی ادب کے استاد مولانا وحید الزماں قاسمی کیرانوی نے (القاموس الجدید) کے نام سے اردو۔عربی لغت مرتب کی ہے، اس میں لفظ عشق کا بھی ذکر کیا ہے اور عربی لغت میں اس کے مترادفات بیان کئے ہیں۔ملاحظہ ہو:

عشق	:	غرام، هیام، هوی، وله، صبابة، غزل
عشق باز	:	مغازل
عشق بازی	:	مغازلة
عشق لڑانا	:	غازل النساء مغازله، تغزل بالمرأة
عشقیه	:	غرامی
عشقیه تعلق	:	علاقة غرامیة
عشقیه ناول	:	روایة غرامیة

آپ فیصلہ کیجئے کہیں لفظ عشق کا استعمال پاکیزگی کے پیرائے میں نظر آتا ہے؟

صاحب القاموس الجدید نے لفظِ عشق کے مترادفات میں لفظِ محبت کا ذکر نہیں فرمایا، بلکہ غزل یا غرام ذکر فرمایا، غزل کا معنی (عورتوں کے ساتھ کھیل کود) بیان کیا اور غرام کا معنی یہ بتلایا: ایسی محبت جو دل کو مبتلائے عذاب کر دے۔(القاموس الجدید:۵۹۸)

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے عشق کو روح کی وہ شراب قرار دیا ہے جو اسے نشہ میں مبتلا رکھتی ہے، اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی محبت سے روکتی ہے، اللہ تعالیٰ کی مناجات کی لذت میں رکاوٹ بنتی ہے، غیر اللہ کی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

غلامی کا باعث بنتی ہے، چنانچہ عاشق کا دل ہمیشہ معشوق کا غلام رہتا ہے، بلکہ عشق غلامی کا لبِ لباب ہے۔ (الطب النبوی، ص: ۲۰۷)

ایک معاصر مؤلف اور عالم دین شیخ عبداللہ بن عبدالرحمن الجربوع اپنی کتاب (أثر الإیمان فی تحصین الأمة الإسلامیة ضد الأفکار الهدامة، ۱/ ۳۹۷) میں فرماتے ہیں: (اوراس سے بڑی عشق کی کوئی نحوست نہیں ہوسکتی)

(ترجمہ) عشق اور شرک آپس میں لازم وملزوم ہیں، اللہ تعالیٰ نے عشق کو بعض مشرک اقوام کے وطیرہ کے طور پر ذکر فرمایا ہے جیسا کہ قومِ لوط کا عشق اور عزیز مصر کی بیوی کا عشق، چنانچہ بندے کا شرک جس قدر مضبوط ہوگا اسی قدر وہ تصویروں کے عشق کے فتنہ میں مبتلا ہوگا اور جس قدر اس کی توحید مضبوط ہوگی اسی قدر وہ تصویروں کے فتنہ سے محفوظ ومعصوم ہوگا۔ گناہوں میں یہ دو فحش چیزیں (شرک اور عشق) سب سے زیادہ دل اور دین کے بگاڑ کا سبب بنتی ہیں، دل کو اللہ تعالیٰ سے دور کرنے میں ان کا خصوصی کردار ہے، یہ دونوں چیزیں اعظم الخبائث ہیں۔ جب بندے کا دل ان دونوں کے ساتھ رنگا جاتا ہے تو وہ طیب یعنی پاکیزہ چیزوں سے دور ہوجاتا ہے اور یہ بات معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ تک پاکیزہ چیزیں ہی پہنچتی ہیں اور دل خبائث میں جس قدر بڑھتا ہے اسی قدر اللہ تعالیٰ سے دور ہوجاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ کتاب اللہ میں زنا کو شرک کے قرین یعنی ساتھی کے طور پر ذکر کیا گیا ہے:

اَلزَّانِیْ لَا یَنْكِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّ الزَّانِیَةُ لَا یَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَ حُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ ۝

ترجمہ: بدکار مرد تو بدکار یا مشرک عورت کے سوا نکاح نہیں کرتا اور بدکار عورت کو بھی بدکار یا مشرک مرد کے سوا اور کوئی نکاح میں نہیں لاتا اور یہ (یعنی بدکار عورت سے نکاح کرنا) مؤمنوں پر حرام ہے۔ (النور: ۳)

قرآن مجید اور لفظ عشق

قرآن مجید میں لفظِ عشق کا استعمال کہیں نہیں ملتا، نہ مقامِ مدح میں نہ مقامِ مذمت میں۔

لفظِ عشق میں جو محبت کا افراط (حد سے بڑھ جانا) پایا جاتا ہے، اگر یہ ممدوح یا قابلِ تعریف ہوتا تو

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

کسی ایسے مقام پر جہاں محبت کی شدت کا بیان مقصود ہو، ضرور لفظِ عشق کا استعمال ہوتا۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے ایک مقام پر مؤمنین کی اپنی ذات سے محبت کی شدت بلکہ اشدیت ذکر فرمائی ہے، وہاں لفظِ عشق مستعمل نہیں ہوا بلکہ محبت کے ساتھ (اشد) کا لفظ استعمال فرمایا:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ط
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ط

یعنی: اور کچھ لوگ اللہ کے سوا انداد مقرر کرتے ہیں (اس طرح کہ) ان سے اللہ تعالیٰ جیسی محبت کرتے ہیں اور جو لوگ ایمان لائے وہ تو سب سے سخت محبت اللہ تعالیٰ سے کرتے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں شدتِ محبت کا اظہار مقصود تھا اس کے لئے لفظِ عشق کا استعمال نہیں کیا گیا بلکہ لفظِ (حُبّ) کے ساتھ اسم تفضیل (اشد) کا لفظ ملا کر محبت کی شدت کو بیان کیا گیا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ لفظِ عشق پاکیزہ محبت کے اظہار کے لئے موزوں یا مناسب نہیں ہے خواہ کتنی ہی شدید محبت کا ذکر مطلوب ہو۔

ہم قرآن حکیم سے بعض آیاتِ کریمہ بطور شواہد نقل کرتے ہیں جن سے ثابت ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے مقدس اور پاکیزہ کلام میں لفظِ عشق کی کوئی گنجائش نہیں۔ ہمیشہ لفظِ محبت ہی مختلف اشتقاقات کے ساتھ مذکور ہے:۔

قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ۞ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰى لا ۞ اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى لا ۞ اَنِ اقْذِفِيْهِ فِى التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِى الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّىْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ط وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّىْ ج٥ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِىْ وقف لازم ۞ اِذْ تَمْشِىْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ط فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَىْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ج٥ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا قف٥ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِىْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ لا٥ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ۞

ترجمہ: فرمایا موسیٰ تمہاری دعا قبول کی گئی اور ہم نے تم پر ایک بار اور بھی احسان کیا تھا جب ہم نے تمہاری والدہ کو الہام کیا تھا جو تمہیں بتایا جاتا ہے (وہ یہ تھا) کہ اسے (یعنی موسیٰ کو) صندوق میں رکھو پھر اس (صندوق) کو

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

دریا میں ڈال دو تو دریا اسے کنارے پر ڈال دے گا (اور) میرا اور اس کا دشمن اسے اٹھالے گا۔ اور (موسیٰ) میں نے تم پر اپنی طرف سے محبت ڈال دی ہے (اس لئے کہ تم پر مہربانی کی جائے) اور اس لئے تم میرے سامنے پرورش پاؤ جب تمہاری بہن (فرعون کے ہاں) گئی اور کہنے لگی کہ میں تمہیں ایسا شخص بتاؤں جو اس کو پالے۔ تو (اس طریق سے) ہم نے تم کو تمہاری ماں کے پاس پہنچا دیا تا کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ رنج نہ کریں۔ اور تم نے ایک شخص کو مار ڈالا تو ہم نے تم کو غم سے مخلصی دی اور ہم نے تمہاری (کئی بار) آزمائش کی۔ پھر تم کئی سال اہل مدین میں ٹھہرے رہے۔ پھر اے موسیٰ تم (قابلیت رسالت کے) اندازے پر آپہنچے۔

وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ۔۔۔ج وَ اَحْسِنُوْا ج۔۔۔ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ (البقرۃ:۱۹۵)

ترجمہ: اور اللہ کی راہ میں (مال) خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور نیکی کرو بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ لا اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ لا ۝ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ (آل عمران:۱۳۳،۱۳۴)

ترجمہ: اپنے پروردگار کی بخشش اور بہشت کی طرف لپکو جس کا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہے اور جو (اللہ سے) ڈرنے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو آسودگی اور تنگی میں (اپنا مال اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور غصے کو روکتے اور لوگوں کے قصور معاف کرتے ہیں اور اللہ نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے۔

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝ (آل عمران:۷۶)

ترجمہ: ہاں جو شخص اپنے اقرار کو پورا کرے اور (اللہ سے) ڈرے تو اللہ ڈرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

كَیْفَ یَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِیْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِیْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ج فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِیْمُوْا لَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝ (التوبہ:۷)

ترجمہ: بھلا مشرکوں کے لئے (جنہوں نے عہد توڑ ڈالا) اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک عہد کیونکر (قائم) رہ سکتا ہے ہاں جن لوگوں کے ساتھ تم نے مسجد محترم (یعنی خانہ کعبہ) کے نزدیک عہد کیا ہے اگر وہ (اپنے عہد

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

پر) قائم رہیں تو تم بھی اپنے قول وقرار (پر) قائم رہو۔ بے شک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔ 44

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ط فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ج وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْئًا ط وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۞ (المائدہ: ۴۲)

ترجمہ: (یہ) جھوٹی باتیں بنانے کے جاسوسی کرنے والے اور (رشوت کا) حرام مال کھانے والے ہیں اگر یہ تمہارے پاس (کوئی مقدمہ فیصل کرانے کو) آئیں تو تم ان میں فیصلہ کر دینا یا اعراض کرنا اور اگر ان سے اعراض کرو گے تو وہ تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے اور اگر فیصلہ کرنا چاہو تو انصاف کا فیصلہ کرنا کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ط لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ كَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْيَانَ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ لا ۞ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۞ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ج فَاِنْ م بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ج فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَ اَقْسِطُوْا ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۞ (الحجرات: ۷ تا ۹)

ترجمہ: اور جان رکھو کہ تم میں اللہ کے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں۔ اگر بہت سی باتوں میں وہ تمہارا کہا مان لیا کریں تو تم مشکل میں پڑ جاؤ لیکن اللہ نے تم کو ایمان عزیز بنا دیا اور اس کو تمہارے دلوں میں سجا دیا اور کفر اور گناہ اور نافرمانی سے تم کو بے زار کر دیا۔ یہی لوگ راہ ہدایت پر ہیں (یعنی) اللہ کے فضل اور احسان سے۔ اور اللہ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے اور اگر مؤمنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو۔ اور اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع لائے۔ پس جب وہ رجوع لائے تو دونوں فریق میں مساوات کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف سے کام لو۔ کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ لَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۞ (الممتحنة:٨،٩)

ترجمہ: جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کی اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ان کے ساتھ بھلائی اور انصاف کا سلوک کرنے سے اللہ تم کو منع نہیں کرتا۔ اللہ تو انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

وَ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ط قُلْ هُوَ اَذًى لا فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ لا وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ج فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۞ (البقرة:٢٢٢)

ترجمہ: اور تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ کہہ دو کہ وہ تو نجاست ہے۔ سو ایام حیض میں عورتوں سے کنارہ کش رہو۔ اور جب تک پاک نہ ہو جائیں ان سے مقاربت نہ کرو۔ ہاں جب پاک ہو جائیں تو جس طریق سے اللہ نے ارشاد فرمایا ہے ان کے پاس جاؤ۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

وَ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّ كُفْرًا وَّ تَفْرِيْقًا م بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ط وَ لَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ط وَ اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۞ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ط لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ط فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ط وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۞ (التوبة:١٠٧،١٠٨)

ترجمہ: اور (ان میں ایسے بھی ہیں) جنہوں نے اس غرض سے مسجد بنوائی کہ ضرر پہنچائیں اور کفر کریں اور مؤمنوں میں تفرقہ ڈالیں اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے پہلے جنگ کر چکے ہیں ان کے لئے گھات کی جگہ بنائیں۔ اور قسمیں کھائیں گے کہ ہمارا مقصود تو صرف بھلائی تھی۔ مگر اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں تم اس (مسجد) میں کبھی (جا کر) کھڑے بھی نہ ہونا۔ البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے اس قابل ہے کہ اس میں جایا (اور نماز پڑھایا) کرو۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو کہ پاک رہنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔ اور اللہ پاک رہنے والوں کو ہی پسند کرتا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۞ (آل عمران: ۳۱، ۳۲)

ترجمہ: (اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ کو محبوب رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے کہہ دو کہ اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اگر نہ مانیں تو اللہ بھی کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۫ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۞ (المائدۃ: ۵۴)

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا تو اللہ ایسے لوگ پیدا کر دے گا جن کو وہ دوست رکھے اور جسے وہ دوست رکھیں اور جو مؤمنوں کے حق میں نرمی کریں اور کافروں سے سختی سے پیش آئیں اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑی کشائش والا اور جاننے والا ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۞ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۞ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۞ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۞ (الصف: ۱ تا ۴)

ترجمہ: جو چیز آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے سب اللہ کی تنزیہ کرتی ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے مومنو! تم ایسی بات کیوں کہا کرتے ہو جو کیا نہیں کرتے اللہ اس بات سے سخت بے زار ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں جو لوگ اللہ کی راہ میں (ایسے طور پر) پرے جما کر لڑتے ہیں کہ گویا سیسہ پلائی دیوار ہیں وہ بے شک محبوب کردگار ہیں۔

وَ كَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ مَا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ضَعُفُوْا وَ مَا اسْتَكَانُوْا ط وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۞ وَ مَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۞ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ط وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۞ (آل عمران: ۱۴۶ تا ۱۴۸)

ترجمہ: اور بہت سے نبی ہوئے ہیں جن کے ساتھ ہوکر اکثر اہل اللہ (اللہ کے دشمنوں سے) لڑے ہیں تو جو مصیبتیں ان پر راہِ اللہ میں واقع ہوئیں ان سب کے سبب انہوں نے نہ تو ہمت ہاری اور نہ بزدلی کی نہ (کافروں سے) دبے اور اللہ استقلال رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور (اس حالت میں) ان کے منہ سے کوئی بات نکلتی ہے تو یہی کہ اے پروردگار ہمارے گناہ اور زیادتیاں جو ہم اپنے کاموں میں کرتے رہے ہیں معاف فرما اور ہم کو ثابت قدم رکھ اور کافروں پر فتح عنایت فرما، تو اللہ نے ان کو دنیا میں بھی بدلہ دیا اور آخرت میں بھی بہت اچھا بدلہ (دے گا) اور اللہ نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے۔

حدیث رسول ﷺ اور لفظِ عشق

ہمارے ناقص علم کے مطابق پورے ذخیرۂ حدیث میں معرضِ مدح میں کہیں لفظِ عشق وارد نہیں ہے، البتہ مسند احمد کی ایک حدیث میں یہ لفظ مذکور ہے لیکن انتہائی قابلِ مذمت اور قابلِ نفرت پیرائے میں۔

چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنی مسند میں ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی روایت سے ایک حدیث لائے ہیں جس کی سند میں ایک راوی مبہم ہے۔

عن ابی ذر قال: دخل علی رسول اللہ ﷺ رجل یقال له: عکاف بن بشر التمیمی فقال له النبی ﷺ: یا عکاف، هل لك من زوجة؟... الخ (مسند احمد: ۵/ ۱۶۴)

مکمل حدیث کا ترجمہ: ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص جس کا نام عکاف بن بشر التمیمی تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: اے عکاف کیا تمہاری بیوی ہے؟ اس نے کہا: نہیں، فرمایا کوئی لونڈی؟ اس نے کہا: لونڈی بھی نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس مال تو بہت ہوگا؟ اس نے کہا: جی ہاں میں بہت مال دار ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر تو تم شیطان کے بھائیوں میں سے ہو، اگر تم عیسائی ہوتے تو ان کے پادری ہوتے۔ نکاح ہماری سنت ہے تم میں سے بدترین

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

لوگ وہ ہیں جو کنوارے ہوں حتی کہ کنوارہ فوت ہونے والا شخص بھی انتہائی رذیل ہے، صالحین کی جماعت میں 44 شیطان کا سب سے مؤثر ہتھیار عورت ہے، البتہ شادی شدہ لوگ اس سے محفوظ ہیں، وہ پاکباز ہیں اور برائی سے دور ہیں۔۔۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کرسف نامی ایک شخص کا کسی عورت کے تعلق سے ذکر فرمایا۔ صحابہ کرام نے جب تفصیل معلوم کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک عبادت گزار طویل العمر شخص تھا، جس نے کسی ساحلِ سمندر پر تین سو سال عبادت کی تھی، دن کو روزے رکھنا اور رات کو قیام کرنا اس کا معمول تھا (اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:)

(ثم إنه كفر بالله العظيم في سبب إمرأة عشقها و ترك ما كان عليه من عبادة الله عز وجل)

پھر وہ شخص (کرسف) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کر بیٹھا، جس کا سبب یہ تھا کہ وہ ایک عورت کے ساتھ عشق کر بیٹھا، چنانچہ اس نے یکسر اللہ تعالیٰ کی عبادت چھوڑ دی۔ اللہ تعالیٰ نے بالآخر اسے توبہ کی توفیق دے دی اور معاف فرما دیا۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عکاف! تم شادی کر لو ورنہ ہمیشہ تذبذب کا شکار رہنے والوں میں شامل ہو جاؤ گے۔ عکاف نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کہیں میری شادی کرا دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم کریمہ بنت کلثوم الحمیری سے آپ کا نکاح کر دیتے ہیں۔

اس حدیث میں (بشرطِ صحت) لفظِ عشق وارد ہے، ساتھ ہی اس کی تباہ کاریوں کا ذکر ہے۔ یہ تباہ کاریاں اس بات کی دلیل ہیں کہ لفظِ عشق انتہائی خطرناک ہے اور بڑے بڑے مفاسد کا حامل وعکاس ہے۔

ایک اور حدیث سے لفظِ عشق ثابت کرنے کی ناکام ونامراد کوشش کی جاتی ہے، الفاظ یوں ہیں:

(من عشق فعف فكتم فمات مات شهيدا)

یعنی جو شخص کسی کے عشق میں مبتلا ہو اور پاکدامن رہے اور اپنے عشق کو چھپائے رکھے اور اسی حالت میں مر جائے تو اس کی موت شہادت کی موت ہے۔

اس حدیث کو ابن حبان نے المجروحین (۱/ ۳۴۹) خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد (۵/ ۱۵۶) وغیرہ میں اور ابن عساکر نے (تاریخ دمشق ۱۲/ ۲۶۳) میں ذکر فرمایا ہے، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے موضوع

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

44

قرار دیا ہے۔(السلسلۃ احادیث الضعیفۃ والموضوعۃ:۴۰۹)

اس حدیث کے ضعف ونکارت کا بڑا سبب اس کا راوی سوید بن سعید الحدثانی ہے، حافظ ابن عدی، امام بیہقی اور علامہ ابن طاہر نے سوید بن سعید کی وجہ سے اسے معلل قرار دیا ہے، بلکہ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: اگر میرے پاس گھوڑا اور نیزہ ہوتے تو میں اس حدیث کے روایت کرنے والے کی وجہ سے سوید بن سعید سے لڑائی کرتا۔

ایک اور سند سے اس حدیث کو روایت کیا گیا ہے جس کا ظاہر صحت پر ہے، مگر حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ بعض وضاع راویوں کی ترکیب سے ہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ وضاعین کا ستیاناس کرے۔ مزید تفصیل کے لئے السلسلۃ احادیث الضعیفۃ:۱/۵۸۷۔۵۹۴) کی طرف مراجعت کیجئے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے تفصیلی بحث کے بعد یہ خلاصہ کیا ہے: یہ حدیث باعتبارِ سند ضعیف اور باعتبارِ متن موضوع ہے۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قطعًا ثابت نہیں، یہ حدیث آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام ہو ہی نہیں سکتی، کیونکہ شہادت تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک بہت اونچا درجہ ہے جو کہ مقامِ صدیقیت کے ساتھ متصل ہے جس کے حصول کے لئے کچھ احوال واعمال مشروط ہیں۔ شہادت کی دو قسمیں ہیں: ایک عامہ دوسری خاصہ۔

شہادتِ خاصہ تو میدانِ جہاد میں اللہ کی راہ میں قربانی کا نام ہے جبکہ شہادتِ عامہ پانچ امور سے عبارت ہے جن کا ذکر حدیثِ صحیح میں وارد ہے۔ ان امور میں عشق کا کوئی تذکرہ نہیں، بھلا عشق جو محبت میں شرک کا باعث ہے نیز دل کے، اللہ تعالیٰ کے نام سے خالی ہونے کا نام ہے، موجبِ شہادت کیسے ہوسکتا ہے؟ عاشق کے قلب وروح کا مالک تو غیر اللہ ہوتا ہے تو پھر عشق سے مرتبۂ شہادت کیسے حاصل ہوسکتا ہے (جو سبیل اللہ کے ساتھ مقید ومشروط ہوتی ہے۔) (الطب النبوی، ص:۲۰۷)

آیئے احادیث مبارکہ کے وسیع اور پاکیزہ سمندر میں غوطہ زن ہوتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ امام الانبیاء والاصفیاء والاتقیاء، قدوۃ المجاھدین والمتقین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مبارک اور پاکیزہ کلام میں لفظِ محبت ذکر فرمایا ہے یا عشق؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تریسٹھ سالہ حیات طیبہ میں کسی حوالے سے لفظِ عشق استعمال ہوا؟ اس تعلق سے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ہمیشہ آپ کا اسلوبِ کلام کیا رہا؟ آپ ﷺ کی محبت کے دعوے کرنے والے اور قصیدے کہنے والے آپ ﷺ کی سیرتِ طیبہ ومطہرہ کے اس عظیم پہلو سے کیوں غافل یا متغافل ہیں؟

سب سے پہلے دیکھتے ہیں کہ صحابہ کرام جو سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنے والے تھے، اپنی محبت کا اظہار کس لفظ سے کیا کرتے تھے؟ نیز رسول اللہ ﷺ کسی سے اپنی محبت کا کس طرح اظہار فرمایا کرتے تھے؟

عن أنس بن مالك عضى الله عنه قال: أتى النبى ﷺ رجل؛إنى أحبك. فقال؛ استعدللفاقة۔(مجمع الزوائد للهيثمى:۱۰/۲۷۴)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: بے شک میں آپ سے محبت کرتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو پھر فاقہ برداشت کرنے کے لئے تیار ہوجاؤ۔

عن أنس بن مالك رضى الله عنه أن رجلا سئل النبى ﷺ ؛ متى الساعة يا رسول الله ﷺ؟ قال ماأعددت لها؟ ماأعددت لها مين كثير صلاة و لا صوم ولا صدقة ولكنى أحب الله و رسوله۔ قال: أنت مع من أحببت۔ (صحيح بخارى: ۶۱۷۱، صحيح مسلم:۲۶۳۹)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: ایک شخص نے نبی ﷺ سے سوال کیا: یارسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے جواب دیا: میں زیادہ نماز، روزے اور صدقہ کے ساتھ تیاری تو نہیں کرسکا لیکن میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا: تم انہی کے ساتھ ہوگے جن کے ساتھ محبت کروگے۔

عن عمرو بن العاص رضى الله عنه أن رسول الله ﷺ إستعمله على جيش ذات السلاسل قال: فأتيته فقلت يا رسول الله أى الناس أحب إليك ؟ قال: عائشة.قال من الرجال ؟ قال أبوها۔(جامع ترمذى:۳۸۸۵)

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہیں رسول اللہ ﷺ نے لشکرِ ذات السلاسل کا امیر مقرر کیا۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھتے ہیں: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کے نزدیک سب سے 44 زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا: عائشہ (رضی اللہ عنہا)۔ انہوں نے پوچھا: مردوں میں سے؟ فرمایا: عائشہ کے والد۔

عن صفوان بن عسال رضی الله عنه قال جاء أعرابی جهوری الصوت قال: یا محمد الرجل یحب ولما هلحق بهم، فوال رسول الله ﷺ المرء مع من أحب۔ (جامع ترمذی: ۲۳۷۸، یہ حدیث صحیح بخاری و مسلم میں بروایت عبداللہ بن مسعود اور ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما موجود ہے مگر اس میں اعرابی کا لفظ نہیں ہے۔ دیکھئے صحیح بخاری: ۶۱۶۹، صحیح مسلم: ۲۶۴۰)

صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ایک اعرابی جس کی آواز انتہائی بلند تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرتا ہے: اے محمد! ایک شخص کو ایک قوم سے محبت ہے مگر ان سے مل نہیں پائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا سوال سمجھ گئے، فرمایا: انسان اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرے گا۔

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لئے کتب احادیث میں (حبِ رسول الله ﷺ) کا لقب وارد ہے۔ (صحیح بخاری: ۳۷۳۲)

سول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: من أحبنی فلیحب أسامة (صحیح مسلم: ۲۹۴۲)

یعنی: جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ اسامہ سے محبت کرے۔

ایک موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: من أحب الحسن و الحسین فقد أحبنی (سنن ابن ماجہ، مقدمہ) یعنی جو حسن اور حسین سے محبت کرے گا اس نے مجھ سے محبت کی۔

عن أنس بن مالك رضی الله عنه قال قال النبی ﷺ: لا یومن أحدکم حتی أکون أحب إلیه من والده و ولده والناس اجمعین۔ (صحیح بخاری: ۱۵، صحیح مسلم: ۴۴)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد اور اس کی تمام اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

اس حدیث میں غور طلب پہلو یہ ہے کہ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے زیادہ مبالغہ اور شدت

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

کے ساتھ محبت کا ذکر مقصود ہے، اگر لفظِ عشق سے شدتِ محبت یا مبالغۂ محبت حاصل ہوتا تو اس کا یہاں ذکر کر دیا جاتا لیکن رسول اللہ ﷺ نے محبت کے مبالغہ کو اسم تفصیل (أحب) کے صیغہ کے ساتھ ظاہر فرمایا، اسی سے ملتی جلتی وہ حدیث بھی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے تین چیزوں کو حلاوتِ ایمانی قرار دیا ہے۔ ان میں سے ایک چیز یہ ہے کہ (أن يكون الله و رسوله أحب اليه مماسواهما) (صحیح بخاری: ۶۰۴۱، صحیح مسلم: ۴۳)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (ما أحب رسول الله ﷺ إلا ذاتقى) (مجمع الزوائد: ۱۰/ ۲۷۴)

یعنی: رسول اللہ ﷺ صرف تقویٰ والوں سے محبت فرمایا کرتے تھے۔

ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے فرطِ محبت اور شدتِ محبت کے اظہار کے لئے یوں فرمایا کرتے تھے: أوصانی خلیلی ﷺ أن أسمع و أطیع۔

مجھے میرے خلیل نے سمع واطاعت کی وصیت فرمائی۔ (سنن ابن ماجہ ۲۷۶۲)

کبھی یوں فرمایا کرتے تھے: أوصانی حبیبی ﷺ بثلاثة ... الخ) (سنن نسائی: ۲۴۰۶)

یعنی مجھے میرے حبیب نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی ہے۔

مقامِ غور ہے آپ ﷺ کے لئے حبیب یا پھر اس سے بڑھ کر خلیل کا لفظ استعمال کیا لیکن عشیق یا معشوق کا لفظ پورے ذخیرۂ حدیث میں نہیں ملتا۔

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: أوصانی خلیلی ﷺ بثلاث لن أدعهن ماعشت ... الخ) (صحیح مسلم: ۱۶۷۵)

یعنی: مجھے میرے حبیب نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی ہے، جنہیں میں مرتے دم تک نہیں چھوڑوں گا۔

سنن ابوداؤد میں ہے، ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سر پہ مہندی کے خضاب کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا: الا بأس به ولكني أكرهه، كان حبيبي ﷺ يكره ريحه (سنن ابوداؤد: ۴۱۶۴)

یعنی: اس خضاب میں کوئی حرج نہیں لیکن مجھے ناپسند ہے کیونکہ میرے حبیب ﷺ اس کی بو کو ناپسند فرمایا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

44

کرتے تھے۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اظہار محبت کے لئے بعض اوقات ان الفاظ سے روایت فرمایا کرتے تھے: إني سمعت حبيبي و خليلي ﷺ ... (سنن ابن ماجہ، کتاب الصدقات) یعنی میں نے اپنے حبیب اور خلیل صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

ایک عظیم الشان حدیث

آج کے دور میں لفظِ عشق کی تکرار کرنے والے اور اپنے آپ کو عاشقان رسول کہنے والے حدیثِ ذیل پر غور کریں۔

عن ابی هريرة رضی الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: من أشد أمتي إلي حبا، يكونون بعدي، يود أحدهم لو رآني لأهله و ماله۔

ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے مجھ سے سب سے شدید محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے اور ان میں سے ہر ایک کی خواہش ہوگی کاش ہمیں ہمارے اہل و مال کے بدلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوجائے۔ (صحیح مسلم: ۷۱۴۵)

اس حدیث میں محبت بلکہ محبت کی اشدیت کا اظہار کسی لفظِ عشق سے نہیں ہے، بلکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے اشد حبا کی اصطلاح کا اطلاق فرمایا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: آية الإيمان حب الأنصار ق آية النفاق بغض الأنصار (صحیح بخاری: ۳۷۸۴، صحیح مسلم: ۷۵)

یعنی: ایمان کی نشانی انصار سے محبت ہے، اور نفاق کی نشانی انصار کا بغض۔

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ إن اللهِ ذا أحب عبدا دعا جبريل فقال: إني أحب فلانا فأحبه، قال فيحبه جبريل، ثم ينادي في السماء فيقول: إن الله يحب فلانا فأحبوه فيحبه أهل السماء ... (الحديث)

ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو جبریل امین کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے: میں فلاں بندے سے محبت کرنے لگا ہوں تم بھی اس

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سے محبت کرو۔ چنانچہ جبریل اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر آسمانوں میں نداء فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرنے لگا ہے، تم بھی سب کے سب اس سے محبت کرو۔ چنانچہ آسمانوں کے تمام فرشتے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔

امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانوں کو پھاڑا اور مخلوقات کو پیدا فرمایا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری طرف یہ عہد فرمایا تھا: لا یحبنی إلا مؤمن ولا یبغضی إلا منافق (صحیح مسلم: ۷۸)

یعنی: مجھ سے صرف مؤمن محبت کرے گا اور منافق میرے بغض میں مبتلا ہوگا۔

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ :إن الله یقول یوم القیامة أین المتحابون بجلالی الیوم أظلهم فی ظلی یوم لا ظل إلا ظلی۔ (صحیح مسلم: ۲۵۶۶)

ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں انہیں اپنے سائے میں لے لوں گا، جس دن میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لا رہے تھے۔ احد پہاڑ سامنے آ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: هذا جبل یحبنا و نحبه (صحیح بخاری، کتاب الاعتصام)

یعنی: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ کے بارہ میں فرمایا تھا: اللهم أحب عبدك هذا و أمه و أحببهما إلى عبادك الصالحين (صحیح مسلم)

یعنی: اے اللہ! اپنے اس بندے اور اس کی والدہ سے محبت فرما اور ان دونوں کو اپنے نیک بندوں کا محبوب بنا دے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک پاکیزہ دعا: اللهم اجعل حبك أحب إلی من نفسی و أهلی و من الماء البارد (جامع ترمذی، کتاب الدعوات)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

یعنی: اے اللہ! اپنی محبت میرے لئے میری جان، میرے اہل اور ٹھنڈے پانی کی محبت سے زیادہ فرمادے۔

الغرض آپ پورے ذخیرۂ حدیث کو چھان ماریں، کہیں لفظِ عشق کا استعمال کسی بھی اشتقاق کی صورت میں نہیں ملے گا۔ ہر مقام پر لفظِ محبت یا خلت اپنی تمام تر پاکیزگی کے ساتھ موجود ہوگا، جو لوگ نبی ﷺ کی محبت کے دعویدار ہیں، انہیں ہمیشہ اس لفظ کے استعمال میں، کہ جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ہمیشہ استعمال کیا، کیا امر مانع ہے؟

اللهم اهد قومی فانهم لا یعلمون و صلی الله علی نبینا محمد و علی آله و صحبه و أهل طاعته أجمعین۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

44

محمد حسین ظاھری حفظہ اللہ

* خطیب جامع مسجد مبارک اہلحدیث، لالہ زار کالونی، اوکاڑہ
* رئیس معہد القرآن، محلہ علی پور، اوکاڑہ
* رئیس دارالافتاء واسلامک ریسرچ سنٹر،
* چیئرمین تحریک ایسر النکاح، پاکستان
* سابق شیخ الحدیث جامع امام بخاری، سرگودھا

وجامعہ اسلامیہ سلفیہ، بورے والا۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

44

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد!

عشق کیا ھے؟ لفظ عشق کی تحقیق

غزلیات، وابیات کے شیدا لفظ عشق کا استعمال اکثر کیا کرتے ہیں۔ قرآن مجید اور احادیث شریفہ کے ماہرین سے یہ امر مخفی نہیں ہے کہ ہر دو کلام مبارک میں لفظ عشق کا استعمال نہیں ہوا ہے۔ القاموس المحیط [لمجددین محمد بن یعقوب فیروز آبادی] (۱) میں ہے: **الجنون فنون و العشق من فنه یستجلبه المرء علی نفسه باستحسان بعض الصور و الشمائل**۔ ترجمہ: یعنی جنون کی بہت سی اقسام ہیں۔ عشق بھی جنون کی ایک قسم ہے۔ اس مرض کو انسان اپنے نفس پر بعض صورتوں یا خصلتوں کے اچھا سمجھ لینے سے خود وارد کر لیا کرتا ہے۔

پس جب عشق کے معنی قسم از جنون ہوئے تو ضروری تھا کہ اللہ اور رسول ﷺ کے پاک کلام میں اس لفظ کا استعمال نہ کیا جاتا اور اسے فضائل محمودہ یا محاسن جمیلہ سے شمار نہ کیا جاتا۔ بے شک قرآن حکیم اور احادیث رسول ﷺ میں لفظ محبت کا استعمال ہوا ہے اور اس سے ثابت ہو گیا کہ محبت ہی صفت کمال انسانی ہے۔

محبت اور عشق میں یہ بھی فرق ہے کہ محبت روح کے میلان صحیحہ کا نام ہے اور عشق میں اس شرط کا پایا جانا ضروری نہیں ہے۔ محبوب وہ ہے جو فی الواقع اپنے کمالات علیا کی وجہ سے محبت کئے جانے کا شایان ہو۔ معشوق وہ ہے جسے کسی نے اچھا سمجھ لیا ہو۔ محبوب محبوب ہی ہے خواہ کوئی محب پیدا نہ ہو، مگر معشوق معشوق نہیں جب تک کوئی اس کا عاشق موجود نہ ہو۔ (دیکھیں 'رحمۃ للعالمین' تصنیف قاضی محمد سلیمان منصور پوری: ص ۳۲۶، جلد ۲، باب ہفتم حب النبی ﷺ)

لفظ عشق کی خصوصیات: العشق اسماء محبت میں سب سے زیادہ کڑوا اور ناپسندیدہ لفظ ہے۔ عربوں نے اسے بہت کم استعمال کیا ہے گویا کہ وہ اس نام کو چھپاتے ہیں اور اس کی جگہ دوسرے اسماء کو ظاہر کرتے ہیں اور اس کو ظاہر نہیں کرتے۔ یہ لفظ قدیم شعراء کے کلام میں بھی نہیں پایا جاتا۔ یہ لفظ صرف متأخرین

(۱) یہی بات امام ابن قیم نے نقل کی ہے: قال بعض الحکماء الجنون فنون و العشق فن من فنونه [روضة المحبین: ص ۱۸۲]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

شعراء نے استعمال کیا ہے۔قرآن وحدیث میں بھی نہیں پایا جاتا سوائے سوید بن سعید کی روایت کے[44]، وہ یہ ہے من عشق فعف فکتم فمات فھو شھید [یہ روایت قطعاً ثابت نہیں بلکہ باطل ومنکر ہے جیسا کہ آگے اس کی تفصیل آئے گی۔(ظاھری)... بعد میں عربوں نے اس کو استعمال کیا۔شاعر کہتا ہے:

ماذا عسی الواشون أن یتحدثوا سوی أن یقولوا إننی لك عاشق

نعم صدق الواشون أنت حبیبة إلی وإن لم تصف منك الخلائق

چغل خوری کرنے والے اس کے علاوہ کوئی بات نہیں کرتے کہ میں تیرا عاشق ہوں۔

جی ہاں! چغل خور صحیح کہتے ہیں کہ تو میری محبوبہ ہے اگرچہ ساری مخلوق تیرے مشابہ نہیں ہوسکتی۔

امام فراء فرماتے ہیں العشق نبتٌ لزجٌ۔عشق بمعنی چپکنے والا لیس دار پودا ہے۔چونکہ عشق بھی انسان کے ساتھ چپک جاتا ہے اس لئے اسے عشق کہتے ہیں۔ابن الاعرابی فرماتے ہیں ''العشقة'' ایک بیل کو کہتے ہیں جو پہلے سبز اور پھر زرد ہوجاتی ہے اور جس چیز کو لگتی ہے ساتھ چمٹ جاتی ہے۔عاشق کو اسی سے مشتق کیا گیا ہے۔لوگوں کو اس بارے میں اختلاف ہے کہ لفظ عشق حق تعالیٰ شانہٗ کے بارے میں استعمال ہوسکتا ہے یا نہیں؟ صوفیا کی ایک جماعت اس کو جائز قرار دیتی ہے اور وہ اس بارے میں جو روایت پیش کرتے ہیں وہ ثابت شدہ نہیں، اس میں یہ الفاظ ہیں: فاذا فعل ذلك عشقنی و عشقته۔جمہور علماء کا قول یہ ہے کہ لفظ عشق کا اطلاق حق تعالیٰ شانہٗ کے بارے میں صحیح نہیں۔یہ نہیں کہا جاسکتا'' ان اللہ یعشق ''اور نہ ہی یہ درست ہے'' عشق اللہ عبدہ ''اس عدم جواز میں تین دلائل پیش کئے گئے ہیں:۔

۱۔عدم توقیف کہ اس بارے میں کوئی نص وارد نہیں ہوئی بخلاف لفظ محبت کے۔

۲۔عشق افراطِ محبت کا نام ہے جو حق تعالیٰ شانہٗ کے بارے میں درست نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کسی چیز میں افراط کے ساتھ موصوف نہیں کیا جاسکتا اور بندہ تو اللہ کی محبت کے قابل نہیں۔افراطِ محبت کے قابل کیسے ہوسکتا ہے؟

۳۔یہ تغیر وتبدیلی سے ماخوذ ہے جیسا کہ شجرہ مذکورہ کو عاشقہ کہتے ہیں اور اس کا طلاق حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے بارے میں صحیح نہیں۔(روضة الطالبین، امام ابن القیم، ص:۳۳تا۳۵)

کیونکہ حق تعالیٰ کی ذات میں تغیر نہیں ہوسکتا، وہ ویسا ہی ہے جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے۔ مخلوق والی صفات اس میں بیان نہیں کی جاسکتیں۔(ظاھری)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

44

حکمائے زمانہ کے اقوال

- افلاطون کہتا ہے کہ عشق بغیر فکر کے بے کار نفس کی ایک حرکت کا نام ہے۔
- ارسطاطالیس کہتا ہے عشق محبوب کے عیبوں کے ادراک سے حس کا اندھا ہونا ہے۔
- فیثاغورس: عشق ایک ایسا لالچ ہے جو دل میں پیدا ہوتا ہے، حرکت کرتا اور تمنا کرتا ہے پھر جب یہ بڑھ جاتا ہے تو اس میں حرص کا مواد جمع ہو جاتا ہے۔ پھر یہ جتنا بڑھتا جاتا ہے عاشق کا ہیجان اور منت وسماجت اور قوی ہو جاتی ہے، طمع بھی طویل ہو جاتی ہے۔ غلط خواہشات کی فکر میں ڈوب جاتا ہے، طلب کی حرص بڑھ جاتی ہے حتی کہ یہ تباہ کن غم تک پہنچا کر چھوڑتا ہے۔
- سقراط کا قول ہے: عشق دیوانگی یعنی جنون ہے، اس کی بھی کئی اقسام ہیں جس طرح سے جنون کی کئی اقسام ہیں۔
- بعض فلاسفہ کا قول: میں نے عشق سے زیادہ حق کو باطل کے مشابہ اور باطل کو حق کے مشابہ نہیں دیکھا۔ اس کی خرافات حقیقت ہیں اور اس کی حقیقتیں خرافات ہیں۔ اس کی ابتداء کھیل تماشہ سے شروع ہوتی ہے اور انتہا ہلاکت و بربادی ہے۔ [اس قول کو امام ابن القیم رحمہ اللہ نے بھی 'روضة المحبین' ص: ۱۴۱ پر ذکر کیا ہے]
- امام ابن الجوزی رحمہ اللہ (۱) نے مختلف حکماء کے اقوال نقل کرنے کے بعد اپنا فیصلہ یوں لکھا ہے: **قلت وقد ذهب بعضهم إلى أنه مرض وسواسي شبيه بالمالیخولیا** ''میں کہتا ہوں بعض حکماء کا یہ بھی فیصلہ ہے کہ یہ عشق وسواسی مرض مالیخولیا کے مشابہ ہے۔ [دیکھیں ذم الهوی، ص: ۲۸۹۔۲۹۰]
- بعینہٖ یہی بات امام ابن القیم رحمہ اللہ نے بعض اہل علم سے نقل کی ہے اور خود بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ [دیکھیں روضة المحبین، ص: ۱۴۰]

علمائے کرام کے نزدیک عشق

۱۔ عبداللہ بن جعفر مدینی فرماتے ہیں کہ میں نے ابوزھیر مدینی سے سوال کیا، عشق کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا

(۱) ابن الجوزی کے عقیدے میں اہل السنۃ سے اختلاف ہونے کی وجہ سے اضطراب پایا جاتا ہے، موصوف فروعی اعتبار سے حنبلی لیکن اصولی اعتبار سے اشعری العقیدہ تھے جس کی وجہ سے ''امام'' ہونے کے اعزازی درجہ پر فائز نہیں کیئے جاسکتے۔ لہٰذا یہ اور ان جیسے دیگر اہل علم کے لئے ''امام'' جیسا لقب اختیار کرنے سے بچنا چاہئے۔ (ابومحمد السندی)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

الجنون والذل و هو داء أهل الطرف۔'' پاگل پن، دیوانگی اور ذلت ورسوائی اور انتہا پسند لوگوں کی بیماری۔ [ذم الھویٰ لابن الجوزی، ص:۲۹۲]

۲۔ابوالفضل مروزی کہتے ہیں کہ میں نے ایک اعرابی کو عشق کی صفت بیان کرتے ہوئے سنا۔اس نے کہا:إن لم یکن جنسا من الجنون إنهٔ لعصارة من السحر اگر یہ جنون کی ایک قسم نہیں ہے تو جادو کا رس اور نچوڑ ضرور ہے۔[ذم الھویٰ لابن الجوزی، ص:۲۹۲]

۳۔امام اصمعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عشق کی تعریف میں بہت سے اقوال پیش کئے ہیں۔ میں نے ان میں سے مختصر اور جامع قول کسی کا نہیں سنا جو عرب کی ایک عورت نے کہا: وسئلت عن العشق فقالت ذلٌّ و جنون۔اس سے سوال کیا گیا کہ عشق کیا ہے تو اس نے کہا ذلت اور پاگل پن (جنون) ہے۔

امام ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں کہ هذه صفة ثمرة العشق و مآله (یہ عشق کی تعریف نہیں بلکہ) عشق کا نتیجہ ثمرہ اور انجام ہے۔[ذم الھویٰ، ص:۲۹۲ لابن الجوزی]

امام ابن الجوزی رحمہ اللہ اپنی معرکۃ الآراء کتاب ذم الھویٰ میں لکھتے ہیں:

فصل فی ذکر مراتب العشق، عشق کے درجات

۱۔سب سے پہلے انسان کے دل میں کسی کی خوبی واچھائی گھر کر جاتی ہے۔

۲۔پھر اس سے قرب کا ارادہ پیدا ہوتا ہے۔

۳۔پھر دوستی ہوتی ہے۔اس کی حقیقت یہ ہے کہ اس دوستی پر کامیابی حاصل ہو جائے۔

۴۔پھر یہ دوستی قوت وطاقت کی بنا پر محبت میں تبدیل ہوتی ہے۔

۵۔پھر خُلّت میں تبدیل ہوتی ہے۔یعنی ایسی محبت جس سے یہ اپنی عادت وخصلت ظاہری کو پورا کر سکے۔

۶۔پھر ھویٰ یعنی انسانی خواہش میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

۷۔اور ھویٰ یہ ہے کہ آدمی بے اختیار محبوب کی محبت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

۸۔پھر عشق ہوتا ہے۔

۹۔پھر تتیُّم ہوتا ہے اور تتیُّم یہ ہے کہ معشوق عاشق کا مالک ہو جاتا ہے۔عاشق اپنے دل میں معشوق کے سوا کچھ نہیں پاتا۔(تتیم کا معنی صاحب مصباح اللغات اور المنجد نے عشق کی وجہ سے عقل کی خرابی لکھا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

نیز مُتِیَّمٌ کا معنی فیروز اللغات نے اسیر عشق اور فاسد العقل لکھا ہے۔ یہ بات قابل غور ہے۔ (ظاھری ﷺ)

۱۰۔ پھر اس میں مزید اضافہ وترقی ہوکر وَلَهٌ کے درجہ پر پہنچتا ہے۔ وله کا معنی ومفہوم یہ ہے کہ عاشق اپنی حد ترتیب سے خارج ہوجائے اور کچھ بھی تمیز نہ رہے۔ (ذم الھویٰ، لابن الجوزی، ص: ۲۹۳)

عشق کا نشہ

امام ابن القیم رحمہ اللہ اپنی عظیم الشان تصنیف روضۃ المحبین میں لکھتے ہیں: اس باب (عشق کا نشہ) کو سمجھنے سے پہلے سکر (نشہ) کی حقیقت و ماہیت اور اس کے سبب کا بیان ضروری ہے لہٰذا اس کو واضح کیا جاتا ہے۔

نشہ کیا ھے؟

نشہ ایک ایسی لذت ہے جس کی وجہ سے انسانی عقل نہ تو بات کو سمجھ سکتی ہے اور نہ ہی اشیاء میں تمیز کر سکتی ہے۔ قرآن مجید میں ہے: يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ ... [النساء: ۴/ ۴۳] ''اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ یہاں تک کہ تم اس کو سمجھنے لگو جو کہتے ہو۔'' اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قول کے سمجھنے کو نشہ کے زائل ہونے کا سبب قرار دیا ہے یعنی جب تک وہ اپنی کہی ہوئی بات کو نہیں سمجھتا وہ نشہ میں ہے اور جب سمجھنے لگا تو اب وہ ٹھیک ہوگیا۔ تمام علماء کے نزدیک نشہ کے ختم ہونے کی یہی حد ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا آدمی کے نشہ میں ہونے کی علامت کیا ہے؟ تو فرمایا کپڑا اور غیر کپڑا جوتی اور غیر جوتی میں فرق نہ کر سکے تو یہ نشہ ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب بہکی بہکی باتیں کرے اور اپنے خفیہ رازوں کو ظاہر کردے تو وہ نشہ میں ہے۔

محمد بن داؤد اصفہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب اس سے تفکرات دور ہوجائیں اور اس کے راز فاش ہورہے ہوں تو سمجھ لو کہ وہ نشہ میں ہے۔

گویا کہ نشہ میں دو معنی ہیں: نمبر ۱۔ لذت کا درجہ، نمبر ۲۔ عدم تمیز

جو آدمی نشہ کرنا چاہتا ہے وہ کبھی تو ان دونوں میں سے کسی ایک چیز کو پسند کرتا ہے اور اپناتا ہے اور کبھی دونوں چیزیں چاہتا اور اپناتا ہے۔ اس بات کی حقیقت یہ ہے کہ نفس انسانی کی بہت سی خواہشات ہوتی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ہیں اور ان میں کچھ نقصان اور مفاسد ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان نقصانات وخرابیوں کے علم کی وجہ سے عقل ان کی انجام دہی سے نفس کو روکتی ہے۔ لیکن جب عقل نشہ سے زائل ہو جائے تو نفس ان خواہشات ولذت کو بے دھڑک ہو کر بجالاتا ہے اور نقصان کے خوف سے بے فکر ہو جاتا ہے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے نشہ کو ان دو چیزوں کی وجہ سے حرام قرار دیا ہے، جنہیں اپنی کتاب (قرآن مجید) میں یوں بیان فرمایا ہے:۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ [المائدۃ: ۹۱] ''شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جواء کے ذریعہ سے تم میں دشمنی اور بغض ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روکے، سو اب بھی باز آجاؤ۔''

یعنی نشہ ان خرابیوں کو پیدا کرتا ہے جو زوال عقل کے بعد نفس سے صادر ہوتی ہیں اور ان مصالح کے منافی ہے جو صرف عقل سے ہی تمام ہوتے ہیں۔ [روضۃ المحبین، ص: ۱۵۱۔۱۵۲]

نشہ کے اسباب

عشق کا سبب جیسے لذت ہوتی ہے یونہی کبھی غم اور الم بھی اس بات کا باعث ہوتے ہیں۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے: یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ۝ یَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ تَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَ مَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَ لٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ ۝ [الحج: ۱۔۲]۔ ''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ ایک بڑی چیز ہے جس دن تم دیکھو گے کہ ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی اپنا حمل گرا دے گی اور تجھے لوگ مدہوش (حالت نشہ میں) نظر آئیں گے حالانکہ وہ مدہوش (نشہ میں) نہ ہوں گے لیکن حقیقت میں اللہ کا عذاب سخت ہوگا۔''

جس طرح سے شدید الم وغم مدہوشی کا باعث ہوتا ہے اسی طرح شدید خوشی بھی مدھوشی کا سبب بن جاتی ہے۔ محبوب کی ملاقات سے حاصل ہونے والی انتہائی خوشی بھی بعض اوقات اس نشہ کا سبب ہوتی ہے کیونکہ عقل کے زوال کی وجہ سے اس کے کلام اور افعال میں تغیر اور خرابی پیدا ہوتی ہے اور حد تو یہ ہے کہ بعض مرتبہ یہ شدید مسرت اور غایتِ خوشی نظام خون کی خرابی بن کر موت کا سبب بن جاتی ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

یہ واقعہ امیر مصر احمد بن طولون کے ساتھ پیش آیا۔ ایک مرتبہ سخت سردی کے دن ایک شکاری کے پاس سے اس کا گزر ہوا جس کے ساتھ اس کا چھوٹا بیٹا بھی تھا۔ اس کو ان دونوں پر بہت رحم آیا اور اس نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ سارا سونا اس کو عطا کر دیا جائے۔ اس نے سونا اس کی گود میں ڈال دیا۔ اس سے اس شکاری کو شدید اور بے پناہ خوشی لاحق ہوئی اور وہ اس کو برداشت نہ کر سکا اور مر گیا۔ امیر پھر کسی کام سے واپس آیا تو اس شخص کو اس حالت میں دیکھا اور اس کا بچہ اس کے سرہانے بیٹھا رو رہا تھا، پوچھا اسے کس نے مارا ہے؟ بچے نے کہا ایک آدمی یہاں سے گزرا تھا اللہ اس کا ستیاناس کرے اس نے میرے باپ کی گود میں کوئی چیز ڈالی جس سے وہ مر گیا۔ امیر نے کہا افسوس صد افسوس بچہ ٹھیک کہتا ہے اسے ہم نے مارا ہے۔ دفعتاً اس کے پاس مالداری آ گئی تو وہ اس کو برداشت نہ کر سکا اور مر گیا۔ اگر ہم اس کو تھوڑا تھوڑا دیتے تو وہ ہرگز ہلاک نہ ہوتا۔ پھر بچے کو کہا تو سارا سونا رکھ لے۔ وہ کہنے لگا ''میں ہرگز وہ چیز نہ لوں گا جس نے میرے باپ کو قتل کیا ہے۔''

مقصود بحث یہ ہے کہ نشہ عمل سے روکنے والا اور لذت کو پیدا کرنے والا ہے۔ نشہ کرنے والے کو بے انتہا لذت اور سرور حاصل ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی عقل جاتی رہتی ہے اور عقل کے زوال کی وجہ سے غم والم اور افکار وہموم اس سے دور ہو جاتے ہیں لیکن اس میں نشہ باز کو یہ غلطی ہوتی ہے کہ یہ غم مجھ سے دور ہو گئے حالانکہ درحقیقت یہ دب جاتے ہیں اور نشہ کے ختم ہونے کے بعد پہلے سے زیادہ شدت کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور ان غموں کا لوٹ کر آنا اس کو دوبارہ اور زیادہ نشہ کرنے پر ابھارتا ہے۔

وکأس شربت علی لذۃ وأخری تداویت منہا بہا

''شراب کا پہلا جام تو میں نے لذت کے لئے پیا اور دوسرا میں نے اس لذت کے علاج کے لئے پیا۔''

بعض لوگ نشہ کو نافع بدن خیال کرتے ہیں۔ یہ بہت بڑی غلطی ہے کیونکہ اس کے نقصانات اس کے فائدے سے بہت زیادہ اور بڑے ہیں اور اللہ کے ذکر اور نماز وغیرہ سے حاصل ہونے والے فائدے ابتداء اور انتہا کے اعتبار سے زیادہ بھی ہیں اور بڑے بھی، باقی رہنے والے بھی ہیں اور ہموم وغموم کو دور کرنے والے بھی۔

نشہ کی لذت ابتداء اور انتہاء کے اعتبار سے بہت سے غموں اور پریشانیوں کا سبب ہے جبکہ اللہ کے ذکر اور نماز وغیرہ کی لذت بڑے بڑے فائدوں اور منافع کا باعث ہے جو ہر طرح کے نقصانات سے محفوظ ہیں۔ [روضۃ المحبین لابن القیم، ص: ۱۵۱ تا ۱۵۳]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

نشہ کا قوی ترین سبب: نشہ کے اسباب میں سے قوی ترین سبب دلکش، ترنم خیز اور دل سوز آوازوں کا سننا ہے 44 اور اس کی دو جہتیں ہیں:۔

۱۔ یہ آوازیں دل میں ایسی قوی لذت کا سبب بنیں جو عقل کو ڈھانپ دے۔

۲۔ یہ آوازیں سننے والے کو اس کے محبوب کی طرف متوجہ کر دیں۔

اس توجہ کی وجہ سے محب کو محبوب کے تخیل کے ساتھ ساتھ اس سے ملاقات کا شوق اور طلب حاصل ہوگی اور یہ اس کی صورت کو دل کے قریب محسوس کرے گا اور وہ محبوب اس کی سوچ اور خیال و افکار پر چھا جائے گا۔ یہ ایسی زبردست لذت ہوگی جو عقل پر غالب آجائے گی۔ اس صورت میں ساز و نغمہ اور دل پسند چیزوں کی لذت جمع ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے ان لذتوں میں مشغول رہنے والے لوگ محفل موسیقی میں اکثر شراب پیتے ہیں کیونکہ اس صورت میں ان کو شراب، عشق اور مترنم آوازوں کے نشہ کی لذت میسر ہو جاتی ہے اور وہ وصال محبوب کی لذت اور اس کے نشہ کو بیک وقت پا لیتے ہیں اور اس حالت کے علاوہ کہیں ان کو یہ لذت حاصل نہیں ہو سکتی۔ [روضۃ المحبین لابن القیم، ص: ۱۵۴۔۱۵۵]

اسباب عشق:

۱۔ عشق کے اسباب میں سے ایک سبب غزل اور گانا سننا بھی ہے۔ یہ نفس میں صورتوں کے نقوش کی تصویر کھینچتا ہے پھر صورت موصوف (معشوق) کا خمار و نشہ پیدا ہوتا ہے اور نظر کسی صورت کو مستحسن سمجھتی ہے اور اس طرح سے نفس اس کا طالب ہو جاتا ہے جس کو اس نے حالتِ وصف میں طلب کیا تھا۔

بعض حکماء یہ کہتے ہیں کہ عشق اپنے ہم جنس سے ہی ہوتا ہے (یعنی انسان کا انسان سے عشق ہوتا ہے حیوان یا جانور سے نہیں) [ذم الھوی لابن الجوزی، ص: ۲۹۶]

۲۔ نظر بازی: غیر محرم عورتوں کو دیکھنا، خوبصورت اَمرد/لڑکوں کو دیکھنا یہ عشق کے اہم ترین اسباب میں سے ہے۔ جیسا کہ امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نگاہ عشق کی ابتداء ہے اور آزاد شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ نگاہ خراب کر کے دائمی قید کا شکار نہ ہو۔ [دیکھیں روضۃ المحبین، ص: ۹۴]

۳۔ میں کہتا ہوں (ابوخزیمہ محمد حسین ظاھری) موجودہ دور میں یہ دونوں فتنے یکجا ہو کر تمام لوگوں کو (عورتوں، مردوں، بوڑھوں، نوجوانوں حتی کہ بچوں کو بھی) برباد کر رہے ہیں۔ اس وقت یہ فتنہ کینسر سے بھی زیادہ اثر انداز

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

ہو چکا ہے، یعنی ٹی وی، فلمیں، ڈرامے، نیٹ اور موبائل فون کے ذریعہ تمام دنیا جہان کی برائیاں، مردوں عورتوں کا برملا ان چیزوں کو دیکھنا اور ایسے پروگراموں کو سننا۔ اہل مغرب (یورپ والوں)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ہے تو اس ظلم کے ساتھ دوسرے کئی مظالم شامل ہو جائیں گے، اس نے پڑوسی پر ظلم کیا، ذی رحم کی حرمت پامال کی اور یہ معلوم ہے کہ پڑوسی کی حرمت پامال کرنے والا اور قاطع رحم جنت میں داخل نہیں ہوگا۔(۱) اور اگر یہ عاشق معشوق کے وصل کے لئے شیاطین سے جادو کے ذریعہ یا کسی اور طریقہ پر امداد چاہتا ہے تو یہ ایک اور جرم اور ظلم ہے۔ یہ ظلم اسے شرک کی طرف کھینچ لے جائے گا اور یہ ظاہر ہے کہ جادو بجائے خود کفر ہے اور اگر یہ کام خود اس نے نہیں کیا اس کے لئے کسی دوسرے نے کیا ہے تو یہ بات یقینی ہے کہ یہ اس کفر پر راضی اور رضامند ہے اور ایسا کرنا بھی قریب بہ کفر ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اس بارے میں کسی قسم کا بھی تعاون اور امداد کی جائے تو وہ اثم (گناہ) وعدوان (زیادتی) ظلم و جور، جرم و گناہ میں تعاون اور اس کی امداد ہے۔

عاشق اپنی غرض و مطلب کے حصول کے لئے ظلم و تعدی ہوتا ہے اور اس کو ضرر و نقصان ہوتا ہے یہ بالکل واضح اور ظاہر ہے لیکن جب عاشق اپنے مقصد میں کامیاب ہوا اور معشوق اس کا ہو جاتا ہے تو اس کے بعد معشوق کے مطالبات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور اب عاشق کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ معشوق کے مطالبات پورے کرے۔ اب دونوں عاشق و معشوق ایک دوسرے کے معین و مددگار بن جاتے ہیں، دونوں ہی ایک دوسرے کے مطالبات پورے کرنے کی خاطر اعانت کرتے ہوئے ظلم و عدوان پر اتر آتے ہیں۔ معشوق اپنے عاشق کے اہل و عیال اور قرابت داروں پر ظلم کرتا اور کراتا ہے۔

غرض عاشق و معشوق دونوں اپنی اپنی اغراض کی خاطر اللہ کے بندوں پر ظلم کرتے اور کرواتے ہیں اور ظلم کرنے میں ایک دوسرے کی اعانت و امداد کرتے ہیں اور سارے مظالم دونوں کے اشتراک سے ہوتے ہیں اور تمام قباحتیں ایک دوسرے کے تعاون سے وقوع پذیر ہوتی ہیں۔

اور یہ تو ایک عام عادت ہوگئی ہے کہ عاشق ایسے کاموں میں اپنے معشوق کی اعانت کرتا ہے جو سراسر ظلم ہے تا آنکہ بسا اوقات معشوق کے لئے ایسا منصب حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے جس کا وہ قطعی اہل نہیں ہوتا۔ نیز حرام و ناجائز مال کی تحصیل میں وہ معشوق کی اعانت و امداد کرتا ہے اور اگر اس کا معشوق کسی سے مخاصمت اور جھگڑا کرتا ہے تو عاشق اپنے معشوق ہی کی طرف داری اور جانب داری کرتا ہے۔ معشوق خواہ حق پر

(۱) (میں کہتا ہوں کہ قرآن نے بھی اس سے منع کیا ہے جیسا کہ ارشاد بارہ تعالیٰ ہے: ولا تعاونوا علی الاثم و العدوان/ظاھری)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

﴿44﴾

ہو یا باطل پر، ظالم ہو یا مظلوم۔۔

یہ تمام مظالم عاشق اپنے معشوق کے حصول اور اسے راضی کرنے کی خاطر کر گزرتا ہے۔ اس کے حصول اور رضامندی کے لئے لوگوں پر نظر ڈالتا ہے اور مال کی تحصیل کے لئے طرح طرح کے حیلے اور فریب کرتا ہے۔ معشوق تک پہنچنے اور اسے راضی کرنے کے لئے طرح طرح کے حیلے اور فریب کرتا ہے۔ معشوق تک پہنچنے اور خوش کرنے کے لئے سرقہ، چوری، غصب، خیانت، ڈاکہ زنی، نقب زنی اور اس قسم کے بے شمار جرائم کا ارتکاب کرتا ہے تا آنکہ بعض اوقات یہاں تک نوبت پہنچتی ہے کہ خونِ حرام، خونِ ناحق سے بھی اپنے دامن کو ملوث کر لیتا ہے۔

غرض یہ اور اس قسم کی بے شمار آفتیں عشق وحسن پرستی میں موجود ہیں۔ بعض اوقات یہ عشق کفر تک پہنچا دیتا ہے۔ چنانچہ بہت سے ایسے واقعات ملتے ہیں کہ بعض لوگ اسلام میں پیدا ہوئے تھے عشق نے ان کو نصرانی وعیسائی بنا دیا۔ بعض مساجد کے مؤذن تک عشق کی خاطر نصرانی یا عیسائی بن گئے۔ ایک مؤذن کا واقعہ یہ ہے کہ اس نے مسجد کی چھت سے کسی خوبصورت عیسائی لڑکی کو دیکھ لیا اور اس پر فریفتہ ہو گیا۔ اسی وقت وہ مسجد کی چھت سے اترا اور اس لڑکی پاس پہنچا اور اس سے شادی کی درخواست کی۔ اس نے کہا میں عیسائی ہوں، اگر تم عیسائی دین قبول کر لو تو شادی ہو سکتی ہے۔ اس نے اسی وقت عیسائی دین قبول کر لیا اور اس سے شادی کر لی، لیکن اللہ کی شان کہ وہ ابھی اس سے خلوت بھی نہیں کرنے پایا تھا کہ اس دنیا سے چل بسا۔ وہ اس عیسائی کے مکان کی چھت پر چڑھا اور پاؤں پھسل گیا اور اسی وقت گر کر مر گیا۔ خسر الدنیا و الآخرۃ۔

یہ واقعہ علامہ عبدالحق نے اپنی کتاب العاقبہ میں نقل کیا ہے(۱)۔

---

(۱) (اس قسم کے بیسیوں واقعات راقم کے مشاہدہ میں آ چکے ہیں کہ عاشق حضرات نے اپنا دین، ایمان، اسلام، عزت وعصمت، عقیدہ ومنہج ہر چیز معشوق پر قربان کر دی۔ سندھو کلاں بھائی پھیرو کے قریب معروف گاؤں ہے، وہاں ایک قاری قرآن بچوں کو قرآن مجید حفظ وناظرہ کی تعلیم دیتا تھا، ایک لڑکی پر عاشق ہو گیا۔ اس کا خاندان مشرک تھا، لڑکی والوں سے شادی کی درخواست کی انہوں نے بھی مذکورہ واقعہ کی طرح عقیدہ شرک کو قبول کرنے کی شرط لگائی۔ لہٰذا اس نے یہ شرط قبول کر لی اور شرک وکفر میں مبتلا ہو کر شادی کر لی۔ اس کی رضامندی کے حصول اور اسے خوش رکھنے کے لئے کھلے عام شرک وکفر کا ارتکاب کرنے لگا۔ اسی طرح عارف والا کے قریب ایک گاؤں کا لڑکا ربوہ میں مرزائیوں کی ایک لڑکی کو دل دے بیٹھا۔ انہوں نے بھی سازش کے ذریعہ اسے پھانسا تھا لہٰذا مرزائی ہو گیا اور شادی کر کے پانچ سال سرگودھا میں رہا، تین بچے پیدا ہوئے۔ اس کے بعد عارف والا شہر میں واپس آ کر دوبارہ اسلام قبول کر کے اپنا کاروبار کر رہا ہے اور اس کی بیوی بھی مسلمان ہو چکی ہے۔ یہ واقعات محدثین کے طریقہ کے مطابق سنداً ثابت ہیں۔ الحمدللہ علی ذلک رابو خزیمہ محمد حسین ظاہری)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

عیسائیوں کا عام دستور رہا ہے کہ جب کبھی مسلمان ان کے ہاتھوں میں گرفتار ہوئے اور اسیر و قیدی ہو کر ان کے ہاں پہنچتے، حسین و خوبصورت عورتیں ان کے پاس پہنچاتے اور ان عورتوں سے کہا جاتا کہ ہر ممکن طریقہ سے ان کو اپنی محبت کے جال میں پھنساؤ۔ جب وہ محبت کے جال میں پھنس جائیں ان سے کہو اگر تم ہمارا دین قبول کر لو تو ہم تمہارے ساتھ شادی کرنے کو تیار ہیں۔ اس موقعہ پر وہی اللہ کا بندہ ثابت قدم رہ سکتا ہے جو ایمان کی حلاوت سے سرشار ہے اور جسے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں حق اور قول پر ثابت اور قائم رکھے اور اللہ تعالیٰ ظالم کو تو گمراہ ہی کر دیتا ہے اور اس کے ساتھ وہی معاملہ کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے (راقم کہتا ہے کہ اس کی دلیل قرآن مجید میں موجود ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے (وَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَ لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۞ [الجاثیہ: ۲۲]۔ "اور آسمانوں اور زمین کو اللہ نے بہت ہی عدل کے ساتھ پیدا کیا ہے اور تا کہ ہر شخص کو اس کے کئے ہوئے کام کا پورا پورا بدلہ دیا جائے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔" غرض! عشق کا معاملہ بڑا نازک ہے، عاشق معشوق دونوں ظلم کرتے ہیں۔ ظلم کرنے میں دونوں ایک دوسرے کی امداد کرتے ہیں۔ زنا، بدکاری میں دونوں شریک ہیں اور اپنی اپنی جانوں پر ظلم کرنے میں ایک دوسرے کی معاونت و امداد کرتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک اپنی جان پر اپنے ساتھی پر ظلم کرتا ہے اور ان کا یہ حکم دوسروں تک متعدی رہتا ہے۔ جیسا کہ تم پہلے معلوم کر چکے ہو اور سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ دونوں کے دونوں ہلاکت و بربادی اور تباہی کے لانے میں ایک دوسرے کے شریک ہو جاتے ہیں۔ غرض! عشق میں ہمہ قسم کی خرابیاں اور ہر قسم کے مظالم موجود ہیں اور اگر کہیں معشوق ناخدا ترس ہے تو اپنے عاشق کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے اور معشوقان عشوہ گر کا یہ تو ایک عام دستور ہے۔ کہ عشاق کو طرح طرح کے لالچ میں ڈال دیتے ہیں ہر گھڑی مختلف طریقوں سے اپنے کو مزین اور آراستہ کر کے عاشق کو اپنی طرف متوجہ اور مائل کرتے ہیں اور ہر امکانی طریقہ سے اس پر ڈورے ڈالتے اور اسے شیفتہ بناتے ہیں تا کہ زیادہ سے زیادہ عاشق سے مال و زر کھینچے۔ بسا اوقات اس وقت تک وہ عاشق کو اپنے اوپر قابو نہیں پانے دیتے جب تک کہ وہ اپنی تمام اغراض پوری نہ کر لیں اور یہ اس لئے کرتے ہیں کہ عاشق اپنی حاجت برآوری کر کے کہیں اس سے بے پرواہ نہ ہو جائے۔ اس طرح معشوق اپنے عاشق پر ظلم کرتا ہے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ عاشق کو قتل کر دیتا ہے۔ (ایسے بے شمار واقعات کتب میں محفوظ ہیں اور میں نے بذات خود اپنی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

زندگی میں اخبارات میں پڑھے اور آئے دن سنتے بھی رہتے ہیں۔ ان میں سے ایک واقعہ دھوڑ کوٹ پتوکی 1944 میں رونما ہوا، لڑکی نے اپنے عاشق کو قتل کر دیا۔ تاکہ ہمیشہ کے لئے اس سے نجات پا جائے خصوصاً اس وقت جبکہ معشوق کسی اور سے ملنے لگتا ہے۔ غرض! دنیا کے عاشق و معشوق بہت زیادہ ایک دوسرے کو قتل کر چکے ہیں اور بہت سے ایک دوسرے کو نعمتوں، عیش و آرام سے محروم کر چکے ہیں۔ بہت سے دولت مند گھرانے ان کے ہاتھوں تاراج و برباد ہو گئے بہت سے ارباب مدارج مناصب سے گرا دیئے گئے۔ بہت سے خاندان اور گھرانے ویران کر دیئے گئے اور ان کے اہل و عیال، بیٹے، بیٹیاں تباہ حال کر دی گئیں۔ اگر ایک عورت اپنے شوہر کو دیکھتی ہے کہ وہ کسی اور پر عاشق ہو گیا تو وہ بھی اپنے لئے ایک معشوق کھڑا کر لیتی ہے جس سے شوہر پر یہ مصیبت ٹوٹ پڑتی ہے کہ یا تو اسے طلاق دے کر گھر کو ویران کر دے یا اسے گھر میں رہنے دے، اس کو اس کی حالت پر چھوڑ دے اور خود شب و روز مبتلائے مصیبت آگ میں جلتا رہے۔ اس صورت میں بعض آدمی پہلی صورت اختیار کر لیتے ہیں اور بعض دوسری صورت۔ عقل مند، ہوش مند انسانوں کا فرض ہے کہ وہ پوری ہوشیاری اور مستعدی سے عشق کے دروازے اپنے اوپر بند کر لیں تاکہ وہ ان مصائب و تکالیف و اذیات کا شکار نہ بنیں کیونکہ عشق کا مارا بالآخر ہلاک و تباہ ہو جاتا ہے یا پھر ان مفاسد کا یا ان میں اکثر خرابیوں کا شکار تو ضرور ہوتا ہے اور کم و بیش کچھ نہ کچھ مصائب تو اسے جھیلنے ہی پڑتے ہیں اور جو آدمی بھی ایسا کرتا ہے اپنی جان پر ظلم کرتا ہے۔ عورت پر ظلم کرتا ہے کیونکہ اسے گمراہ کرتا ہے جس سے وہ ہلاک ہوتی ہے اور اس کی ہلاکت و تباہی کا سبب یہی شخص بنتا ہے اگر یہ شخص بار بار اپنے جدید معشوق کی طرف نگاہ نہ کرتا تو پسندیدگی پیدا نہ ہوتی اور اس سے وصل کی طمع اور تمنا نہ کرتا تو اس معشوق کی اس کے قلب میں جگہ نہ ہوتی کیونکہ عشق کا ابتدائی سبب یا تو نظر و نگاہ ہے یا کان۔ اگر اس کے بعد وصل معشوق کی تمنا نہ ہوتی اور کلیتاً ناامید ہو جاتا ہے تو اس کے اندر یہ عشق پیدا ہی نہیں ہو سکتا تھا اور اگر طمع و تمنا بھی پیدا ہو جاتی لیکن پھر وہ عقل و خرد سے کام لے کر اپنی توجہ کو اس طرف سے ہٹا لیتا اور دل کو ادھر مشغول نہ ہونے دیتا تو یہ عشق پیدا نہیں ہو سکتا تھا اور اگر وہ اپنی فکر و خیالات کی رو میں بہہ گیا اور معشوق کے محاسن ہی کی طرف دیکھتا رہا تو اس وقت بھی اس سے خوف اس بناء سے اس کو بچا لیتا جو بہت بڑا اور زبردست خوف ہے اور جو اس کے نزدیک لذت وصال کے مقابلہ میں بڑا ہی خطرناک ہے یہ خوف خواہ دینی ہو جیسا کہ جہنم کا خوف، جبار حقیقی کے غضب کا خوف، یہ خوف اس کی طمع و لالچ اور فکر و عشق پر غالب آ گیا ہو

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

تا تب بھی یہ عشق اس کے اندر پیدا نہ ہونے پاتا اور دینی خوف نہیں تو کوئی دنیاوی خوف اس کا دامن پکڑ لیتا مثلاً اپنی جان و مال عزت و آبرو کا خطرہ لوگوں میں رسوائی اور ذلت اگر یہ خوف داعیہ عشق پر غالب آجاتا تب بھی وہ اس عشق سے بچ جاتا۔ اسی طرح اگر وہ اس بات سے ڈرتا کہ اگر یہ عشق جاری رہا تو وہ اس معشوق کو کھو دے گا جو اس معشوق کے مقابلہ میں زیادہ محبوب اور زیادہ نافع ہے اور اس کی محبت کو معشوق کی محبت پر ترجیح دیتا تب بھی یہ عشق کی مصیبت اس سے ٹل جاتی اگر یہ تمام صورتیں مفقود ہو جاتیں اور یہ تمام موانعات اسے عشق سے باز رکھنے میں ناکام ثابت ہوتے ہیں تو اب اس کے قلب پر پوری طرح عشق مسلط ہو جاتا ہے اور اس کا قلب پوری طرح اس معشوق کی طرف جھک پڑتا ہے اور اب وہ ہمہ قسم کی مصیبتوں کا شکار بن کر رہ جاتا ہے۔ [الداء والدواء للامام ابن القیم الجوزیۃ ص ۲۳۴ تا ۲۳۸]

امام ابن القیم رحمہ اللہ نے اپنی دوسری کتاب روضۃ المحبین میں اس بات پر مزید سیر حاصل گفتگو کی ہے اور زبردست دلائل سے مذکورہ بالا موقف کو ثابت کیا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ ان کی مکمل تحریر کو من وعن نقل کر دیا جائے تا کہ قارئین کو عشق کی صورت حال کا علم ہو جائے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے مؤمنین کے متعلق خبر دیتے ہوئے ان کی دعا بیان کی:

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۞ [البقرۃ:۲۸۶]

''اے ہمارے رب اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کریں تو ہم سے مؤاخذہ نہ فرمانا اور ہم پر بوجھ نہ ڈالنا جیسا تو نے ہم سے پہلوں پر ڈالا اور اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کو سہنے کی ہم میں طاقت نہ ہو اور ہمیں معاف فرما.....''

اللہ رب العزت نے اس آیت میں مؤمنین کی اس دعا پر جس میں انہوں نے ایسی چیز سے پناہ مانگی ہے جس کی ان میں طاقت نہیں تعریف فرمائی ہے اور اس کی تفسیر بلا اختصاص عشق سے کی گئی ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انسان عشق کی طاقت نہیں رکھتا (یعنی یہ آیت عشق کے ساتھ خاص نہیں بلکہ عمومی گناہوں کا تذکرہ ہے جس میں عشق بھی شامل ہے)۔ مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں عشق شہوت کی شدت اور غلبہ کا نام ہے۔

عشق ذلت کا سبب ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے مؤمن کے لئے مناسب نہیں کہ وہ اپنے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

آپ کو ذلیل کرے(۱)۔امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ خود کو کسی ایسی آزمائش کے لئے پیش نہ کرے جس کی اس میں طاقت نہ ہو اور یہ عاشق کا حال ہے کیونکہ وہ اپنے معشوق کے لئے تمام لوگوں میں سب سے زیادہ ذلیل اور تابع ہوتا ہے پھر بھی اس کی رضا حاصل نہیں ہوسکتی اور محبت کی بنیاد محبوب کے سامنے ذلیل ہونے اور اس کا تابع فرمان ہونے پر ہے جیسا کہ شاعر کا قول ہے۔

أخضع و ذل لمن تحب فليس في شرع الهوى أنف يشال و يعقد

جس سے تو محبت کرتا ہے اس کے سامنے جھک جا اور اس کا تابع ہو جا کیونکہ محبت کے معاملہ میں کوئی عزت کوئی سرداری و تفاخر نہیں ہے۔

ایک اور شاعر کہتا ہے

مساكين اهل العشق حتى قبورهم عليها تراب الذل بين المقابر

مسکین عاشقوں کی قبروں پر دوسری قبروں کے درمیان ذلت کی مٹی پڑی ہوئی ہے۔

ایک شاعر ان الفاظ میں عشق کی مذمت کو بیان کرتا ہے۔

قالو اعهدناك ذا عز فقلت لهم لا يعجب الناس من ذل المجينا

انہوں نے کہا ہم نے تجھ کو معزز ہونے کی حالت میں بھی دیکھا تھا میں نے ان سے کہا محبت کرنے والوں کی ذلت لوگوں کو تعجب میں نہ ڈالے۔

لا تنكروا ذلة العشاق أنهم مستعبدون برق الحب رضوانا

تم عاشقوں کی ذلت کا انکار نہ کرو کیونکہ وہ محبت کے غلام ہیں اور اس سے راضی اور خوش ہیں۔

عشق ہلاک کر دیتا ہے:

جب انسان عشق کے سمندر میں غوطہ لگاتا ہے اور سمندر کی لہریں اس کے ساتھ کھیلتی ہیں تو اس کی ہلاکت کا امکان سلامتی سے زیادہ ہوتا ہے جیسا کہ امام خرائطی نے ذکر کیا ہے کہ مدینہ میں ایک خوش طبع لونڈی

۱۔(الفاظ حدیث اس طرح ہیں لاینبغی للمؤمن أن یزل نفسه رواه الترمذی (۲۲۵۴) وابن ماجه (۴۰۱۶) واحد (ص ۴۰۵/۵) اسناده حسن وانظر تفصیله فی الصحیحه للشیخ الألبانی رحمه الله (ص ۱۷۰ الی ۱۷۳ جلد ۲) (رقم ۶۱۳) امام ابن قیم نے للمؤمن کی جگہ للمرء کا لفظ نقل کیا ہے جو کہ درست نہیں۔(ظاہری))

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

تھی جوایک قریشی مرد پر عاشق ہوگئی۔ وہ کبھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوتے تھے جس کی وجہ سے مرد کا دل تو اس لونڈی سے بھر گیا لیکن لونڈی کی محبت پہلے سے زیادہ ہوگئی۔ جس کی وجہ سے وہ بیمار ہوگئی اس کا آقا اس کی تکلیف کی کوئی پرواہ نہ کرتا تھا نہ اس سے کوئی ہمدردی کرتا تھا لہٰذا اس سوزش عشق میں اس نے اپنے چہرہ کو پیٹنا اور کپڑوں کو پھاڑنا شروع کر دیا اور اس غم کی انتہا کو پہنچ گئی۔ مالک نے اس کی اس حالت کو دیکھ کر اس کا علاج کروانا چاہا لیکن اس سے کوئی فائدہ نہ ہوا اور وہ رات کو گلیوں میں چکر لگایا کرتی تھی اور کہتی تھی۔

الحب اول مایکون لجاجة تأتی به و تسوقه الأقدار

حتی اذا اقتحم الفتی الحج الهوی جاءت امور لاتطاق کبار

من ذا یطیق کما نطیق من الهوی غلب العزاء و باحت الأسرار

محبت کی ابتداء ہلکے پھلکے گناہوں سے ہوتی ہے وہی اس کو لاتا ہے اور تقدیر اس کو آگے بڑھاتی ہے یہاں تک کہ جب آدمی عشق کی لہروں میں پھنس جاتا ہے تو اس پر ایسے امور آجاتے ہیں کہ بڑے بڑے ان کی طاقت نہیں رکھتے محبت کی جیسی طاقت ہم رکھتے ہیں ایسی طاقت کون رکھتا ہوگا کہ صبر غالب آگیا اور اسرار ظاہر ہوگئے۔

خرائطی کہتے ہیں مجھے میرے ایک ساتھی نے یہ اشعار سنائے:۔

الحب اول شئی یهیم به قلب المحب فیلقی الموت کاللعب

یکون بدء ه من نظرة عرضت ومزحة أشعلت فی القلب کاللهب

کالنار مبدؤ من قدحة فاذا تضرمت أحرقت مستجمع الحطب

محبت ایک ایسی چیز ہے کہ شروع میں محب کا دل اس میں مشغول ہوتا اور پھر وہ موت کی جگہ کھلونے کی طرح گر جاتا ہے۔

اس کی ابتداء آنکھ سے ہوتی ہے جو معشوقہ پر نظر ڈالتی ہے اور اس چنگاری سے شروع ہوتی ہے جو دل میں شعلوں کی طرح جلا دی گئی ہو۔

جیسا کہ آگ، اس کی ابتداء جلانے سے ہوتی ہے لیکن جب وہ بھڑک اٹھتی ہے تو تمام کی تمام لکڑیوں کو جلا دیتی ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

44

عشق جنون کی ایک قسم ھے:

عشق کی مدح کیسے کی جاسکتی ہے جب کہ وہ چین کو ختم کر دیتا ہے نیند کو کھینچ لیتا ہے عقل کو دیوانہ کر دیتا ہے جنون کو پیدا کر دیتا ہے بلکہ وہ خود جنون ہے جیسا کہ ایک حکیم کا مقولہ ہے۔ جنون کی بہت سی اقسام ہیں جن میں سے ایک عشق ہے۔

ایک عاشق کہتا ہے:

قالو جننت بمن تھویٰ فقلت لھم العشق أعظم مما بالمجانین

العشق لایفیق الدھر صاحبه وانما یصرع المجنون فی الحین

لوگ کہتے ہیں تو مجنون ہو گیا میں نے کہا عشق تو جنون سے بہت بڑھا ہوا ہے کیونکہ عاشق کبھی افاقہ نہیں پا سکتا جبکہ مجنون کبھی نہ کبھی ٹھیک ہو جاتا ہے۔

کتنے ہی عاشق ایسے ہیں جنہوں نے معشوق کے لئے جان، مال اور عزت کو قربان کر دیا اور اپنے اہل وعیال اور دین و دنیا کو برباد کر دیا۔

زبیر بن بکار رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک بدوی عورت اپنی بہن کے پاس آئی اور اسے کہا فلاں شخص کی محبت میں تیرا کیا حال ہے؟ وہ کہنے لگی اللہ کی قسم اس کی محبت نے ساکن کو متحرک اور متحرک کو ساکن کر دیا۔ پھر اس نے شعر کہے۔

فلو أن مابی بالحصی فلق الحصی وبالریح لم یسمع لھن ھبوب

ولو أننی أستغفر الله کلما ذکرتك لم تکتب علی ذنوب

جو حالت میری ہے اگر پتھروں کے ساتھ ہو تو انہیں بھی پھاڑ دے اور اگر ہوا کے ساتھ ہو تو اس کی آواز بند ہو جائے۔ جب کبھی بھی میں تجھے یاد کروں پھر اللہ سے استغفار کروں تو مجھ پر کوئی گناہ نہیں۔

اس کی بہن نے کہا اللہ کی قسم میں ضرور بہ ضرور اس سے پوچھوں گی کہ اس کا تیری محبت میں کیا حال ہے؟ وہ اس شخص کے پاس گئی اور اس سے پوچھا تو اس نے کہا محبت ایک بوجھ ہے اور اسے وہی شخص پہچان سکتا ہے جو بلند جگہوں اور کھنڈرات سے گزرا ہو۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

44

عشق ہلاکت ہے:

امام صاحب مزید لکھتے ہیں کہ عشق ایک ہلاکت خیز بیماری ہے جس کے ساتھ روحیں پگھل جاتی ہیں اور سکون ختم ہو جاتا ہے بلکہ وہ ایسا سمندر ہے جو اس میں داخل ہوا غرق ہو گیا کیونکہ نہ اس کا کوئی ساحل اور نہ اس سے نجات کا کوئی راستہ ہے اس بارے میں ایک شاعر کہتا ہے:۔

وما احد فی الناس یحمد امرہ فیوجد الا وھو فی الحب أحمق

وما احد ماذاق بؤس معیشة فیعشق الا ذاقھا حین یعشق

لوگوں میں سے کوئی ایسا نہیں جس کی تعریف کی جائے اگر ایسا شخص مل بھی جائے تو وہ محبت میں بے وقوف قرار دیا جائے گا۔

جس شخص نے خراب زندگی کو نہ دیکھا ہو وہ عشق کر لے خود بخود اسے چکھ لے گا۔ (روضة المحبین۔للامام ابن القیم الجوزیة ص ۱۸۱ تا ۱۸۴)

نیز امام ابن قیم رحمہ اللہ بحث نفیس فرماتے ہیں:۔

عشق کی تباہی:

عشق نے کتنے ہی سرداروں کو منہ کے بل جہنم میں پھینکوا دیا، انہیں دردناک عذاب کے حوالے کر دیا، ان کو جہنم میں گرم کھولتے پانی کے پیالے گھونٹ گھونٹ کر پلا دیئے اور کتنے ہی لوگوں کو علم اور دین سے ایسے نکال دیا جیسے آٹے سے بال نکالا جاتا ہے اس نے کتنی ہی نعمتوں کو چھین کر مصیبتوں کو مقدر کر دیا کتنے ہی معزز اس کی وجہ سے ذلیل تر ہو گئے انتہائی اعلیٰ اور بلند مرتبہ اس کی وجہ سے اسفل السافلین میں جا گرے اس نے کتنے ہی پردوں کو چاک کر دیا اور خوف کو پیدا کر دیا دردناک انجام کا ذریعہ اور ندامت کا سبب بنا اس کی وجہ سے سینوں میں حسرت و افسوس کی آگ بھڑکتی رہی اور انسان کی عند اللہ اور عند الناس جو عزت تھی اسے خاک میں ملا دیا۔ اس کی وجہ سے سخت مصیبتیں، بدبختی، بدنصیبی اور مکینوں کی طرف سے گالی گلوچ کا سامنا کرنا پڑا۔ اور مصیبت تو یہ ہے کہ نعمت کا زائل ہونا، مصیبت کا آ پڑنا، عافیت کا پھر جانا، غم والم کا لاحق ہونا بھی اس کو ختم نہیں کرتا۔ اگر آپ سوال کریں اے نعمت! تجھے کس نے زائل کیا، اے مصیبت تجھے کس نے راستہ دکھایا، اے غم و الم کے طوفان تم میرے دروازے پر کیسے آ گئے؟ اے عافیت تو میرا در کیوں چھوڑ گئی؟ اے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

مردے تجھے کس نے پھاڑ دیا؟ افسوس! چہرہ کو کس نے بے نوا و بے رونق کر دیا؟ زندگی کو کس نے ناخوشگوار کر دیا؟ ایمان کے سورج کو کس نے لپیٹ دیا؟ عزتِ نفس کو کس نے ذلیل کیا؟ اکرام واعزاز کو ذلت وندامت سے کس نے بدل دیا؟ تو یہ آپ کو بزبانِ حال جو جواب دیں گی وہ آپ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ وہ جواب اگرچہ زبان سے جاری نہ ہو لیکن وہ عشق ہی ہے جو ان مصیبتوں کا سبب ہے۔ عاشق کی یہ مصیبتیں اہل عقل حضرات کے لئے نصیحت وعبرت ہیں اگر وہ ان کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةً م بِمَا ظَلَمُوْا ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ [النمل: ۵۲] ''سو یہ ان کے گھر ہیں جو ان کے ظلم کے سبب سے ویران پڑے ہیں بے شک اس میں دانشمندوں کے لئے عبرت ہے۔''

قرآن مجید میں حُبِ فاسد میں گرفتار لوگوں کے تذکرے:

اللہ رب العزت نے سورۂ اعراف کے اندر مذموم محبت کرنے والوں کے جو حالات بیان کئے ہیں وہ صاحب عقل اور ذی شعور انسان کے لئے بطور عبرت وموعظہ کافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کی ھوائے نفس سے واقعہ کو شروع کیا جس نے اسے تکبر پر ابھارا کہ وہ آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرے۔ اس کی ھوائے نفس اور عجب وجود پسندی نے اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر ابھارا اور اللہ کی اطاعت سے بہکایا پھر اس کے ساتھ ساتھ جو ہونا تھا ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی چاہت اور محبت کا ذکر کیا کہ جب انہیں ہمیشہ جنت میں رہنے کی آرزو اور تمنا ہوئی اور اس تمنا نے منع کردہ درخت کے قریب جانے اور پھل کھانے پر مجبور کر دیا۔ اب اس پر ابھارنے والی چیز ھوائے نفس اور ہمیشہ رہنے کی محبت تھی۔ اب یہ دلی خواہش اور چاہت جنت سے نکالنے اور مصائب ومشقتوں کے گھر میں آنے کا باعث بن گئی۔ یہاں ایک قول یہ بھی ہے کہ انہوں نے درخت کا پھل حوا علیہا السلام کے کہنے پر کھایا تھا لہٰذا ان کی محبت نے انہیں حوّا کی اطاعت پر ابھارا اور آدم علیہ السلام نے ان کی خواہش پوری کر دی کہ ان کا دشمن ان کی طرف ان کی بیوی کو ذریعہ اور راستہ بنا کر آیا تو گویا کہ اس کائنات میں سب سے پہلی بھول چوک اور غلطی عورت کی وجہ سے ہوئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کفار کے فتنہ کا ذکر فرمایا جنہوں نے اللہ کا شریک ٹھہرایا۔ دین میں اللہ کی مشروعیت کے بغیر نئی باتیں داخل کیں، اللہ تعالیٰ کے حلال کردہ اور پاکیزہ رزق کو حرام کر دیا۔ فواحش وبے حیائیوں کے ذریعہ اللہ کی عبادت یہ گمان کرتے ہوئے کی کہ اس نے اس کا حکم دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنا لیا۔ اس سب کچھ پر ابھارنے والی چیز

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ھوائے نفس اور حُبِ فاسد تھی۔ اس کی وجہ سے انہوں نے رسولوں سے جھگڑا کیا، کتب سماوی کا انکار کیا اور اپنے مال وجان کو اللہ تعالیٰ کے غیر میں لگا کر خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بن گئے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کا قصہ بیان کیا اس رسوا کن ہلاکت اور عبرت ناک انجام کا ذکر کیا جو انہیں خواہشات نفسانیہ اور ہوائے نفس کی وجہ سے لاحق ہوئی اور اسی طرز پر قوم صالح کا ذکر بھی کیا۔ ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے فساق کے ائمہ عشق کے رسیا عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے نکاح کرنے والوں کا ذکر کیا ان کی مستی میں ان پر عذاب کا کوڑا برسائے جانے کو بیان کیا۔ عشق میں ان کے مخمور اور سست ہونے کے دوران ان کی جڑ کاٹ دیئے جانے کو آشکار فرمایا اور اس بات پر تنبیہ کی کہ ان پر ایسا عذاب نازل ہوا جو کسی امت پر بھی نازل نہ ہوا اور انہیں اگلے پچھلے بدکاروں اور سیاہ کاروں کا پیشوا بنا دیا گیا۔

قوم لوط کا انجام قرآنی آیات کی روشنی میں:

جب وہ اپنی سرکشی میں حد سے بڑھنے لگے اور بے باک ہو کر برائی میں لگ گئے اور ایک دوسرے کی اقتداء اور حوصلہ افزائی کرنے لگے تو فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے دربار میں چیخ و پکار کی۔ زمین نے دربار الٰہی میں بآواز بلند دعا مانگی، فرشتے آسمانوں کی طرف لپکنے لگے اور ساری مخلوق اللہ تعالیٰ سے ان کی شکایت کرنے لگی لیکن اللہ کا فیصلہ یہ تھا کہ وہ ظالموں کو حجت قائم کئے بغیر اور وعدہ وعید نازل کئے بغیر نہیں پکڑتا لہٰذا اس نے ان کی طرف اپنے رسول کو بھیجا جو ان کو ان کے عمل کی خرابی اور دردناک عذاب سے ڈراتے پس اللہ کے رسول (حضرت لوط علیہ السلام) نے سرداروں اور بہت سے حاضرین کی موجودگی میں اعلان کیا اور انہیں پکار پکار کر نصیحت کی۔ ان عظیم ناصح نے کہا: اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ [الأعراف ۸۰] ''کیا تم ایسی بے حیائی کرتے ہو کہ تم سے پہلے جہانوں میں کسی نے نہیں کی۔'' جب وہ عشق کے نشہ میں بے عقل و انجان رہے تو وہ اپنی تند یر و نصیحت کو دہراتا رہا۔ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝ [الأعراف ۸۱] ''بے شک تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے شہوت رانی کرتے ہو بلکہ تم حد سے بڑھنے والے ہو۔''

لیکن اس کی اُن نصیحتوں کا ردعمل اِن کی طرف سے اس شخص کے جواب کی مانند سامنے آیا جو عشق و مستی کی گہرائیوں میں اوندھا پڑا ہو اور اس کا دل عشق میں گرفتار و لاچار ہو۔ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝ [النمل:۵۶] ''انہوں نے کہا لوط کے گھر والوں کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ بڑے پاک بنتے ہیں۔'' لیکن جب معلوم اور یقینی فیصلہ کے نفاذ کا وقت آ گیا تو اللہ تعالیٰ نے انعام اور امتحان کے اتمام کے لئے لوط علیہ السلام کے گھر میں فرشتوں کو انسانی صورت میں بھیجا اور انہیں انتہائی خوب صورت نین ونقش عطا فرمائے۔ ان کی آمد بطور مہمان تھی لیکن حالت لوط علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ۝ [ھود:۷۷] ''ان کے آنے سے اس کا دل تنگ ہوا اور غمگین ہوا اور کہا آج کا دن بڑا سخت ہے۔''

جب یہ خبر بدکار لوگوں کو پہنچی کہ لوط علیہ السلام کے گھر میں ایسے حسین وجمیل نوجوان آئے ہیں کہ اُن جیسا کسی نے دیکھا نہیں تو وہ آپس میں ایک دوسرے کو کہنے لگے کہ چلو لوط (علیہ السلام) کے گھر چلیں وہاں شہوت پوری ہوگی اور بہت بڑی لذت حاصل ہوگی۔ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ۭ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۝ [ھود:۷۸] ''اور اس کے پاس اس کی قوم بے اختیار دوڑتی ہوئی آئی اور یہ لوگ پہلے ہی سے برے کام کیا کرتے تھے۔''

جب وہ ان کے ہاں پہنچ گئے اور رش لگا دیا تو لوط علیہ السلام نے ان سے کہا اس حال میں کہ وہ غم و پریشانی سے نڈھال تھے۔ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَاۗءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ۭ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ۝ [ھود:۷۸] ''اے میری قوم! یہ میری (قوم کی) بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لئے پاک ہیں (یعنی ان سے نکاح کرو) سو تم اللہ سے ڈرو اور میرے مہمانوں میں مجھے ذلیل نہ کرو، کیا تم میں کوئی بھی بھلا آدمی نہیں۔''

جب قوم لوط نے اس بات کو سنا تو بدکار اور سرکش شخص کی طرح بولے۔ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ۝ [ھود:۷۹] ''البتہ تحقیق تو جانتا ہے کہ ہمیں تیری بیٹیوں سے کوئی غرض نہیں اور تو خوب جانتا ہے کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔'' لوط علیہ السلام تنہا لرزاں شخص کی طرح فرمانے لگے: قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ۝ [ھود:۸۰] ''کاش کہ مجھے تمہارے مقابلہ کی طاقت ہوتی یا میں کسی زبردست سہارے کی پناہ جا لیتا۔''

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

جب اللہ کے قاصد فرشتوں نے لوط علیہ السلام کی یہ حالت دیکھی تو حقیقت کو بے نقاب کیا اور بولے پریشان مت ہوں کیونکہ قَالُوْا یٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ یَّصِلُوْٓا اِلَیْكَ ۞ [ھود: ۸۱] ''اے لوط (علیہ السلام) ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں، یہ تم تک ہرگز نہ پہنچ سکیں گے'' یہ سن کر لوط علیہ السلام ایسے خوش ہوئے جیسے کوئی محب محبوب کی طرف سے اچانک ملنے والے اکرام پر خوش ہوتا اور ان سے کہا گیا۔ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ وَ لَا یَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِیْبُهَا مَاۤ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ ۞ [ھود: ۸۱] ''جب کچھ حصہ رات رہ جائے اپنے لوگوں کو لے کر نکل پڑو اور تم میں سے کوئی مڑ کر نہ دیکھے، مگر تیری بیوی پر بھی وہی بلا آنے والی ہے جو ان پر آئے گی۔ ان کے وعدہ کا وقت صبح ہے، کیا صبح کا وقت قریب نہیں ہے؟''

جب ان سرکش لوگوں نے مہمانوں سے ہمدردی نہ کرنے اور پڑوسی کے حق کو ادا نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا تو جبریل علیہ السلام نے ان کے چہروں پر اپنے بازو کو مارا جس سے ان کی آنکھیں دھنس گئیں اور وہ اندھے ہو گئے اور وہاں سے یہ کہتے ہوئے نکلے اے مجنون تجھے معلوم ہو جائے گا کہ کل تیرے ساتھ کیا ہوگا۔

جب صبح کی روشنی پھوٹنے لگی تو رب اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب کا مقررہ وقت آن پہنچا۔ لہٰذا جبریل علیہ السلام نے ان کی بستیوں کو جڑ سے اکھیڑ کر اپنے ایک پَر سے اٹھایا اور فضا میں ایسا اچھالا کہ ان کے کتوں کے بھونکنے اور مرغوں کے بانگ کی آواز فرشتوں نے سنی۔ پھر انہیں زمین پر ایسا پٹخا کہ اوپر کا نیچے اور نیچے کا اوپر کر دیا۔ اس کے بعد ان پر نوکیلے پتھروں کی بارش برسا کر ان کو نیست و نابود کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس عمل میں ان کی پیروی کرنے والوں کو یہ وعید سنائی۔

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَیْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّیْلٍ ۙ۬ مَّنْضُوْدٍ ۙ۞ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَ مَا هِیَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ بِبَعِیْدٍ ۞ [ھود: ۸۲-۸۳]

''تو جب ہمارا حکم آیا ہم نے اس (بستی) کو الٹ کر نیچے اوپر کر دیا اور ان پر پتھر کی تہ بہ تہ (یعنی پے در پے) کنکریاں برسائیں۔ جن پر تمہارے پروردگار کے ہاں سے نشان کئے ہوئے تھے اور وہ بستی ان ظالموں سے کچھ دور نہیں۔''

یہ انجام ہے ان لوطیوں کا جو صورتوں کے عاشق تھے یہ پیشوا تھے، اور ان کے متبعین کا بھی یہی انجام ہوگا۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

وان لم یکونوا قوم لوط بعینهم	فما قوم لوط منهم ببعید 44
وانهم فی الخسف ینتظرونهم	علی مورد من مهلة وصید
یقولون لا أهلا ومرحبا بکم	الم یتقدم ربکم ببعید
فقالوا بلی لکنکم قد سننتم	صراط لنا فی العشق غیر حمید
أتینا به الذکران من عشقنالهم	فاوردنا زار العشق شرورید۔
فانتم بتضعیف العذاب احق من	متابعکم فی ذاك غیر رشید
فقالوا وانتم رسلکم أنذرتکم	بما قد لقیناه بصدق وعید
فمالکم فضل علینا وکلنا	نذوق عذاب الهون جد شدید
کما کلنا قد ذاق لذة وصلهم	ومجمعنا فی النار غیر بعید

اگر قوم لوط ان کے سامنے نہیں تو ان سے کچھ زیادہ دور بھی نہیں۔

اور قوم لوط اپنے متبعین کے دھنسائے جانے کے منتظر ہیں ایسے گھاٹ پر جو ہلاکت اور بربادی والا ہے۔ وہ کہیں گے کہ تمہارے لئے کوئی خوش آمدید نہیں اور کیا تمہارے رب نے پہلے وعید نہ بھیجی تھی۔

وہ جواب دیں گے کیوں نہیں لیکن تم نے ہمارے لئے عشق میں بہت برا راستہ چھوڑا تھا۔

ہم لڑکوں کے عشق کی وجہ سے ان سے شہوت پوری کرتے تھے لیکن اس عشق نے ہمیں انتہائی خطرناک جگہ دھکیل دیا ہے اور تم عذاب کے دوگنا ہونے کے اپنے بیوقوف متبعین سے زیادہ مستحق ہو۔

وہ کہیں گے تمہارے رسولوں نے اس مصیبت سے تمہیں ڈرایا تھا جو ہمیں ہمارے اعمال کی وجہ سے پہنچی لہٰذا تمہیں ہم پر کوئی فضلیت نہیں پس ہم سب جہنم کے ہولناک عذاب کو چکھیں گے جیسا کہ ہم سب نے ان سے ملاقات کی لذت کو چکھا اور آگ پر ہمارا جمع ہونا دور نہیں ہے۔ [روضة المحبین ص ۱۸۹ تا ۱۹۳]۔۔ امام ابن القیم رحمہ اللہ اس مضمون کے آخر میں عبرتناک واقعہ اور اسلاف کے اقوال نقل کرتے ہیں۔

دو یہودی عالموں پر فتنۂ عشق:

واصل مولی ابن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

کہا کیا تیری شادی ہوگئی؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ ان کے وجہ دریافت کرنے پر میں نے ناداری کی شکایت کی تو فرمانے لگے عبداللہ بن محمد بن سیرین نے جب شادی کی تو ان کے پاس کچھ نہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے روزی عطا کر دی۔ پھر فرمایا بنی اسرائیل کی ایک عورت میسونہ نامی دو یہودی علماء کے پاس کسی مقدمہ کے سلسلہ میں آئی تو وہ دونوں اس پر عاشق ہو گئے لیکن دونوں میں سے ہر ایک اپنے عشق کو دوسرے سے چھپا رہا تھا۔ انہیں معلوم ہوا کہ وہ ایک باغ میں غسل کرتی ہے لہٰذا وہ دونوں وہاں پہنچے اور دیوار پھلانگ کر اندر داخل ہو گئے۔ جب اس نے ان دونوں کو دیکھا تو خود کو پانی میں چھپا لیا وہ کہنے لگے کہ اگر تو نے ہماری خواہش پوری نہ کی تو ہم تیرے بدکار ہونے کی گواہی دیں گے۔ اس نے انکار کر دیا جس پر ان دونوں نے اس کے خلاف گواہی دے دی۔ جب اس کو حد لگانے کے لئے لایا گیا تو دانیال علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی جس میں ان کی تکذیب کی گئی یہ بھی عشق کا ہی ایک فتنہ ہے۔

غیر محرم عورتوں سے تعلق عذاب کا باعث ہے:

حسن بن عرفہ رحمہ اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا گزشتہ لوگوں اور آنے والوں کا کفر عورتوں کی وجہ سے ہے۔

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ میری امت کے مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ نقصان دہ چیز اور کوئی نہیں۔

علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف عورت اور شراب کا ہے۔

علی بن حرب، سفیان بن عیینہ رحمھا اللہ علیھما کے حوالے سے سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ شیطان جب کسی سے مایوس ہو جاتا ہے تو عورت کی طرف سے اس پر حملہ کرتا ہے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دربار الٰہی میں آدم علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس چیز نے ممنوعہ درخت کا پھل کھانے پر مجبور کیا تو فرمایا اے میرے رب اسے حواء نے میرے لئے مزین کیا۔ فرمایا اس کو یہ بدلہ ملے گا، اس کا عمل بھی مشقت کے ساتھ ہوگا اور وضع حمل بھی تکلیف دہ ہوگا اور یہ مہینہ میں ایک مرتبہ خون آلود ہوگی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ یہ بھی فرماتے ہیں بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں کی وجہ سے ہوا۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

عشق کی تباہی ونقصانات عاشقوں کے حالات جان لینے کے بعد عیاں اور روز روشن کی طرح واضح ہو جاتے ہیں یہ چیز ہر زمانہ میں موجود ہے۔اس کا مشاہدہ بخوبی ہوسکتا ہے۔[روضۃ المحبین ص ۱۹۵ تا ۱۹۷]

عاشقوں کے نزدیک عشق کا مقام کیا ہے؟ یہ لوگ عشق کو ترقی کا مؤثر ترین ذریعہ سمجھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ جب بدعتی شخص کی طرح اسے گناہ ہی نہیں سمجھیں گے تو توبہ کیسے کریں گے کیونکہ بدعتی اپنے عمل کو نیک، باعث اجر وثواب سمجھ کر بدعت پر مضبوطی سے کاربند ہوتا ہے۔جبکہ گناہ گار جو کام کر رہا ہوتا ہے اسے گناہ ہی سمجھتا ہے لہٰذا وہ اس پر شرمندہ نادم ہوتا ہے جس کی وجہ سے آخر کار اسے توبہ کی توفیق مل جاتی ہے۔یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے جان بوجھ کر گناہ کیا، جب تک گناہ کو گناہ تسلیم نہیں کیا اس وقت تک انہیں توبہ کی توفیق نہیں ہوئی یہی حال عاشق لوگوں کا ہے کہ وہ اسے کار ثواب اور ترقی درجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور باقاعدہ لوگوں کو اس کی ترغیب دیتے ہیں۔ایک پنجابی قوالی کے اشعار ملاحظہ فرمائیں:

اینویں پنج ویلے مسیت نوں پھیرے نہ تومار　　اینویں رب نئیں اوں ملنا

کدی مکے جاندا کدی مدینہ جاندا　　اینویں رب نئیں اوں ملنا

اینویں پنج ویلے مسیت نوں پھیرے نہ تومار　　اینویں رب نئیں اوں ملنا

یعنی تو پانچ وقت مسجد میں جو نماز پڑھنے جاتا ہے اس طرح سے رب کا وصال وقرب حاصل نہیں ہوگا۔

اور کبھی مکہ جاتا ہے اور کبھی مدینہ جاتا ہے اس طرح سے رب کا وصال وقرب حاصل نہیں ہوگا۔

خواہ نخواہ پانچ وقت مسجد میں جاتا ہے اس طرح سے رب نہیں ملے گا۔

آخر میں عشق کی دعوت وتبلیغ اس طرح کی گئی ہے کہ:۔

بلھے شاہ وانگوں کنجری بن کے پیراں وچ پالے گھنگھرو۔

کہ بلھے شاہ نے یار کو منانے کے لئے جس طرح ناچ کر اسے منایا تھا تو بھی بلھے شاہ کی طرح کنجری بن کر پاؤں میں گھنگھرو باندھ کر ناچ۔اس طرح سے رب ملے گا اور اس کا قرب وصال حاصل ہو گا۔العیاذ باللہ۔

ان عاشقوں کی ایسی حالت زار کہ وہ کس قدر دلیری وجرأت کے ساتھ غلط بات کی دعوت دیتے ہیں اسے ملاحظہ فرمائیں:۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

44 عاشقوں کے نزدیک ترقی کا راز اور مؤثر ترین ذریعہ:

امام قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک بلیغ شخص نے عشق کے بارے میں کہا یہ بزدل کو بہادر اور بخیل کو سخی بنا دیتا ہے، کند ذہن کو تیز اور لکنت زدہ شخص کی زبان کو فصیح کرتا ہے۔ بولنے سے عاجز شخص کے عزم کو پختہ کرتا ہے، اسے بادشاہوں جیسی عزت اور بہادروں جیسی دلیری عطا کرتا ہے یہ ادب کا داعی ہے پہلا دروازہ ہے جس کے ذریعہ ذہنوں اور سوچوں کو نکھارا جائے۔ اس کے ذریعہ چال بازی اور حیلوں کو نکالا جاتا ہے ہمتوں کو اس سے راحت ملتی ہے اور اخلاق و عادات میں بہتری پیدا ہوتی ہے۔ عاشق کا ہم نشین اس سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مانوس ہو جاتا ہے کیونکہ عشق میں ایسا سرور ہے جو دلوں میں سرایت کرتا ہے اور ایسی خوشی ہے جو دلوں کو اطمینان دلاتی ہے۔ ایک مرتبہ ایک مسرور سے کہا گیا تیرا بیٹا عاشق ہو گیا اس نے جواباً کہا الحمدللہ اب اس کا دل نرم ہو گا اس کی باتیں عمدہ ہوں گی اس کے اشارات بامعنی ہوں گے اس کے اعمال و افعال جاذب ہوں گے اس کی عبارتیں خوبصورت ہوں گی اس کی عادتیں عمدہ اور اخلاق شیریں ہوں گے اب وہ اچھے کاموں پر قائم و دائم ہو گا اور برے کاموں سے بچے گا۔

ایک اور شخص سے یہی بات کی گئی تو اس نے کہا جب وہ عاشق ہو گیا تو اب وہ خوش طبع، باریک بین اور نرم ہو جائے گا۔ ایک اہل ادب سے پوچھا گیا آدمی بلیغ کب بنتا ہے اس نے کہا جب کوئی کتاب تصنیف کرے یا اپنے دوست یا محبوب کی تعریف بیان کرے۔

سعید بن اسلم سے کسی نے ان کے بیٹے کی شکایت کی کہ وہ بڑے باریک بین شعر کہتا ہے تو فرمایا اسے ایسا کرنے دو۔ اس سے وہ خوش طبع، لطیف اور باریک بین ہو گا۔

عباس بن اصنف کا شعر ہے:

وما الناس الا العاشقون ذوو الهوى ولا خير فيمن لا يحب ولا يعشق

حقیقی انسان تو وہ عاشق ہے جو اہل محبت ہو اور جس میں محبت و عشق نہیں اس میں کوئی بھلائی و خیر نہیں۔

[روضة المحبين لابن القيم الجوزية: ص ۳۱۷۔ ۴۱۷]

مزید فرماتے ہیں: علی بن ابی کثیر نے ابن ابی الزرقاء سے کہا، کیا آپ نے کبھی ایسا عشق کیا جس میں خط و کتابت اور وعدہ وغیرہ ہو۔ انہوں نے نفی میں جواب دیا تو کہنے لگے آپ سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہو

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سکتا۔ ایک بادشاہ کا بیٹا بڑا کم ہمت سست اور نکھٹو تھا۔ بادشاہ چاہتا تھا کہ وہ اسے بادشاہت کے لئے تیار کرے لہٰذا اس نے لڑکیوں اور گانا گانے والیوں کو اس کے آگے پیچھے پھیلا دیا تو ایسا کرنے سے شہزادہ ایک لڑکی پر عاشق ہو گیا۔ بادشاہ اس بات کو جان کر بہت خوش ہوا اور اس کی معشوقہ سے کہا کہ وہ شادی پر شرط لگا دے اور اسے کہے میں تو صرف بادشاہ یا عالم سے شادی کروں گی یہ سن کر بادشاہ کا بیٹا علم و سلطنت کے امور سیکھنے میں مصروف ہو گیا اور بادشاہت کے قابل بن گیا۔

مرزبانی کہتے ہیں ابونوفل سے پوچھا گیا کیا کوئی شخص عشق سے بچ سکتا ہے؟ فرمایا ہاں ایسا بے وقوف، اجڈ اور خشک مزاج جو خوبی اور فہم و دانش سے خالی ہو۔ البتہ وہ شخص جس کی طبیعت میں تھوڑی سی بھی چاشنی اور خوشنمائی ہو یا اس میں اہل حجاز کی خوش بو اور اہل عراق کی خوش طبعی ہو وہ عشق ضرور کرے گا۔

علی بن عبدہ کہتے ہیں عشق و محبت سے صرف وہ شخص محروم رہ سکتا ہے جو خشک مزاج ناقص ہمت والا یا بے ڈھنگا ہو۔

انسانی زندگی کا اصول ہے کہ انسان اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک اہل کمال لوگوں کا عشق اور ان کی مشابہت اختیار نہ کرے عالم جس حد تک علم سے محبت کرے گا اتنا ہی علم میں آگے بڑھے گا یہی قانون ہر شعبہ و پیشہ سے تعلق رکھنے والے شخص کے لئے ہے۔

ممکن ہے کہ عاشق اعلیٰ اخلاق و عادات اور سیرت و کردار کو اختیار کرنے کی کوشش کرے تا کہ اس کے معشوق کے سامنے اس کی عادات کی تعریف کی جائے۔ جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے:

ویرتاح للمعروف فی طلب العلی　　لتحمد یوما عند لیلی شمائله

وہ بلندی کی طلب میں نیکی کو اختیار کرتا ہے تا کہ لیلیٰ کے سامنے اس کی عادات کی تعریف کی جائے۔ (روضة المحبین ص ۱۷۶۔۱۷۷)

امام صاحب مزید فرماتے ہیں۔ ابوالخباب کہتے ہیں میں نے دوران طواف انتہائی لاغر اور کمزور بدن نوجوان کو دیکھا وہ اللہ کی پناہ مانگ رہا تھا اور کہہ رہا تھا:

وددت بان الحب یجمع کله　　فیقذف فی قلبی و ینخلق الصدر

فلا ینقض ما فی فؤادی من الهوی　　ومن فرحی بالحب أو ینقضی العمر

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

میں چاہتا ہوں کہ ساری محبت جمع کر کے میرے دل میں ڈال کر سینہ کو بند کر دیا جائے اور میرے دل کی محبت اور مجھ سے ملنے والی راحت کبھی ختم نہ ہو یہاں تک کہ زندگی ختم ہو جائے۔

میں نے کہا اے نوجوان اس کعبہ کی حرمت نے تجھے ایسی گفتگو سے نہیں روکا؟ کہنے لگا بخدا ایسا ہوا لیکن محبت نے میرے دل کو یاد کرنے کی لذت سے بھر دیا اور سوچ انتہائی تیزی کے ساتھ اس کی طرف لوٹ گئی جس سے میری پہچان دور نہیں کی جا سکتی لہٰذا میں نے مدت کی تمنا کی اللہ کی قسم میرے دل میں اس محبت کی اتنی لذت ہے جتنی بادشاہ کے دل میں اس کی بادشاہت کی بھی نہ ہوگی۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تا حیات اسے میرے دل میں جمائے رکھے اور اسے میری قبر کا ساتھی بنا دے، میں اسے پہچانوں یا نہ پہچانوں حج سے واپسی تک یہی میری دعا ہے۔ پھر وہ رونے لگا، میں نے اس سے رونے کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا مجھے دعا کے قبول نہ ہونے کا خوف ہے مجھے دنیا کی تمام چیزوں میں صرف اس کی خواہش اور رغبت ہے۔

عشق کی انتہاء:

ماہرین کہتے ہیں کہ عشق کی انتہا یہ ہے کہ عاشق عشق کی تکلیف میں زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے، فرمایا: ''جس شخص کو عشق لاحق ہوا اور اس نے اسے چھپائے رکھا، پاکباز رہا اور صبر کیا پھر مر گیا تو وہ شہید ہے۔'' اسے ایک جماعت نے سوید سے روایت کیا ہے۔ [اس حدیث کی مکمل تخریج بذات خود آگے چل کر امام ابن القیم رحمہ اللہ نے کی ہے اور اس کے باطل ہونے کا حکم لگایا ہے نیز 'الداء والدواء' میں بھی اسے منکر، ضعیف اور باطل قرار دیا ہے۔]

ابوعبداللہ ابرہیم بن عرفہ نفطویہ رحمہ اللہ کہتے ہیں میں محمد بن داؤد سے ان کے مرض الموت میں ملاقات کے لئے گیا۔ میں نے عرض کیا آپ کو یہ بیماری کیسے لاحق ہوئی؟ فرمایا اس ذات کی محبت نے جسے تو جانتا ہے مجھے اس مقام پر لا کھڑا کیا ہے، میں نے کہا کہ آپ کو اس پر قدرت کے باوجود کس چیز نے فائدہ اٹھانے سے روکا؟ انہوں نے کہا نفع اٹھانے کی دو صورتیں ہیں۔ ۱۔ نظر مباح ۲۔ لذت ممنوعہ۔ نظر مباح نے مجھے اس حالت میں پہنچایا ہے اور لذت ممنوعہ نے مجھے نفع سے روکا ہے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ **من عشق و کتم و عف و صبر غفر اللہ له وادخله الجنة** امام ابوعبداللہ الحاکم فرماتے ہیں کہ میں اس روایت پر متعجب ہوں کہ اسے سوید کے سوا کسی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

نے روایت نہیں کیا۔ امام ابن القیم رحمہ اللہ مختلف اسانید سوید کے واسطہ سے نقل کرنے کے بعد آخر میں فرماتے ہیں قلت و هذا حديث باطل على رسول الله ﷺ قطعاً ولا يشبه كلامه یہ حدیث باطل ہے، رسول اللہ سے قطعا ثابت نہیں اور نہ ہی آپ کے کلام سے اس کی مشابہت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح اسانید سے چھ قسم کے شہداء کا جو ذکر کیا گیا اس میں عشق کا مقتول شہید قرار نہیں دیا گیا اور نہ ہی یہ ممکن ہے کہ قتیل عشق شہید ہو۔ بلاشبہ عاشق عشق کرنے والا عقوبت وسزا کا مستحق ہے۔ اس حدیث کو روایت کرنے کی وجہ سے حفاظ اسلام نے اس پر کلام کیا اور اس کا انکار کیا۔ [مختصراً روضة المحبين: ص ۱۷۷ تا ۱۷۹].. اس روایت کی تحقیق مزید کے لئے شیخ البانی رحمہ اللہ کی کتاب الضعیفة، رقم ۴۰۹ کا مطالعہ انتہائی ضروری ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ رقم طراز ہیں:۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ کا قول، اسلام کے حفاظ کا کلام اس انکار کے سلسلہ میں ترازو ہے۔ اس قسم کے بارے میں ان کی جانب رجوع کیا جائے جب کہ اس روایت کو کسی ایسے شخص نے صحیح بلکہ حسن بھی قرار نہیں دیا ہے جس پر فن حدیث میں اعتماد کیا جا سکے اور صحت کے لحاظ سے اس کی جانب رجوع کیا جائے جب کہ اس کی عادت میں تسامح اور تساھل نہیں ہے۔ اس نے خود کو اس وصف سے موصوف نہیں کیا نیز یہ حقیقت کافی ہے کہ ابن طاہر راوی جو تصوف کی احادیث میں سہل نگاری سے کام لیتا ہے اور چشم پوشی کرتا ہے وہ کمزور اور قوی سبھی احادیث کو ذکر کرتا ہے اس نے بھی اس کا انکار کیا ہے اور اس کے باطل ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس نے اسے اپنی کتاب تذكرة الموضوعات ص ۹۱ میں ذکر کیا ہے۔

ہاں البتہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کا انکار ممکن نہیں ہے۔ اس جانب اشارہ ہے کہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے جب کہ وہ سوید راوی کے طریق سے بھی ہے اس لئے زاد المعاد میں وارد ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ پر موقوف ہونے کے لحاظ سے اس کی صحت میں نظر ہے۔ (میں کہتا ہوں کہ ان کا کلام ہم اس سے قبل نقل کر چکے ہیں کہ یہ باطل ہے۔ (ظاھری))

امام ابن حزم ظاھری رحمہ اللہ کے بارے میں ذکر ہے ان سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص عشق کے باعث موت سے ہم کنار ہو جاتا ہے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ امام ابن حزم رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ وہ تو شہوت کا قتیل ہے اس میں عقل نہیں ہے اور نہ طاقت وقوت ہے۔ میدان عرفات میں ایک جواں سال شخص کو

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اٹھا کر لایا گیا جو چوزے کی مانند نڈھال ہو چکا تھا۔ انہوں نے دریافت کیا اس کا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا عشق کے باعث بیمار ہے اس کے بعد وہ دن کے اکثر اوقات میں عشق سے پناہ طلب کیا کرتے تھے۔ پس یہ وہ چیز ہے جو ان سے اس کے بارے میں منقول ہے اور جو چیز اس کو نمایاں کرتی ہے وہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحیح حدیث میں شہداء کا شمار کرتے ہوئے فرمایا جو شخص جہاد میں قتل ہو جاتا ہے، آگ میں جل جاتا ہے، پانی میں ڈوب جاتا ہے اور پیٹ کی بیماری (جلاب وغیرہ) میں فوت ہو جاتا ہے نفاس والی عورت کے ہاں تولد پذیر ہونے والے بچے کے سبب وہ موت سے ہم کنار ہو جاتی ہے، جو شخص نمونیہ کے مرض سے فوت ہو جاتا ہے لیکن ان میں اس شخص کا کچھ ذکر نہیں جس کو عشق موت سے ہم کنار کر دیتا ہے۔

عشق کے نقصانات:

اس عنوان کے تحت میں امام ابن الجوزی رحمہ اللہ کی مشہور و معروف کتاب ذم الہوی سے نقل کرنا چاہتا ہوں۔ عاشق حضرات عام طور پر شہوت سے اپنے نفس کو نہ بچا سکنے میں جانوروں کی حد سے بھی بڑھ گئے ہیں جب ان کی شہوت جماع پر قادر نہ ہو سکنے کی وجہ سے ادھوری رہ جاتی ہے تو یہ شہوت میں اور بگڑ جاتے ہیں اور تیز ہو جاتے ہیں اور بدکاری کی ذلت میں پھنس کر مزید ذلیل ہو جاتے ہیں جبکہ جوان قضائے شہوت کے دفعیہ پر ہی کفایت کرتا ہے اور یہ عاشق اپنی شہوت کو پورا کرنے کے لئے عقل کی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہیں۔

دین کا نقصان:

عشق کی وجہ سے دنیا اور دین کا نقصان بہت ظاہر ہے۔ دین کا نقصان تو یہ ہے کہ عاشق کا دل شروع شروع میں اپنے خالق کی فکر سے غیر متوجہ ہو جاتا ہے معرفت الہیہ، اللہ کا خوف اور حصول قرب الٰہی کا فکر نہیں رہتا اس کے بعد حرام کا جتنا ارتکاب کیا اتنا ہی وہ آخرت کے نقصان میں مبتلا ہوا اور خود کو پیدا کرنے والے اللہ تعالیٰ کی سزا کا مستوجب ٹھہرایا۔ اس طرح سے وہ جتنا اپنی خواہشات و عشقیات کے قریب ہوتا گیا اتنا ہی اپنے رب سے دور ہوتا گیا اور عاشق اپنی حد حلال میں باقی نہیں رہتا بلکہ ترقی کر کے گناہ کی حدود تک پہنچ جاتا ہے۔

دنیا کا نقصان:

دنیا میں عشق کا نقصان یہ ہے کہ دائمی غم، لگاتار فکر، وسواس، بے خوابی، کم کھانے، زیادہ جاگنے میں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

پھنسا رہتا ہے پھر یہ اعصاب پر مسلط ہو کر بدن کو پیلا، اعضاء میں رعشہ، زبان میں توتلا پن، بدن میں لاغری کو پیدا کر دیتا ہے اور رائے کو بیکار، دل کو تدبیر، مصلحت سے غائب، آنسوؤں کو لگاتار، حسرتوں کو مسلسل، چیخ و پکار کو جاری، سانس کو چھوٹا اور دل کو بجھا دیتا ہے، پھر جب دل کی کامل عشی چھا جائے تو دیوانگی ظاہر ہو جاتی ہے اور اس کو تلف ہونے کے دھانے پر لا کھڑا کرتی ہے۔ اس طرح سے کتنے عاشق ایسے گزرے ہیں جنہوں نے اس دیوانگی میں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا اور لوگوں میں اپنی قدر و منزلت کو تباہ کیا اور اکثر و بیشتر بدنی، اور حد کی سزا کو پہنچے۔ [ذم الھوی ص ۳۱۳۔۳۱۴ ملخصاً]

اب میں امام ابن الجوزی رحمہ اللہ سے آفات عشق نقل کرنا چاہتا ہوں تا کہ اس فتنہ میں مبتلا لوگ اس سے عبرت حاصل کریں اور محفوظ لوگوں کے لئے اس شر سے بچنے کے لئے مدد و معاون ہوں۔

آفات عشق:

۱۔ مرتے دم تک گونگا رہا: کسریٰ بادشاہ کا ایک دربان ایک لونڈی پر عاشق ہو گیا۔ بادشاہ نے ایک دن اس کو ڈانٹا تو اس کے اوسان خطا ہو گئے اور اس کی سمجھ میں نہ آیا کیا جواب دے، اس کو التباس ہو گیا۔ جب جواب کے لئے حاضر ہوا تو اس کی زبان توتلی ہو گئی چنانچہ وہ اسی طرح گونگا ہی ہوتا چلا گیا آخر کار بولنا چاہتا تو بول نہیں سکتا تھا۔ کسری نے اس کے علاج کے لئے طبیب جمع کئے لیکن وہ اس کا علاج کرنے سے قاصر و عاجز آ گئے اور وہ اسی حالت میں مر گیا۔ [ذم الھویٰ ص ۳۳۱]۔

۲۔ عمرو بن مناۃ الخزاعی ایک مرتبہ لیلی خزاعیہ کے پاس سے گزرا جب یہ ارا کہ کی بیوی تھی اور اپنی قوم کی عورتوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔ یہ عمرو، حسنِ گفتار اور نفیس اشعار کہنے میں مشہور و معروف تھا، اس سے عورتوں نے کہا ہمارے پاس بیٹھ کر باتیں کرو۔ وہ ان سے باتیں کرنے کے لئے بیٹھ گیا۔ اس نے لیلیٰ بنت عیینہ کو دیکھا اور اسے دل دے بیٹھا اور اس کا معاملہ عشق تک بڑھ گیا اور اس قدر بڑھ گیا کہ جب تک اس کا گھر نہ دیکھ لیتا نیند نہ آتی۔ وہ وسوسہ میں مبتلا ہو گیا عقل ضائع ہو گئی اور اس کے ذکر میں رطب اللسان رہتا اور اس کے بارے میں بہت سے اشعار کہے۔ [ذم الھویٰ ص ۳۳۲]

۳۔ عبداللہ بن ہمام کہتا ہے کہ میں کسی کام کی خاطر شہر سے باہر نکلا تو میں نے ابن اُبی مالک کو حیرہ اور کوفہ کے درمیان بیٹھے دیکھا میں نے سوال کیا تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ اس نے جواب دیا میں وہی کر رہا ہوں جو ہمارا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ساتھی کرتا تھا۔ میں نے پوچھا تمہارا ساتھی کون ہے؟ جواب دیا لیلیٰ کا عاشق بنی عامر کا مجنون۔ عبداللہ بن ہمام 144 کہتے ہیں اس کی طرف پتھر پڑا تھا اس نے مجھے مارنے کے لئے اٹھایا اور میرے پیچھے بھاگا اور اس قدر زوردار طریقے سے پھینکا کہ وہ مجھ سے بھی آگے جا گرا۔ [ذم الھوی ص: ۳۳۲]

۴۔ عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ کہتے ہیں کہ میں نے سرالعجم میں پڑھا ہے کہ جب اردشیر کی حکومت مستحکم ہوگئی اور چھوٹے چھوٹے حکمرانوں نے اس کے زیرنگوں رہنے کا اقرار کیا تو اس نے ''مَلِک سریانیہ'' کا محاصرہ کیا۔ مَلِک سریانیہ نے حضر نامی شہر میں پناہ لے رکھی تھی اور شہر کو باوجود محاصرہ کرنے کے فتح حاصل نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ اس بادشاہ کی بیٹی قلعہ کے اوپر چڑھی اور اردشیر کو دیکھ کر اس کے عشق میں مبتلا ہوگئی پھر وہاں سے اتر کر ایک تیر اٹھایا اور اس پر لکھا ''اگر تم میری یہ شرط تسلیم کرو کہ مجھ سے شادی کرو گے تو وہ راستہ دکھاتی ہوں جس کے ذریعہ تم شہر کو معمولی حیلہ اور تھوڑی سی تکلیف کے ساتھ فتح کر سکتے ہو''، پھر اس تیر کو اردشیر کی طرف پھینکا۔ اس تیر کو اردشیر نے پڑھا تو اس نے ایک تیر اٹھا کر اس پر یہ کلمات لکھے ''جس کا تم نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے میں اسے پورا کروں گا''، پھر اسے شہزادی کی طرف پھینکا تو شہزادی نے اردشیر کو وہ خفیہ راستہ بتلا دیا۔ اردشیر نے اس شہر کو فتح کر لیا اور اس طرح شہر میں داخل ہوا کہ شہر والے بے خبر تھے۔ داخل ہونے کے بعد بادشاہ کو قتل کیا، عام لوگوں کا خون بہایا اور شہزادی سے شادی کر کے ساتھ لے گیا۔ شادی کے بعد وہ ایک رات پلنگ پر سو رہی تھی لیکن اس بستر کے آرام دہ نہ ہونے کی وجہ سے نیند نہ آئی۔ اردشیر نے اس سے پوچھا تمہیں کیا تکلیف ہے، نیند کیوں نہیں آ رہی؟ اس نے کہا میرا بستر آرام دہ نہیں۔ تو انہوں نے بستر کے نیچے دیکھا تو درخت مورو کے گچھے کی ایک لٹ نظر آئی جس نے شہزادی کی جلد پر نشان ڈال دیا تھا۔ بادشاہ کو شہزادی کے جسم کی ملائمت سے بڑی حیرت ہوئی اور اس سے پوچھا تمہارا باپ تمہیں کیا غذا کھلاتا تھا۔ کہنے لگی اس کے پاس میری اکثر غذا شہد، ہڈیوں کا گودا اور مغز و مکھن ہوتی تھی۔ تو اردشیر نے اسے کہا کہ تیرے باپ سے زیادہ تیرے ساتھ کسی نے اس قدر اچھا سلوک نہیں کیا۔ اگر تو نے اپنی طرف سے اس کے احسان کا بدلہ اس کی بیٹی ہونے کی صورت میں اور حق عظیم کے باوجود اس قدر گھناؤنا دیا ہے تو میں ایسی عورت سے اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتا۔ پھر اس نے حکم دیا کہ اس کے سر کے بالوں کو تیز رفتار گھوڑے کی دم کے ساتھ باندھ کر دوڑاؤ۔ چنانچہ اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک و معاملہ کیا گیا اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر مر گئی۔ [ذم

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

44

الھویٰ: ص ۳۴۷۔۳۴۸]

عاشقوں اور معشوقوں کے بے شمار واقعات کتب میں موجود ہیں، میں اختصار کے پیش نظر انہیں نقل نہیں کر رہا۔ صرف قریب دَور کا ایک واقع نقل کرنے پر ہی اکتفا کر رہا ہوں۔

معشوق کے ہاتھوں قتل:

اکرام اللہ جان نیازی ایک معروف مسلم لیگی تھے، ۱۹۹۹ء کے آغاز میں انہیں گھر میں گھس کر موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ ظاہری طور پر دیرینہ شاخسانہ لگتا تھا لیکن میانوالی کے عوام آج بھی نیازی صاحب کا ذکر کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ایک لونڈے کے باعث نیازی صاحب جان سے چلے گئے۔ دراصل نیازی صاحب ایک خوبرو لڑکے کے گرویدہ تھے لیکن وہ کسی اور کی دسترس میں تھا۔ صرف اس کے حصول میں بات بڑھ گئی اور بالآخر نیازی صاحب کے قتل پر منتج ہوئی۔ (پارلمینٹ سے بازارِ حسن تک: ص ۳۰۷)

آخر میں ان مصائب و آفات اور ان فتنوں اور اس کی خرابیوں سے محفوظ رہنے کا طریقہ احادیث و آثار سلف صالحین سے نقل کرتا ہوں تا کہ اس پر عمل کر کے دنیا و آخرت کی تباہی و بربادی، ایمان کی خرابی، دین سے دوری، شرک و کفر و ارتداد سے محفوظ ہو سکیں۔

یہ بات یاد رکھیں کہ بدکاری کے ارتکاب میں تمام اعضاء حصہ دار بنتے ہیں اس لئے زنا کی نسبت ان کی طرف بھی کی گئی ہے اور ان میں سے سرفہرست آنکھ ہے جس سے غیر محرم کو دیکھا اور پسند کیا جاتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لا تتبع النظرة النظرة فانما لك الأولى وليست لك الآخرة) [ترمذی: ۲۷۷۷۔ مسند احمد: ص ۳۵۳/۵، ۳۵۷]

''اے علی! ایک بار نظر پڑ جانے کے بعد دوسری بار مت دیکھو کیونکہ تمہارے لئے پہلی نظر معاف ہے دوسری نہیں۔'' جس سے معلوم ہوا کہ راہ چلتے اچانک کسی نامحرم پر نظر پڑ جائے تو دوسری بار اس کی طرف دیکھنا جائز نہیں چہ جائیکہ ٹکٹکی لگا کر دیکھتا رہے۔ (اعاذنا اللہ منہ)

پہلی بار اچانک نظر پڑ جائے تو بھی فوراً نگاہ پھیر لینی چاہئے یوں نہیں کہ انسان خواہش نفس کا شکار ہو کر رہ جائے۔ چنانچہ جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: سألت رسول الله ﷺ عن نظر الفجأة فقال اصرف بصرك [مسلم ۲۱۵۹۔ ابوداؤد ۲۱۴۸۔ ترمذی ۲/ ۱۲۸] ''میں نے رسول

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اچانک نظر پڑ جانے کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنی نگاہ پھیر لو۔'' اس لئے چاہئے کہ جب کبھی نظر اچانک کسی غیر محرم پر پڑ جائے تو اس کی طرف سے فی الفور نگاہ بدل لیں۔

پہلی نظر تو معاف ہے اس کے بعد لذت نظر کے لئے یہ حرکت گناہ اور قابل گرفت ہے۔ غیر محرم بالغہ عورت کو دیکھنا تو کجا، امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو ابھی کمسن ہیں اور انہیں ابھی حیض نہیں آیا ان کی طرف دیکھنے سے بھی اجتناب کیا جائے۔ اسی طرح امام عطاء بن ابی رباح فرماتے کہ وہ لونڈیاں جو مکہ مکرمہ میں فروخت کے لئے لائی جاتی ہیں ان کو خریدنے کا ارادہ نہ ہو تو انہیں دیکھنا بھی حرام ہے۔ (بخاری مع الفتح: ص ۱۱/۷) اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہمارے اسلاف رحمہم اللہ اس مسئلے میں کس قدر محتاط تھے، مگر آج ہم کتنے بے حجاب ثابت ہوئے ہیں۔ امام علاء بن زیاد بصری رحمہ اللہ کا شمار تابعین میں ہوتا ہے، نہایت عابد و زاہد تھے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے انہیں کان ربانیا تقیا قانتاً لله بكل من خشية الله کے القاب سے یاد کیا ہے۔ [السیر، ص: ۲۰۲ جلد ۴]۔ امام عبد اللہ بن احمد نے انہیں کا یہ قول ذکر کیا ہے لاتبتع بصرك رداء المرأةِ فان النظر يجعل شهوة في القلب [كتاب الزہد ص: ۲۵۵۔ حلية الأولياء ص: ۲۴۴ جلد ۲]

اپنی نگاہ عورت کی چادر پر مت ڈالو کیونکہ یہ نظر دل میں شہوت پیدا کرتی ہے۔ زمانہ خیر القرون میں نہ بے حجابی کا دور دورہ تھا نہ ہی زیب و زینت کی نمائش کا رجحان تھا مگر اس کے باوجود امام علاء بن زیاد رحمہ اللہ کا فرمان باعث عبرت ہے۔ مگر آج کے پُرفتن دور میں جبکہ عریانی و فحاشی پورے عروج پر ہے، ان حالات میں عورتوں کا زرق برق لباس پہن کر گھر سے باہر آنا، مردوں کا ان کی طرف دیکھنا جس قدر برے انجام کا سبب بنا ہوا ہے وہ سب پر عیاں ہے۔ جس سے شیخ علاء رحمہ اللہ کے قول کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ بعض حضرات بڑی بے تکلفی سے کہتے ہیں اصل معاملہ دل کا ہے آنکھ کا نہیں۔ یوں وہ بڑی ہوشیاری سے اپنی پارسائی کا اظہار کرتے ہیں مگر یہ محض شیطانی جھانسہ ہے۔ راقم ایک مرتبہ حیدر آباد سے میر پور بذریعہ ٹرین جمعہ پڑھانے بعض دوستوں کے ساتھ جا رہا تھا۔ ٹرین میں سیٹ پر بیٹھے تھے کہ دو عورتیں بھی آ کر سامنے بیٹھ گئیں۔ ایک نے برقعہ اوڑھ رکھا تھا جبکہ دوسری نے چادر اوڑھ رکھی تھی۔ اس دوران پردہ کے موضوع پر بات چل نکلی تو چادر والی عورت جس کا چہرہ کھلا تھا اس نے فوراً کہا پردہ تو دل اور آنکھ کا ہوتا ہے چہرہ کا نہیں۔ میں نے (ظاہری) فوراً جواب دیا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اگر دل اور آنکھ کا ہی پردہ ہے تو پھر کپڑے بھی اتار دینے چاہئیں، اس پر وہ بہت زیادہ شرمندہ ہوئی۔ برقعہ والی نے بھی پہلے نقاب اتار رکھا تھا، پہن لیا، یہ بھی شرما گئی اور فوراً پردہ کرلیا۔ (الحمد للہ علی ذلك)

شیخ الطائفہ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے ایسے ہی کٹ حجت کے بارے میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایماندار کو نگاہ نیچی رکھنے کا حکم فرمایا ہے اور اسی کو ان کے لئے زیادہ پاکیزگی اور زیادہ صفائی کا باعث قرار دیا ہے مگر اس کے برعکس جو یہ کہتا ہے کہ نظر پاک صاف ہے تو وہ قرآن پاک کی تکذیب کرتا ہے۔ [غنیة الطالبین ص ۳۶ جلد ۱]

اس لئے یہ محض شیطانی وسوسہ ہے جو انسان کو لذت نظر میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ انہیں خرابیوں کو دور کرنے کے لئے اسلام نے نگاہ کی حفاظت کی تاکید کی ہے۔ سلیمان علیہ السلام نے اپنے فرزند سے کہا تھا:

امش وراء الأسد والأسود ولا تمش وراء إمراة [ذم الهوىٰ ص: ۸۱] کہ شیر اور سانپ کے پیچھے چلو مگر عورت کے پیچھے مت چلو کیونکہ شیر کے حملے اور سانپ کے ڈسنے سے جان جاتی ہے لیکن عورت کا پیچھا کرنے سے ایمان بھی جاتا ہے۔ جس طرح لکڑیوں کو آگ کا معمولی شعلہ جلا کر راکھ کر دیتا ہے اسی طرح نظر کا فتنہ دولت ایمان کو بھسم کر دیتا ہے۔ حافظ ابن جوزی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ ایک آدمی بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ اسی دوران میں اس کی نگاہ ایک خوب صورت عورت پر پڑی تو نقد دل ہار بیٹھا اور عین بیت اللہ میں چلا اٹھا:

ما كنت احسب ان الحب يعرض لى — عند الطواف ببيت الله ذى الستر
متى ابتليت فصار القلب مختبلا — من حب جارية حوراء كالقمر
ياليتنى لم أكن عاينت صورتها — لله ماذا تو خانى به بصرى

میرے وہم و گمان میں نہ تھا کہ غلاف والے بیت اللہ کے طواف کے دوران مجھے محبت سے سابقہ پیش آجائے گا یہاں تک کہ میں محبت میں مبتلا ہو گیا اور دل ایک چاند جیسی خوبصورت لڑکی کی محبت میں دیوانہ ہو گیا۔ کاش میں نے اس کی صورت نہ دیکھی ہوتی، خدارا دیکھو میری نگاہ نے کیا چیز میری مطلوب و مقصود بنا دی ہے۔

اَمرد کو دیکھنا:

نظر کے فتنے سے بچنے کے لئے غیر محرم عورت کو دیکھنا ہی ناجائز نہیں ہے بلکہ اَمرد کو دیکھنا بھی خطرہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سے خالی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے اسلاف نے اس کی طرف دیکھنے سے بھی منع کیا ہے۔ اَمرد اُس خوب صورت لڑکے کو کہتے ہیں جس کی ابھی داڑھی نہ نکلی ہو۔ عورت کی طرح اَمرد بھی فتنے کی جڑ ہے۔ لوط علیہ السلام کی قوم اس فتنے میں مبتلا ہوئی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں صفحۂ ہستی سے مٹا ڈالا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی متلذز بالمثل کے بارے میں فرمایا فاعل ومفعول دونوں کو قتل کردو۔(۱)[ترمذی، ابوداؤد، ابن حبان، مسند امام احمد ص ۱/۳۰۰] نیز آپ نے فرمایا یہ بدعمل کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہو۔[مسند احمد] حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم لوطی کے قتل پر متفق ہیں۔ تابعین کرام کے علاوہ امام احمد، امام شافعی، امام مالک، امام اسحاق، امام اُوزاعی رحمہم اللہ وغیرہ کا بھی یہی فتویٰ ہے۔ [الداء والدواء ص: ۲۴۶۔۲۴۹]۔

اَمرد کے اسی فتنے سے بچنے کے لئے سلف نے اس کی طرف دیکھنے کی بھی ممانعت فرمائی ہے بلکہ حافظ محمد بن ناصر نے امام شعبی سے مرسلاً یہ روایت بیان کی ہے کہ قبیلہ عبدقیس کا وفد جب اسلام لانے کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو ان میں ایک اَمرد بھی تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے پیچھے بٹھانے کا حکم دیا اور فرمایا کان خطیئة من مضی النظر پہلے جو گزر گئے ہیں ان کا گناہ یہی نظر تھا۔ [روضة المحبین ص: ۱۱۵] مگر یہ روایت مرسل ضعیف ہے۔ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۲) نے (ذم الھوی، ص: ۹۰) میں اسے مجالد بن سعید عن الشعبی کی سند سے ذکر کیا ہے اور مجالد ضعیف اور سلسلۂ سند مجہول ہے۔ نیز دیکھئے [الفوائد المجموعة: ص ۲۰۶ للشوکانی]

اَمرد کو مجلس میں بیٹھنے کی ممانعت پر حضرت انس اور ابوھریرۃ رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایات بھی مروی ہیں مگر ان کی اسناد ضعیف ہیں جیسا کہ العلل المتناھیة ص ۲۸۴ جلد ۲ میں اس کی تفصیل موجود ہے۔

---

(۱) ہمارے شیخ علامہ سید بدیع الدین شاہ صاحب راشدی رحمہ اللہ نے اس موضوع پر مستقل کتاب لکھی ہے اور اس میں حدیث کے تمام طرق جمع کردیئے ہیں۔

(۲) حافظ ابن الجوزی کثیر الخطاء تھے اور اس کا سبب کثرت تالیف اور قلت مراجعت وتصحیح تھا یہی وجہ ہے کہ ان سے اپنی کتب میں بہت سے اوہامات واخطاء صادر ہوئی ہیں اور رطب ویابس بھی محض اس بنیاد پر جمع کردیئے تھے کہ وہ ان کے موضوع سے متعلق ہوتا تھا۔ (اُبومحمد السِّندی)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اس لئے ہم نے انہیں قلم زد کر دیا ہے(۱)۔ البتہ بعض صحابہ و تابعین کرام اور دیگر اہل علم سے اس کی ممانعت منقول ہے۔ چنانچہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا جب تم کسی کو دیکھو کہ وہ کسی اَمرد کی طرف نظر جما کر دیکھ رہا ہے تو اسے برے عمل سے متہم سمجھو۔ امام ابراہیم نخعی فرماتے ہیں **كانوا يكرهون مجالسة أبناء الملوك وقال مجالستهم فتنه وانما هم بمنزله نساء** [ذم الهوىٰ ص: ۹۲۔ روضة المحبين ص: ۱۱۵]

کہ وہ بادشاہوں کے بیٹوں کی مجلس میں بیٹھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا ان کے پاس بیٹھنا فتنہ کا باعث ہے کیونکہ وہ عورتوں کے قائم مقام ہیں۔

امام ابراہیم نخعی جب **كانوا يكرهون** یا **كانوا يفعلون** جیسے الفاظ بولتے ہیں تو اس سے مراد ان کے شیوخ یعنی عبداللہ بن مسعود اور علی رضی اللہ عنہما کے شاگرد ہوتے تھے۔ [الصارم المنكى ص ۴۴۲ لابن عبد الهادى]۔ معلوم ہوا کہ علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے تلامذہ اَمرد کی صحبت کو مکروہ سمجھتے تھے۔ بلکہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، انہوں نے فرمایا: **ما أتى على العالم سبع ضار أخوف عليه من غلام امرد** [تلبيس ابليس، ص: ۲۶۵ لابن الجوزى]

''مجھے کسی عالم پر ایذا رساں درندے کا اس قدر خوف نہیں جتنا کہ امرد لڑکے کی طرف سے ہے۔''

اب ہم آخر میں اپنے اسلاف کے نظر کی حفاظت کے متعلق چند ایک واقعات نقل کر کے اس بحث کو ختم کر رہے ہیں کیونکہ نظر ہی اول و آخر اس فتنہ کا باعث ہے۔ اگر انسان اس پر قابو پالے تو ان شاء اللہ تعالیٰ اس فتنہ سے یقینی طور پر محفوظ رہ سکتا ہے۔ تمام تر بحث اور دلائل میں یہی بات واضح ہوتی ہے کہ اصل سبب نظر کا فتنہ ہے باقی تمام اسباب اس کی فرع ہیں۔ لہٰذا ہمیں اپنے اسلاف کی اقتداء کرنی چاہئے نیز ان کی تعلیمات اور سیرت و سوانح سے بھرپور استفادہ کرنا چاہئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے اور اس فتنہ سے محفوظ فرمائے۔ آمین ثم آمین

۱۔ عبداللہ بن ابی الھذیل رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے رفقاء کے ہمراہ ایک مریض کی

(۱) افسوس کہ حافظ ابن جوزی رحمہ اللہ نے خود اپنی روایات کو ذم الھویٰ اور تلبیس ابلیس میں بلا نکیر نقل کر دیا ہے غالباً وہ انہیں موضوع نہیں بلکہ ضعیف سمجھتے ہیں۔ الترغیب و ترہیب کے باب میں تساہل سے کام لیا ہے۔ واللہ اَعلم (ظاھری))

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

عیادت کے لئے تشریف لے گئے وہاں ان کے مصاحبوں میں سے ایک صاحب خاتون خانہ کی طرف دیکھنے لگے تو انہوں نے فرمایا: تفقأت عيناك كان خيرا لك [ألادب المفرد للبخاری، ص: ۳۳۳] کہ اس عورت کو دیکھنے کی بجائے تیری آنکھیں پھوٹ جاتیں تو یہ تمہارے لئے بہتر ہوتا۔

۲۔ شیخ الاسلام امام یحییٰ بن شرف نووی رحمہ اللہ صحیح مسلم کے شارح اور شرح المہذب کے مصنف سے کون واقف نہیں ان کے بارے میں انہی کے تلمیذ یحییٰ بن علی الصالحی کا بیان ہے کہ میں ابھی امرد تھا کہ میرے والد مجھے امام نووی رحمہ اللہ کی مجلس میں لے گئے تا کہ ان سے علم حاصل کروں۔ انہوں نے فرمایا: ''انی أری أنّ النظر فی الأمرد حرام مطلقا'' میں اَمرد کو دیکھنا مطلقاً حرام سمجھتا ہوں (اس لئے آپ کے بیٹے کو پڑھا نہیں سکتا)۔ [الدرر الکامنہ لابن حجر عسقلانی، ص: ۴۲۲، جلد ۲]

۳۔ فقیہ ابوالعباس محمد بن عبدالرحمن حمام میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ کچھ لوگ ننگے نہا رہے ہیں، انہوں نے یہ ماجرا دیکھ کر اپنی آنکھیں بند کر لیں تو ان میں سے ایک نے کہا آپ کب سے نابینا ہو گئے؟ انہوں نے برجستہ جواب دیا جب سے تم بے شرم ہو گئے ہو۔ [شعب الایمان للبیهقی، ص: ۱۶۳ ج ۶]

آج جس قدر بھی اغواء اور گینگ ریپ ہو رہے ہیں ان میں بنیادی سبب نظر کا فتنہ اور عورتوں کا بے حجاب بن ٹھن، زیب و زینت، میک اپ کر کے نیم برہنہ لباس میں گھروں سے باہر نکلنا ہے۔ اگر عورتیں شرعی پردہ شروع کر دیں اور ایسا برقع یا چادر اوڑھیں جس سے جسم کے خدوخال ظاہر نہ ہوں تو یقینی طور پر یہ فتنہ ختم ہو سکتا ہے۔ رہی سہی کسر موبائل اور نیٹ نے نکال دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری قوم اور موجودہ و آنے والی نسل کو اس برائی اور فتنہ سے محفوظ رکھے اور باحیا بنائے۔ آمین

۴۔ شیخ محمد بن عمر بن الفتوح التلمسانی بڑے خوبصورت نوجوان تھے۔ ایک روز ایک خوبصورت عورت سامنے سے گزری تو یہ اس کی طرف دیکھنے لگے۔ اس عورت نے یہ حرکت دیکھی تو کہا: إتق الله يا بن الفتوح يعلم خائنة الأعين وما تخفي الصدور۔ ''اے فتوح کے بیٹے اللہ سے ڈر، وہ آنکھ کی خیانت اور سینے کے بھید تک جانتا ہے۔'' [نیل الابتهاج علی هامش الدیباج، ص: ۲۹۲] کہتے ہیں کہ یہی بات ان کے زہد کا باعث بنی۔ گھر کو خیر آباد کہا اور علم و عمل کی زندگی اختیار کر لی۔ ویران مسجد کو تلاوت قرآن پاک سے آباد کرتے۔ ۸۱۸ء میں بخاری شریف پڑھ رہے تھے کہ طاعون کا حملہ ہوا اور اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

قصہ پارینہ کو جانے دیجئے برصغیر میں شہیدین یعنی سید احمد شہید اور سید محمد اسماعیل شہید رحمہما اللہ سے کون واقف نہیں۔ احیاء سنت اور استیصال بدعت کے ساتھ ساتھ عملاً جہاد اور نفاذ اسلام کے سلسلہ میں ان کی مساعی جمیلہ سے کون بے خبر ہے۔ عملی زندگی کا جو صور انہوں نے پھونکا اس سے قرون اولیٰ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ مولانا غلام رسول مہر نے لکھا ہے:۔

۵۔ نمازیوں کے زہد و تقویٰ سے ہر شخص متاثر تھا، ایک مرتبہ ملا کلیم اخوندزادہ نے خود گاؤں کی عورتوں کو آپس میں باتیں کرتے سنا کہ سید صاحب کے ساتھی تو خلقاً خواہشات نفس سے محروم ہیں یا اولیاء ہیں۔ پن چکیوں پر آٹا پسوانے آتے ہیں لیکن کیا مجال آج تک کسی غازی کی نگاہ عورت کی طرف اٹھی ہو۔ [سید احمد شہید، ص:۴۴۳]

۶۔ ابھی کل کی بات ہے مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی رحمہ اللہ کے علم و فضل سے سبھی واقف ہیں۔ مولانا محمد عبداللہ آف بورے والا (گورداسپوری) نے ایک بار ذکر کیا کہ جھنگ شہر کی جامع مسجد اہل حدیث میں سالانہ تبلیغی کانفرنس تھی، مولانا سیالکوٹی رحمہ اللہ بھی مدعو تھے، تقریر کے لئے سٹیج پر تشریف لائے تو خطبہ کے دوران سامنے برآمدے کی چھت پر عورتوں کو دیکھ کر پگڑی کے ایک بند کو آنکھ پر ڈال لیا اور یوں ہی پوری تقریر کی۔ تقریر سے فارغ ہو کر انتظامیہ کے ساتھ جب مجلس میں بیٹھے تو فرمایا میں جلسہ کو خراب نہیں کرنا چاہتا تھا، اس وقت عورتوں کو وہاں سے اٹھانے کا کہتا تو آپ کے لئے مشکلات کا باعث ہوتا اس کا انتظام میں نے خود ہی کر لیا۔ آئندہ عورتوں کو کہیں اور مناسب جگہ پر بٹھانے کا انتظام ہونا چاہئے۔ ان واقعات سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ آنکھ کی بے حجابی سے ہمارے اسلاف کس قدر خائف تھے اور اس بارے میں وہ کتنے محتاط تھے۔ اللھم اجعلنا منھم۔ یہ اقتباسات محقق عالمِ دین محدث شہیر مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ کی کتاب آفاتِ نظر اور ان کا علاج'' سے نقل کئے گئے ہیں۔

۷۔ میں پچھلے دنوں اپریل ہی کے مہینہ میں عارف والا میں ایک تبلیغی پروگرام کے لئے گیا تو وہاں مولانا عبدالقیوم حفظہ اللہ بن حافظ علم دین رحمہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ یہ ملاقات لوجہ اللہ ان سے کی گئی اور تقریباً ۲۸ سال بعد ہوئی۔ دوران گفتگو ہمارے استاذ و مربی، محبی و محبوبی شیخ العرب والعجم علامہ سید بدیع الدین شاہ صاحب راشدی رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ کا ذکر خیر چل نکلا تو انہوں نے اپنے قیامِ برطانیہ کے ذکر کے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

دوران بتایا کہ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ نظر پر بہت کنٹرول کرنے والے اور اس کی حفاظت کرنے والے تھے۔ بتایا کہ جب وہ دورۂ برطانیہ پر تشریف لائے تو میں بھی موجود تھا۔ بارہا میں نے مشاہدہ کیا کہ اپنی نظر کو جھکا کر رکھتے اور اگر ایسا معاملہ اچانک پیش آجاتا تو فوراً نظریں پھیر لیتے۔ موصوف عبدالقیوم صاحب بھی بہت متقی و پرہیزگار انسان ہیں۔ جن لوگوں کو اسلاف کی یادگار کہا جاسکتا ہے، ان میں سے ایک ہیں۔ برطانیہ کی شہریت حاصل کرنے کے لئے لوگ ایمان تک بیچ دیتے ہیں، داڑھی منڈوا دیتے ہیں۔ بعض لوگ یورپ کی شہریت کے لئے قادیانی بن گئے اور اسی حال میں ان کی موت واقع ہوئی جیسا کہ قصور کے ایک نوجوان کا واقعہ ہے۔

موصوف نے شہرت حاصل کرنا تو درکنار وہاں مستقل قیام کرنا بھی گوارا نہ کیا حالانکہ وہاں امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دیتے تھے، اس ماحول کو خیرباد کہہ دیا آج ایک مسجد کے مکان میں رہائش پذیر ہیں اور نہایت خوش اور مطمئن ہیں۔

۸۔ ایک شخصیت ابھی زندہ وحیات ہے انہوں نے خود اپنا واقعہ سنایا کہ ایام شباب میں ایک گلی سے گزر رہا تھا کہ سامنے سے ایک انتہائی خوبصورت عورت نظر آئی، میں نے اس پر اپنی نظر جمادی۔ اچانک مجھے اس گناہ کا خیال آیا تو میں نے اپنی نظریں جھکالیں اور استغفار کیا تو اس خوشی سے کہ میں نے اپنے آپ کو گناہ سے بچالیا، میرا دل بھر آیا اور آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ اس وقت مجھے خوف الٰہی سے جو لذت واطمینان اور خوشی حاصل ہوئی اسے میں بیان نہیں کرسکتا۔ اس دن کے بعد آج تک میں نے کسی غیر محرم عورت کو نہیں دیکھا۔(۱)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اپنی شریعت، تعلیمات اور احکامات کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع واطاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

(۱) یہاں میں اپنا تجربہ بھی share کرتا چلوں امید ہے قارئین استفادہ کریں گے، ان شاء اللہ۔ میں مولانا محمد حسین ظاہری حفظہ اللہ کا یہ مضمون (پروف ریڈنگ کے لئے) پڑھ رہا تھا اور مجھے یہ خیال بارہا آرہا تھا کہ ہم لوگوں کو شیطان کس طرح قرآن و حدیث سے دور لے جاتا ہے اور ہم، لوگوں کے ساتھ اپنا موازنہ کرکے مطمئن ہوجاتے ہیں کہ ہم بہت پارسا ہیں۔ مجھے نظر اٹھنے والے گناہ کا احساس اس شدت سے کبھی نہ ہوا تھا جتنا ظاہری صاحب کا مضمون پڑھنے کے بعد ہوا۔ اللہ تعالیٰ ظاہری صاحب کو جزائے خیر دے اور ان کے علم میں برکت عطا کرے کہ انہوں نے نہایت خوبصورتی سے اس انتہائی تواتر سے ہونے والے گناہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

کو بے نقاب کیا ہے۔ ''دل سے جو آہ نکلتی ہے اثر رکھتی ہے'' اللہ تعالیٰ سب کو تائب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قارئین! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ط ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ م بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۞ وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ ..... ۞ (النور: ۳۰۔۳۱) ''مسلمان مردوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت رکھیں۔۔۔ مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں۔۔۔'' قارئین! فانی ہستیوں کی طرف ناجائز نظر ڈالنے کے بجائے لافانی ہستی کی طرف دیکھئے۔ واللہ ہوس کی نظر سے انکار پر آپ کو ایمان کی حرارت محسوس ہوگی اور شخصیت و کردار میں نکھار کے علاوہ دین و دنیا کی عزت آپ کا مقدر بنے گی۔ اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا (بنی اسرائیل: ۳۶) ''۔۔۔ کان اور آنکھ اور دل، ان میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھ کی جانے والی ہے۔''

تمام مسلمان بہن بھائیوں سے التماس ہے کہ اپنی نظر کی حفاظت کریں کہ اسی میں بھلائی کا راز مضمر ہے۔ اللہ تعالیٰ آسانی فرمائے اور عمل کی توفیق دے۔ آمین

(مدیر مرکز الدعوۃ الاسلامیۃ)

۞۞۞

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

شیخ ابُو محمد

امجد السلفی السندھی

*خطیب جامع مسجد مروہ اہلحدیث، مسلم ٹاؤن، راولپنڈی۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

44

جذبات محبت وعشق

انسان نفسیاتی طور پر منفی ومثبت جذبات کا مرکب ہے جیسے محبت ونفرت، لیکن کبھی محبت منفی ہوتی ہے اور نفرت مثبت، مثلاً جیسے مسلمانوں سے محبت کی بجائے نفرت اور کفار سے نفرت کی جگہ محبت کی جائے۔ محبت اعتدال و احترام جیسے ملے جلے جذبات کا نام ہے۔ اسے ہر زمانے میں قابل تحسین نظروں سے دیکھا گیا ہے۔ لیکن اگر محبت میں غلو کا ارتکاب کیا جائے تو یہ عشق کی سرحدوں میں داخل ہو جاتی ہے جسے میدانِ علمی میں پذیرائی حاصل نہیں، البتہ جہلاء وشعراء کے نزدیک اسے سرمایۂ حیات قرار دیا جاتا ہے۔ یہ فرق بھی واضح رہے کہ جن ثقہ شعراء کے اشعار میں عشق کا تذکرہ ملتا ہے وہ گہری محبت سے کنایہ ہے نہ کہ عشق متداول کی غمازی کرتا ہے۔ جیسے ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمہ اللہ جیسے بلند پایہ، بیدار مغز، اُمت کے درد میں مبتلا عظیم شاعرِ اسلام کی شاعری میں لفظ ''عشق'' جسے جہلاء نے اپنے ''مخصوص معانی'' میں استعمال کرنے کی کوشش کی ہے۔ مثلاً

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے　　دہر میں اسم محمد سے اجالا کر دے

قوت عشق سے مراد شدید محبت ہے جیسا کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اہل ایمان کے بارے میں فرمایا:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (البقرة: ١٦٥)

''اور جو اہل ایمان ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے بہت شدید محبت رکھتے ہیں''۔

اسی طرح قوت عشق سے مراد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شدت محبت سے تعلق جو اتباع شریعت و سنت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے آدمی کے ایمان کی نفی فرمائی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گہری محبت نہ رکھے۔ ارشاد فرمایا:

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

(وفی روایة) مِنْ نَّفْسِهٖ (متفق علیه)

''تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے نزدیک اپنی جان، ماں باپ، اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔''

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

44

ترویج عشق کا سبب

بدقسمتی سے جہلاء اور غیر محتاط علماء کی تحریروں کی وجہ سے عوام میں محبت کے حقیقی تصور، جو کہ اطاعت وتابعداری کا نام ہے، کی جگہ عشق کی بھونڈی اصطلاح رائج ہوگئی جس کے تحت محض زبانی جمع خرچ پر ہی اکتفاء کرتے ہوئے عوام الناس غلو آمیز نظریات باطلہ میں مبتلا ہو گئے اور جنہیں وہ اپنی دانست میں ''عشق'' قرار دینے لگے جبکہ یہ سب کارفرمائی نری جہالت پر مبنی تھی۔

عشق کا لغوی مفہوم

۞ ابن منظور رحمہ اللہ لسان العرب ج ۱۰ ص: ۲۵۱ پر لکھتے ہیں:

اَلْعِشْقُ: فَرْطُ الْحُبِّ..... التَعَشُّقُ: تَكَلُّفُ الْعِشْق

یعنی محبت میں تجاوز یا تکلف اختیار کرنا عشق کہلاتا ہے۔

اِمام ابوالعباس اُحمد بن یحییٰ رحمہ اللہ سے محبت وعشق کے متعلق پوچھا گیا کہ ان میں کون سا جذبہ زیادہ قابل تعریف ہے تو فرمایا: محبت کیونکہ عشق میں حد سے تجاوز (غلّو) پایا جاتا ہے اور یہ عمل کرنے والا عاشق اسی لئے کہلاتا ہے کیونکہ وہ خواہش پرستی میں اندھا ہو جاتا ہے۔ جیسے " العشقة" یعنی سرسبز ٹہنی کو جب کاٹ ڈالیں تو وہ سوکھ کر زرد اور چور چور ہو جاتی ہے (یعنی عاشق بھی اسی طرح برباد ہو جاتا ہے)۔

۞ اُبوعمرو فرماتے ہیں کہ جب اونٹنی شدت سے چلاتی دوڑتی ہے تو وہ گر پڑتی اور ہلاک ہو جاتی ہے اور یہ عمل عشق وأبلس اور اونٹنی مبلاس کہلاتی ہے۔ (لسان العرب ملخصاً ۱۰: ۲۵۲)

محبت کا لغوی مفہوم

جبکہ محبت ان پاکیزہ جذبات کا نام ہے جو محبت کو حد اعتدال کے دائرے میں رکھنے کا باعث ہیں چنانچہ اہل علم نے محبت کے جو معنی بیان کئے ہیں ان کا جاننا بے حد ضروری ہے۔ راغب اصفہانی رحمہ اللہ ''مفردات القرآن'' میں لکھتے ہیں: محبت ایک ایسا جذبہ ہے جو انسان کے اپنے گمان کے مطابق اسے ہر بھلائی کی طرف جھکا دیتا ہے۔ (الذریعة الی مکارم الشریعة: ۳۶۳)

ابن منظور رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محبت نفرت کی ضد ہے اور اسے توڑ دیتی ہے۔ محبت کرنے والا محب کہلاتا ہے۔ (لسان العرب: ۱/۲۸۹۔۲۹۰)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محبت محبوب کی موافقت کی طرف میلان ہے بعض دفعہ اپنے حواس کے ذریعے حسن صورت یا محبوب کے فعل و ذات اور سبب فضل و کمال کے کی جاتی ہے۔ (فتح الباری ۱/۷۴)

اللہ تعالیٰ اور دنیا سے محبت کا فرق

بندے کا اللہ تعالیٰ، اس کے رسول سے اور شریعت سے محبت اسے قوی ترین جبکہ دنیا اور اس کے فوائد و خواہشات سے محبت اسے کمزور ترین بنا دیتی ہے۔ محبت طبعی و اختیاری ہوتی ہے جیسے ماں باپ کو اولاد سے اور اولاد کو ماں باپ سے طبعی محبت ہوتی ہے اور اختیاری محبت سے مراد یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کو اختیار کیا جائے اور اہل ایمان سے اسی بنیاد پر محبت ہو۔

اختیاری محبت کی مذموم شکلوں میں سے شہوت و منفعت دنیوی یا فرقوں اور ان سے متعلقہ افراد سے محبت ہے اور طبعی محبت کی مذموم شکل یہ ہے کہ اولاد و ماں باپ کا محبت میں دینی احکام کو ترک کرنا یا اہمیت نہ دینا، انفاق فی سبیل اللہ، نماز اور جہاد سے جی چرانا وغیرہ۔

عشق کی مذموم صورتیں

محبت کی محمود و مذموم صورتیں ہیں البتہ عشق کی محمود صورت مفقود ہے جبکہ اس کی مذموم صورتیں بہت زیادہ ہیں۔ دنیا سے عشق، عورتوں و اَمردوں سے عشق یا عیش و عشرت اور آسائشوں مثلاً کوٹھی بنگلہ کار وغیرہ سے عشق اور ان کے حصول کے لئے ہی جائز و ناجائز سرگرداں رہنا اور اصل مقصد حیات کو فراموش کر دینا۔

فضیلت محبت

۞ محبت کی فضیلت بہت سی آیات و احادیث سے ثابت ہے جبکہ عشق کی فضیلت میں نہ کوئی آیت ہے اور نہ ہی حدیث البتہ جو حدیث عشق کی فضیلت میں ذکر کی جاتی ہے یعنی مَنْ عَشِقَ فَكَتَمَ وَعَفَّ وَصَبَرَ فَمَاتَ فَهُوَ شَهِيدٌ ''جس نے عشق کیا پھر اسے چھپایا اور پاکدامنی و صبر پر قائم رہا اور (وصال سے پہلے ہی) اسے موت آ گئی تو وہ شہید ہے۔''

اسے ابن حبان رحمہ اللہ نے ''المجروحین'' (۳۴۹/۱) اور خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے ''تاریخ بغداد'' ۱۵۶/۵۔ ۲۵۲) اور ابن عدی رحمہ اللہ نے ''الکامل'' میں روایت کیا، سند کے شدید ضعف کی بناء پر علامہ ناصر

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

الدین الالبانی رحمہ اللہ نے اسے ''سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ'' ۱/۴۰۲ میں ذکر کر کے موضوع یعنی گھڑت قرار دیا۔ (رقم الحدیث ۴۰۹)

شیخ الاسلام امام ابن قیم رحمہ اللہ (۶۹۱ھ۔۷۵۱ھ) اس روایت کے طرق نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: یہ حدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قطعی طور پر باطل منسوب ہے، یہ آپ کے کلام کے مشابہ ہی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی صحیح حدیث میں چھ قسم کے لوگوں کو شہید قرار دیا گیا ہے۔ ان میں ''قتیل عشق'' شامل نہیں اور یہ ممکن ہی نہیں کہ عشق کی خاطر قتل ہونے والے کو شہید قرار دیا جائے جبکہ ایسی موت مرنے والا تو مستحق عقوبت (سزا) ہے (روضۃ المحبین ونزھۃ المشتاقین: ۲۶۹)۔

عشق کی رسوائیاں

عاشق عشق میں ذلیل ورسوا ہو جاتا ہے اور نہ ہونے سے ڈرتا ہے جیسا کہ ان لوگوں کا مشاہدہ کرنے والا یا ان کی تاریخ سے واقف شخص جانتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْءِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ) ''بندے کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ خود کو ذلیل کر دے۔'' (احمد: ۵/۴۰۵۔ ترمذی: ۲۲۵۴، ابن ماجہ: ۴۰۱۶)۔ اس کی سند میں علی بن زید بن جدعان ضعیف راوی ہے۔

ثمرات محبت

محبت اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے کرے تو یہ بندے کے لئے اللہ تعالیٰ کا انعام جبکہ بندہ اللہ تعالیٰ سے کرے تو یہ اس کے تقرب کا ذریعہ ہے، جبکہ نہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے عشق کرنا ذکر کیا ہے اور نہ ہی اپنے بندوں کو ہی اس صفت میں ''مبتلا'' ہونا بیان فرمایا ہے۔

بندے کی اللہ تعالیٰ سے محبت یہ ہے کہ وہ اپنی جان و مال اللہ کی راہ میں قربان کرنے سے دریغ نہ کرے، اپنے عزم و ارادے افعال و افکار صرف اللہ تعالیٰ کی رضا پانے میں صرف کرے، اپنے اوقات و صلاحیتیں، عطاء ومنع صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر ہو اور یہ تمام تقربات صرف جذبۂ محبت سے مربوط ہیں نہ کہ عشق سے کہ جس کا لغوی معنی ہی غلو واطراء اور افراط وتعدّی ہے۔

امور سیاست چلانے کا فارمولہ

راغب اُصفہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محبت اور عدل دو بنیادی اسباب ہیں جو لوگوں کے امور چلانے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

میں اہم ترین ہیں۔ اگر لوگ ایک دوسرے سے محبت سے ہی پیش آتے رہیں تو عدل سے مستغنی ہو سکتے ہیں کیونکہ محبت جامع الصفات محمودہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل علم یہ بھی کہتے ہیں کہ عدل وانصاف محبت کے پیچھے وجود میں آتے ہیں اور عدل وہیں مستعمل ہوتا ہے جہاں محبت نہ پائی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اہل ملّت کے درمیان محبت کو بطور احسان وقوع فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجۡعَلُ لَہُمُ الرَّحۡمٰنُ وُدًّا ﴿۹۶﴾ (مریم:۹۶)

''بے شک جولوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے تو عنقریب ان کے لئے رحمان (یعنی اللہ عزوجل) محبت کو (دلوں میں) جمادے گا۔'' (الذّریعۃُ اِلیٰ مکارِمِ الشَّریعۃ: ۳۶۴)

محبت کے منافی جذبات

محبت کے منافی جذبات کو بغض و جفاء، قساوت قلبی، ہجر (جدائی)، بداخلاقی، منہ پھیرنا یعنی اعراض کرنا وغیرہ سے ملقب کیا جاتا ہے جبکہ عشق کے متضاد اعمال میں ان کا ذکر مفقود ہے۔ ائمہ اللّغۃ نے عشق کے اضداد بیان نہیں کئے۔

کتاب وسنّت میں ذکر محبت

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے بارہا محبت کا تذکرہ فرمایا۔ مثلاً

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ (البقرۃ:۱۹۵) (المائدۃ:۱۳)

وَ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ (آل عمران:۱۳۴) (المائدہ:۹۳)

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُتَّقِیۡنَ (التوبۃ:۴) (آل عمران:۷۶) (التوبۃ:۷)

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُقۡسِطِیۡنَ (المائدہ:۴۲) (الممتحنۃ:۷)

لیکن کتاب وسنت میں کہیں بھی لفظ عشق وارد نہیں ہوا اور ہر ذی عقل پر یہ عیاں ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو الفاظ ادا فرمائے ہیں وہ بہت زیادہ معنی خیز، دوررس، دقیقہ نظری، حکمتوں، مصلحتوں، آداب وارشاد (ہدایت) پر مشتمل ہیں۔ پھر بھی جہلاء، کم علم وعقل گمراہ ملا اسی غیر سنجیدہ وغیر مہذب لفظ پر محض اسی وجہ سے اصرار کرتے نظر آتے ہیں کہ یہ ان کے حق میں شکم پروری کا وسیلہ ٹھہرا ہے اور ان کا روزگار اسی سے وابستہ رہ گیا ہے۔ اگر یقین نہ آئے تو نام نہاد شیوخ الاسلام اور اپنے ہی منہ سے مزعومہ غزالی دوراں، پیر

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

طریقت وشریعت اورفضول القابات کے ملبے تلے دبے جاہ وشہرت کے بھوکے ''حریص فقیروں'' کی تقریر و تحریر اوران کے طرز واردات کو دیکھ لیں، آشکار ہو جائے گا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کبھی انبیاء سے محبت کا مژدہ سناتا ہے۔(طٰہٰ:۲۹)

کبھی احسان کرنے والوں سے (البقرۃ:۱۹۵) کبھی متقین کے لئے (آل عمران:۷۶)

تو کبھی مقسطین (انصاف کرنے والوں) کے لئے (المائدۃ:۴۲) کبھی متطہرین (پاک صاف رہنے والوں) کے لئے تو کبھی صبر کرنے والوں کے لئے (البقرۃ:۲۲۲، آل عمران:۱۴۸)۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ارشادات میں ''جذبۂ محبت'' بکثرت بکھرا ہوا ہے۔فرمایا:

(آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الأَنْصَارِ) (بخاری:۳۷۸۴، مسلم:۷۵)

ایمان کی (ایک) علامت انصار (مدینہ) سے محبت کرنا (بھی) ہے۔

(إِذَا أَحَبَّ اللهُ عَبْدًا عَسَّلَهُ: فقِيْلَ: وَمَا عَسْلُهُ: قَالَ: يُوَفِّقُ لَهُ عَمَلًا صَالِحًا بَيْنَ يَدَيْ أَجَلِهِ حَتَّى يَرْضَى عَنْهُ جِيْرَانُهُ۔ أو۔ من حَوْلَهُ (أحمد وابن حبان صححه الحاكم ووافقه الذهبي)

''اللہ تعالیٰ جب اپنے بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے میٹھا کر دیتا ہے پوچھا گیا اس سے مراد کیا ہے تو فرمایا کہ اسے اپنی موت سے قبل عمل صالح کی توفیق دے دیتا ہے حتیٰ کہ اس کے اردگرد و پڑوس کے لوگ بھی اس سے راضی ہو جاتے ہیں۔''

۞ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے (إِنِّي أُحِبُّكَ) میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں (عشق عربی زبان کا ہی لفظ ہے لیکن اس میں جو قباحت ہے وہی صحابہ کرام کے جملوں میں ہی اسے استعمال کرنے سے مانع ہے)۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اِسْتَعِدَّ لِلْفَاقَةِ) ''خود کو فقر وفاقہ کے لئے تیار کر لو۔'' (رواه البزار فی مسنده وقال الهثيمی رجاله رجال الصحيح فی مجمع الزوائد ۱/۲۷۴) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک صحابی تشریف لائے اور فرمایا: اے اللہ کے رسول قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تو نے قیامت کے دن کی کیا تیاری کر رکھی ہے؟ تو وہ بولے میں نے تیاری میں کوئی بڑی کثرت سے (نفلی) نمازیں، روزے اور صدقات تو جمع نہیں کر رکھے (وَلٰكِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ) ''البتہ میں اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرتا ہوں۔'' آپ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ﷺ نے فرمایا: (أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ) ''تم انہی کے ساتھ ہو گے جن سے تم محبت کرتے ہو۔'' (صحیح بخاری: ۶۱۷۱: مسلم: ۲۶۳۹)۔ نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا:

(إِنَّ اللهَ لَيَحْمِي عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ مِنَ الدُّنْيَا وَهُوَ يُحِبُّهُ كَمَا تَحْمُونَ مَرِيضَكُمُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ تَخَافُونَ عَلَيْهِ) ''اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کو دنیا سے اسی طرح بچاتا ہے اور وہ اس سے محبت کرتا ہے جیسے تم اپنے مریض کو کھانے پینے سے اس ڈر سے بچاتے ہو (کہ بیماری کو بڑھا نہ دے)۔''

(أخرجه الحاكم في المستدرك ۴/۲۰۸ وصححه ووافقه الذهبي)

آپ ﷺ نے فرمایا: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ (ترمذی: ۲۸۱۹: وقال حسن هذا حديث)۔

''اللہ تعالیٰ یہ بات پسند کرتا ہے کہ اپنے بندے پر اپنی نعمتوں کا اثر دیکھے۔''

۞ ایک دیہاتی نے بلند آواز سے آکر پوچھا اے محمد (ﷺ)! بتاؤ کہ ایک آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے اور ان (کے درجے) تک پہنچ نہیں پاتا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا (اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ) (ترمذی: ۲۳۸۷ وقال: حسن صحیح) ''بندہ انہی کے ساتھ ہوگا جن سے وہ محبت کرتا ہے۔''

مومن کے ہتھیار

۞ اس موضوع سے متعلقہ احادیث بہت کثرت سے ہیں، چند مثالیں ہی کفایت کرنے والی ہیں۔

شیخ الاسلام أحمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۶۶۱ھ۔ ۷۲۸ھ) فرماتے ہیں: مَا حُفِظَتْ حُدُودُ اللهِ.... الخ اللہ تعالیٰ کی حدود و محارمہ کی حفاظت و پرواہ.... جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے ملاقات حالت ایمان میں خوف و امید اور محبت کے ذریعے سب سے بڑھ کر ممکن ہے یہ تینوں یعنی محبت، خوف و امید ہی وہ ہتھیار ہیں جن سے لیس ہو کر ایک مؤمن اپنی زندگی کو سب سے بڑھ کر خوشحال کر سکتا ہے۔ یہ اس کے لئے سب سے نافع ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سلوک کی بنیاد ہیں اور یہی عبودیت کی چکی کا پاٹ ہیں جس کا محور خوف و امید اور حب ہیں۔ انہی پر اعمال کی چکی کا دارومدار ہے جب دل ان تینوں سے خالی ہو جاتا ہے تو ایسا فساد واقع ہوتا ہے جس کی اصلاح تقریباً ناممکن ہے۔ ان تینوں میں جیسے جیسے ضعف آتا جاتا ہے اسی مناسبت سے ایمان بھی کمزور ہوتا چلا جاتا ہے (مجموع الفتاوی ج ۱۵۔ ۱۔۔۔ مدارج السالکین ۱۳۳/۳)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

44

حیاۃ القلوب

شیخ الاسلام امام ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اَلْمَحَبَّةُ هِيَ حَيَاةُ الْقُلُوب.... ''محبت دلوں کی حیات اور اُرواح کی غذا ہے۔'' دل میں بلا محبت کوئی لذت نہیں نہ ہی نعمتوں کا تصور و فلاح اور نہ ہی زندگی بغیر محبت ممکن ہے۔ جب دل سے محبت مفقود ہو جائے تو اس کا درد اس آنکھ کے درد سے بڑھ کر ہوتا ہے جو اپنی روشنی کھو دے اور اس کان کے درد سے بڑھ کر جو سماعت سے محروم ہو جائے اور اس ناک سے جو سونگھنے کی صلاحیت کھو بیٹھے اور اس زبان سے بڑھ کر جو چکھنے کے قابل نہ رہے بلکہ فساد قلب ان سب سے بڑھ کر ہے جبکہ اس میں سے اپنے خالق و پروردگار کی محبت نکل جائے اور یہ فساد جسم کی بلا روح حالت سے بڑھ کر مفسد ہے۔ (الجواب الكافي: ٢٨٢۔٢٨٣)۔

مذمت عشق

عشق تجربہ کار، سن رسیدہ، پختہ عمر کے لوگوں میں مفقود جبکہ حدیث السِّن (نوجوانی) میں عموماً ہوتا ہے اور اس کا بنیادی سبب اس عمر کی کم عقلی ہوتی ہے۔ اگر عشق کی کوئی تکریم و تشریف ہوتی تو ایسی ناپختہ عقول میں اس کا زیادہ ظہور نہ ہوتا۔ اگر عشق کسی شرعی دلیل و نص سے مستدل ہوتا تو پختہ عمر، کامل العقل لوگوں میں ہی یہ وبا پائی جاتی اور یہ بات بھی معلوم ہے کہ پختگی عقل کا تعلق پختگی دین سے ہے اور اتمام عقل اتمام دین پر موقوف و لازم ہے۔ جیسا کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: (لَا يُتِمُّ دِيْنُ الرَّجُلِ حَتّٰى يُتِمَّ عَقْلُه) (ذم الهوى: ص:٩ كتاب العقل لابن أبى الدنيا: ص:١٧ ـ ابن حبان فى روضة العقلاء ص: ١٩ ـ بهجة المجالس: ١/ ٥٤٣ ـ العقدالفريد ٢/ ٢٤٧ ـ روضة المحبين لابن القيم: ١٦) ''بندے کا دین اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ اس کی عقل مکمل نہ ہو جائے۔'' یعنی شریعت عقلمندوں پر مطلق ہے نہ کہ اس کا اطلاق دیوانوں پر ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ، عَنِ الْمَجْنُونِ الْمَغْلُوبِ عَلٰى عَقْلِهِ وَعَنِ النائِمِ حتّٰى يَسْتَيْقِظَ وعَنِ الصَّبِي حتّٰى تَحْتَلِمَ) (سنن الدارقطنی (٣٢٦٧) ٤/ ١٦٤)

''تین (قسم کے) لوگوں پر سے قلم اٹھا لیا گیا ہے۔ ایسے دیوانے سے جس کی عقل پر دیوانگی غالب ہو، سویا ہوا حتیٰ کہ جاگ اٹھے اور بچے پر سے حتیٰ کہ بالغ ہو جائے۔'' (سنن الكبرى للبيهقي:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

(۸۳۰۷) ۴/۴۴۸) (صحیح ابن حبان (۱۴۲) (۱/۳۵۵) و سندہ صحیح) اور نوجوانوں میں عشق جیسا پست جذبہ اس وجہ سے بھی زیادہ پایا جاتا ہے کہ جوانی کو دیوانگی کی ایک شاخ قرار دیا گیا ہے اور ایسا تغلیباً ہے نہ کہ اس کا اطلاق ہر جوان پر ہو۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (اَلشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْجُنُوْنِ) (مصنف ابن ابی شیبۃ (۳۴۵۲) جلد ۷/۱۰۶) (بیہقی فی "دلائل النبوۃ وسندہ ضعیف ضَعَّفَهُ الألبانی فی "ضعیف الجامع الصغیر (۱۲۳۹) ۱/۱۷۸) "جوانی دیوانگی کی ایک شاخ ہے"۔ البتہ احادیث میں عالم جوانی میں عبادت گزاری پر فضیلت وارد ہوئی ہے (شَابٌّ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللهِ) (صحیح بخاری: ۶۶۰: صحیح مسلم: ۱۰۳۱) "عرش کے سائے یوم محشر جو سات قسم کے خوش نصیب ہوں گے ان میں وہ نوجوان (بھی ہیں) جن کی پرورش اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئی۔"

عشق و محبت میں فرق

محبت عقل کے تابع جبکہ عشق جنون کے تابع رہتا ہے اور عشق کے خرافات ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے اور اس کی مثال یہ ہے کہ شوہر کو بیوی سے محبت ہوتی ہے اور یہ محبت اسے عبادت، طلب معاش، ماں، باپ، بہن بھائیوں سے حسن سلوک و تعلق سے نہیں روکتی بلکہ وہ تمام احساسات و جذبات اور رشتوں کا احترام کرتے ہوئے زندگی گزارتا رہتا ہے۔ جبکہ عشق کے "خبط" میں مبتلا کے نزدیک نہ قرابت پدری و مادری کی کوئی حیثیت اور نہ ان کے حقوق کی پاسداری ہوتی ہے نہ عبادت و ریاضت نہ طلب معاش و معاشرت نہ اخوت و برادری سے کوئی تعلق باقی رہ جاتا ہے بس ایک ہی دھن سوار ہوتی ہے جو اس کے عقل و خرد کو ڈھانپ کر اسے مجنوں بنا دیتی ہے۔ ایسا شخص عقل سے خالی برتن ہوتا ہے اور یہ اس کی بربادی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (قَدْ اَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ اللهُ لَهُ عَقْلًا (ذمّ الهوی: روضة المحبین: ۱۳)

"وہ شخص فلاح پا گیا جسے اللہ تعالیٰ نے عقل سے نواز دیا۔"

عاشق خیر و شر کی تمیز کھو بیٹھتا ہے جبکہ محب صاحب تمیز ہی رہتا ہے، بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (لَيْسَ الْعَاقِلُ الَّذِي يَعْرِفُ الْخَيْرَ مِنَ الشَّرِّ وَلَكِنَّهُ الَّذِي يَعْرِفُ خَيْرَ الشَّرَّيْنِ) (العقد الفرید (۲/۲۴۶) ذمّ الهوی: ۷) عُیون الأخبار لابن قتیبة: (۱/۲۸۰) ابن ابی الدنیا فی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

کتاب العقل (۲۷۔۲۸) حلیۃ الأولیاء: (۸/۳۳۹) ''عقلند وہ نہیں جو شر کے مقابل خیر کو پہچان لے بلکہ وہ ہے جو دو (۲) شروں میں سے بہتر (چھوٹی برائی) کو پہچان لے۔''

محبت فطری و اختیاری جبکہ عشق غیر فطری و اضطراری ہوتا ہے اور عاشق اپنے نفس پر بے اختیار ہوتا ہے جبکہ محبت کرنے والا مکمل ہوش وحواس رکھتے ہوئے با اختیار ہوتا ہے۔

رشتۂ ازواج۔ رشتۂ محبت

اسلام میں مرد وعورت کے درمیان بھی ''رشتہ عشق'' استوار کرنے کی اجازت نہیں کیونکہ شریعت میں رشتہ محبت کی ترغیب وترویج ہے جو چوری چھپے ملاپ کی بجائے علانیہ نکاح کی صورت میں واقع ہوتا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: (وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ) (المائدۃ: ۵) ''چوری چھپے آشنائی نہ پکڑو۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (لَمْ يَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلُ النِّكَاحِ) ''دو محبت کرنے والوں کے بیچ (ملاپ کے لئے) نکاح کے سوا اور کوئی سبیل نہیں۔''

اور ایسا تبھی ممکن ہے جب کہ نکاح جیسے مقدس بندھن میں اولیاء (سرپرستوں) کی اجازت ومطلع ہونا واضح وضروری ہے۔ جب میاں بیوی کے فطری تعلق محبت ومودت جس کے دواعی شہوت ورغبت ہیں، ان میں بھی تعلق عشق پسندیدہ نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی شدہ جوڑے کے آپس میں تعلق کو بھی محبت جیسے پاکیزہ لفظ سے ذکر فرمایا ہے۔ تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ عشق جیسے ناپسندیدہ لفظ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مطہرہ کے ساتھ منسوب کیا جائے اور عاشقِ رسول ہونے کے دعوے ومقابلے شروع ہو جائیں۔

مغالات عشق کی ایک مثال

عشق کے مغالات سے تعلق کی ایک دلیل یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر مصر کی زنان شہوت پرست کا اپنے ہاتھ کاٹ ڈالنا بھی ہے اور ظاہر ہے کہ اگر انہیں صرف محبت ہوتی تو ایسا خلافِ شرع عمل نہ کرتیں یعنی خود کو ایذا پہنچانا جو کہ عقل ونقل (شریعت) کے خلاف تھا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عاشق حالت سُکر (نشہ) میں ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ زنان مصر نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور انہیں اس بات کا احساس تک نہ ہوا۔ یہی ''سُکر عشق'' ہے جو ممنوع وحرام ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اہل ایمان میں فحاشی پھیلانے والوں کی مذمت کی ہے: إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ (النور:۱۹) 44

''جولوگ اہل ایمان میں فحاشی پھیلا ناپسند کرتے ہیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔''

عاشق بدکاری کی راہ پر

اور فحاشی سے مراد بدکاری ہے جو عموماً خفیہ آشنائی اور عشق معشوقی پر منتج ہوتی ہے اور اس کے برخلاف محبت جیسے پاکیزہ جذبے میں زیادہ سے زیادہ کسی عورت سے نکاح کرنے سے پہلے اسے دیکھنا ہے جو دواعی نکاح میں سے ہے اور یہ عمل بھی تنہائی میں نہیں بلکہ دونوں اطراف کے سرپرستوں کی موجودگی میں ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اِذَا اَرَادَ أَحَدُكُم خِطْبَةَ إِمْرأَةٍ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَا يَدْعُوهُ اِلٰى نِكَاحِهَا فَاِنَّهُ اَحْرٰى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَهُمَا) (أحمد: ۳/۳۳۴۔۳۶۰) (أبوداؤد: ۲۰۸۲) (حاکم فی ''المستدرک'' ۲/۱۶۵) والبیھقی فی ''السنن الکبری'' ۷/۸۴) وسندہٗ حسن)

''جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو منگنی کا پیغام بھیجے تو اسے چاہئے کہ وہ اسے دیکھ لے جو کہ نکاح کی رغبت اور آپس کی ہمیشہ محبت کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔''

اور مخطوبہ کو دیکھنے کا حکم اس کی دلیل ہے کہ مرد و عورت آزادانہ میل جول نہ رکھتے ہوں اور اسلامی معاشرے میں نہ ہی اختلاط مرد و زن کی اجازت ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ خصوصی طور پر نکاح سے پہلے مخطوبہ کو دیکھ لینے کی اجازت و حکم ہے۔

عشق کے نام پر غلو آمیز طرز اعمال

عقل و خرد اور تقاضائے شریعت معیار محبت پر منطبق ہوتے ہیں نہ کہ غلبۂ عشق و جنون پر اور جب ایسا ہے تو شارع علیہ السلام سے تعلق عشق کیونکر ممکن ہے اور پھر اسی پر بس نہیں بلکہ دائرہ عشق وسیع تر کرتے ہوئے ہر کس و ناکس کے حق میں لازم ٹھہرالیا جاتا ہے اور عشق کی ''آڑ'' میں ہر قسم کی ماورائے شریعت ''جہالت'' کو محض ''عشق'' کی تصویر قرار دیا جاتا ہے اور جن ہستیوں سے یہ غالی جذبہ مربوط ہوتا ہے ان کے بارے میں غلو آمیز عقائد گھڑ لیے جاتے ہیں جن کی شرعی طور پر غبارِ مشت جیسی حیثیت بھی نہیں ہوتی چہ جائیکہ ان عقائد و خرافات کو ''سرمایۂ افتخار'' اور جانے کون کون سے ''القابات'' سے نوازا جاتا ہے اور اس آتش ضلالت کو بھڑکانے کا زیادہ سامان جاہل شعراء، غالی مُلّا، متعصب صوفی اور منہ پھٹ قوال و نعت گو کرتے ہیں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

جن کی ساری کارگزاریاں سادہ لوح بیوقوف عوام کو حق کے راستے سے دور ہی رکھتی ہیں کیونکہ یہ تمام لوگ شیطانی مزامیر سے لیس ہو کر جب جہلاء کے عقائد پر حملہ آور ہوتے ہیں تو یہ علم سے کورے عوام عشق کے نام پر گمراہی وضلالت کے خریدار بن جاتے ہیں۔

(أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدٰى) ۞ (البقرة ١٦)

''یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت کے بدلے گمراہی خریدتے ہیں۔''

یعنی شریعت جو علم اتباع اور محبت الٰہی اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہے، کو چھوڑ کر ضلالت و جہالت وابتداع اور عشق خرافی کو اختیار کر لیتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں سچی اتباع اور محبت شریعت مرحمت فرمائے۔ (آمین)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ریحان معظم قریشی ہاشمی

* خطیب اہلحدیث، بہاولپور زون
* مدیر العام الہاشمی وقف الخیریہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

44

آخر کیا وجہ ہے کہ بیٹا ماں سے کبھی یہ نہیں کہتا کہ اماں مجھے تجھ سے عشق ہو گیا ہے۔ ایسے ہی بھائی بہن سے، بھتیجا پھوپھی سے، بھانجا خالہ سے کبھی نہیں کہتا کہ میں تمہارا عاشق ہوں۔ آخر کیوں ....؟ کیوں....؟ کیا وجہ ہے؟ ذرا دماغ پر زور ڈالنے سے بات سمجھ آتی ہے کہ عشق کا لفظ Bad Sense میں استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے پاکیزہ رشتہ کے لئے لفظ ''عشق'' نہیں بولا جاتا۔ اور حقیقت یہی ہے۔ الجنون فنون والعشق فن منهم یعنی دیوانگی کی کئی اقسام ہیں اور عشق ان میں سے ایک قسم ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنی کتاب "العبودیة" میں لفظ عشق کے لئے اشعار لائے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ یہ کن معنی میں مستعمل ہے۔

سکران سکر هوی و سکر مدامة متی افاته من له سکران

''میری مستی کا سبب دو نشے ہیں ایک نشہ عشق اور دوسرا نشہ شراب'' اور ایسے شخص کو کیسے افاقہ ہو سکتا ہے جسے دوہرا نشہ ہو۔

قالوا جنت بمن تهوی فقلت لهم العشق اعظم مما بالمجانین

لوگوں نے کہا تو اپنے محبوب کی وجہ سے پاگل ہو گیا ہے۔ میں نے کہا جو کچھ پاگلوں کو ہوتا ہے عشق اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔

العشق لا یستفیق الدهر صاحبه واما یصرع المجنون فی حین

عشق وہ آفت ہے کہ اس کے بیمار کو کبھی افاقہ نہیں ہوتا جب کہ پاگل پر گھڑی بھر کے لئے دورہ پڑتا ہے پھر وہ ٹھیک ہو جاتا ہے۔

کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے یا اللہ کے دیگر نیک بندوں کے لئے یہ بازاری اور غیر پاکیزہ لفظ ''عشق'' استعمال کریں اور خود اپنے کو عاشق رسول کہیں۔ جبکہ اپنے محرم رشتوں کے لئے یہ لفظ بولنا ہم اسی رشتے کی تذلیل سمجھتے ہیں۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں پاکیزہ تعلق کے لئے پاکیزہ لفظ محبت ہی بیان فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ط وَ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ط وَ لَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ۞ (البقرة: ۱۶۵)

''اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو دوسروں کو اللہ کا شریک بنا کر ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی محبت اللہ سے ہونی چاہئے اور ایمان والے، اللہ سے شدید محبت کرتے ہیں۔ کاش ان ظالموں (مشرکوں) کو آج وہ بات سمجھ میں آجائے جو انہیں اللہ کے عذاب کو دیکھ کر آئے گی کہ واقعی تمام طاقت صرف اللہ کے پاس ہے اور یقیناً اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔''

فرمان الٰہی ہے: فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗ ۞ (المائدة: ۵۴) ''اللہ تعالیٰ عنقریب ایسے لوگ لائے گا جو اس سے محبت کریں گے اور وہ ان سے محبت کرے گا۔''

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ِۨ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ط وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۞ (التوبة: ۲۴)

''(اے نبی ﷺ) آپ کہہ دیجئے کہ تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہارے خاندان، تمہارے کمائے ہوئے مال، وہ تجارت جس کے نقصان سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو اگر یہ سب تمہیں اللہ، اس کے رسول اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو تم انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم (عذاب) لے آئے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

حدیث قدسی میں پاکیزہ تعلق کے لئے لفظ ''محبت'' کا استعمال

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ (ان الله اذا احب عبدا دعا جبرئيل فقال: انی احب فلانا فاحبه، قال: فيحبه جبرئيل، ثم ينادی فی السماء فيقول: ان الله يحب فلانا فاحبوه، فيحبه اهل السماء ثم يوضع له القبول فی الارض اذا بغض عبدا دعا جبرئيل فيقول: انی ابغض فلانا بغضه، قال: فيبغضه جبرئيل،

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ثم ینادی فی اھل السماء: ان اللہ یبغض فلانا فابغضوہ۔ قال فیبغضونہ، ثم یوضع لہ البغضاء فی الارض) (رواہ مسلم ۲۶۳۷/۱۵۷)[44]

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو وہ جبریل علیہ السلام کو بلا کر فرماتا ہے: ''بے شک میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو، فرمایا: جبریل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں، پھر وہ آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں: بے شک اللہ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے۔ لہٰذا تم اس سے محبت کرو، پس آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں، پھر زمین والوں کے دلوں میں اس کی مقبولیت پیدا کر دی جاتی ہے، اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بغض رکھتا ہے تو وہ جبریل علیہ السلام کو بلا کر فرماتا ہے: بے شک میں فلاں شخص سے بغض رکھتا ہوں لہٰذا تم بھی اس سے بغض رکھو، جبریل علیہ السلام اس سے بغض رکھتے ہیں، پھر وہ آسمان والوں میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ فلاں شخص سے بغض رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے بغض رکھو، فرمایا: وہ اس سے بغض رکھتے ہیں، پھر زمین والوں کے دلوں میں اس کے لئے بغض پیدا کر دیا جاتا ہے۔''

دوسری حدیث قدسی: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: (ان اللہ یقول یوم القیمۃ: این المتحابون بجلالی؟ الیوم اظلھم فی ظلی یوم لاظل الا ظلی) (رواہ مسلم ۲۵۶۶/۳۷)

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ روز قیامت فرمائے گا: ''میری عظمت و تعظیم کی خاطر باہم محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ میں آج ان کو اپنے سائے میں جگہ دوں گا، اس دن میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں۔''

پاکیزہ تعلق کے لئے اللہ تعالیٰ، بندے اور فرشتے کا لفظ محبت استعمال کرنا:

عن ابی ھریرۃ: عن النبی ﷺ: ((ان رجلا اخاہ فی قریۃ اخری، فارصد اللہ لہ علی مدرجتہ ملکا قال: این ترید؟ قال ارید اخالی فی ھذہ القریۃ، قال: ھل لك علیہ من نعمۃ تربھا؟ قال: لا، غیر انی احببتہ فی اللہ، قال: فانی رسول اللہ الیك بان اللہ قد

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

44

أحبك كما احببته فيه)) (رواه مسلم ٢٥٦٧/٣٨)

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی کسی دوسری بستی میں اپنے کسی (مسلمان) بھائی کی زیارت کے لئے گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ بٹھا دیا جو اس کے انتظار میں تھا، (جب وہ اس فرشتے کے پاس سے گزرا تو) اس نے کہا: کہاں کا ارادہ ہے؟ اس آدمی نے کہا: میں اس بستی میں اپنے ایک (مسلمان) بھائی سے ملنے جا رہا ہوں۔ اس نے پوچھا: کیا اس کا تم پر کوئی احسان ہے جس کا بدلہ تم چکانے جا رہے ہو؟ اس نے کہا: اس کے علاوہ اور کوئی وجہ نہیں کہ میں اس سے اللہ کی خاطر محبت کرتا ہوں۔ اس (فرشتے) نے کہا: میں اللہ کی طرف سے تمہارے پاس پیغام لے کر آیا ہوں کہ جس طرح تم اللہ کی خاطر اس شخص سے محبت کرتے ہو ویسے ہی اللہ تم سے محبت کرتا ہے۔

مزید احادیث ملاحظہ فرمائیں:

عن انس رضی الله عنه أن رجلا من اهل البادية أتى النبى ﷺ فقال: يا رسول الله! متى الساعة قائمة؟ قال ((ويلك! وما اعددت لها؟)) قال: ما اعددت لها إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ۔ قال: ((انت مع من احببت)) قال انس رضی الله عنه: فما رأيت المسلمين فرحوا بشى بعد الاسلام فرحهم بها۔ متفق عليه (رواه البخارى (٦١٦٧) مسلم (١٦١/٢٦٣٩)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے، تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کیا: میری تیاری صرف یہی ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت رکھتا ہے۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے مسلمانوں کو اسلام قبول کرنے کے بعد اس بات سے زیادہ کسی اور چیز سے خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔

عن معاذ بن جبل رضی الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((قال الله تعالىٰ: وجبت محبتى للمتحابين فى، والمتجالسين فى، والمتزاورين فى، والمتباذلين فى)) رواه مالك وفى رواية الترمذى قال: ((يقول الله تعالىٰ: المتحابون فى جلالى لهم منابر

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

من نور یغبطهم النبیون والشهداء)) صحیح، راوہ مالک فی الموطا (۹۵۳۔۹۵۴ ح ۱۹۸۴۳) والترمذی (۲۳۹۰ وقال: حسن صحیح)

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''ان لوگوں کے لئے جو میری خاطر باہم محبت کرتے ہیں، میری خاطر باہم ملاقاتیں کرتے ہیں اور میری خاطر ہی ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں، میری محبت واجب ہوگئی۔'' مالک اور ترمذی کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میری جلالت وعظمت کی خاطر باہم محبت کرنے والوں کے لئے نور کے منبر ہیں، ان پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔''

اللہ تعالیٰ کی شریعت کی وجہ سے باہمی تعلق کی شان اور اس کے لئے بھی لفظ محبت کا استعمال ہونا:

عن عمر رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ ((ان من عبد الله لا ناسا ماهم بانبیاء ولا شهداء یغبطهم الانبیاء والشهداء یوم القیمة بمكانهم من الله) قالو: یا رسول الله ﷺ ! تخبرنا من هم ؟قال: ((هم قوم تحابوا بروح الله، علی غیر أرحام بینهم، ولا اموال یتعاطونها، فوالله! ان وجوهم لنور، وانهم لعلیٰ نور ، لا یخافون اذا خاف الناس ولا یحزنون اذا حزن الناس)) وقرأهذه الایة: (الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون 0 (یونس:۶۲) (صحیح)، رواہ ابو داؤد (۳۵۲۷)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو نہ تو انبیاء ہیں اور نہ شہداء لیکن روز قیامت اللہ کے ہاں ان کے مقام ومرتبہ پر انبیاء اور شہدا رشک کریں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بتائیں کہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ ہیں جو آپس میں نہ کسی رشتے ناتے کی وجہ سے محبت کرتے ہیں نہ کسی مالی شراکت کی بناء پر بلکہ وہ محض اللہ کے حکم اور قرآنی اتباع میں باہم محبت کرتے اور لین دین کرتے ہیں، اللہ کی قسم !ان کے چہرے چمکتے ہوں گے اور وہ نور (کے منبروں) پر ہوں گے، اور جب دیگر لوگ خوف میں مبتلا ہوں گے تو وہ خوف زدہ نہیں ہوں گے اور جب دیگر لوگ غم کا شکار ہوں گے تو وہ غم زدہ نہیں ہوں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: سن لو! بے شک اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اس حدیث میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی سے پاکیزہ تعلق پر لفظ محبت بیان فرمایا:44

عن المقداد بن معدیکرب رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال: ((اذا احب الرجل اخاہ فلیخبرہ انہ یحبہ)) اسنادہ صحیح رواہ ابو داؤد (۵۱۲۴)، والترمذی (۲۳۹۲) صححہ أحمد شاکر

سیدنا مقداد بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی اپنے (مسلمان) بھائی سے محبت کرے تو وہ اسے بتائے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔

عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ: قال رسول اللہ ﷺ ((ما احب عبداً للہ إلّا أکرم ربہ عزو جل)) اسناد حسن، رواہ احمد (۵/۲۵۹ ح ۲۲۵۸۲، نسخہ محققۃ: ۲۲۲۲۹)

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر کسی شخص سے محبت کرتا ہے تو وہ اپنے رب عزوجل کی تکریم کرتا ہے۔

عن سعد رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ :((ان یحب العبد التقی الغنی الخفی)) راوہ مسلم (۱۱/۲۹۶۵)

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ایسے پرہیزگار سے محبت کرتا ہے جو لوگوں سے بے پرواہ ہو، گمنام ہو۔

عن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ بعثہ علی جیش ذات السلاسل، قال فاتیتہ، فقلت ای الناس احب الیک؟ قال: ((عائشۃ)) قلت: من الرجال؟ قال: (ابوھا) قلت: ثم من؟ قال: ((عمر)) فعد رجالا، فسکت مخافۃ ان یجعلنی فی اخرھم متفق علیہ۔ (رواہ البخاری (۳۶۵۹) ومسلم (۱۰/۲۳۸۶)

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں غزوہ ذات السلاسل میں ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا، وہ بیان کرتے ہیں، میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ کس سے محبت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے۔ میں نے عرض کیا: مردوں میں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) سے، میں نے عرض کیا: پھر کس سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عمر (رضی اللہ عنہ) سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئی آدمی گنے (کہ اس کے بعد فلاں، پھر فلاں.....) پھر میں اس اندیشے کے پیش نظر کہ آپ مجھے ان میں سے سب سے آخر میں نہ لے جائیں، میں خاموش ہو گیا۔

عن عمر رضی اللہ عنہ قال: ابوبکر رضی اللہ عنہ سیدنا و خیرنا واحبنا الی رسول اللہ ﷺ صحیح، رواہ الترمذی (۳۶۵۶) (واصلہ البخاری (۳۶۶۸)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں، ہم سے بہتر ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم سب سے زیادہ محبوب ہیں۔

عن زربن حبیش قال: قال علی رضی اللہ عنہ والذی فلق الحبة وبراء النسمة! انہ لعھد النبی الامی ﷺ إلّی: أن لا یحبنی الا مومن، ولا یبغضنی الا منافق۔ رواہ مسلم (۱۳۱/۷۸)

سیدنا زربن حُبیش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے دانے کو اگایا اور ہر ذی روح کو پیدا فرمایا! نبی اُمّی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے عہد دیا کہ مومن شخص ہی مجھ سے محبت کرے گا اور صرف منافق شخص ہی مجھ سے دشمنی رکھے گا۔

عن سھل بن سعد رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال یوم خیبر: ((لا عطین ھذہ الرایة غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ، یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ و رسولہ)) فلما اصبح الناس غدوا علی رسول اللہ ﷺ کلھم یرجون یعطاھا فقال: ((این علی بن ابی طالب؟) فقالوا۔ ھو یا رسول اللہ ﷺ! یشتکی عینیہ، قال ((فارسلوا الیہ)۔ فاتی بہ قبصق رسول اللہ ﷺ فی عینیہ خبرأ حتی کأن لّم یکن بہ وجع فاعطاہ الرایة فقال علی: یا رسول اللہ ﷺ! اقاتلھم حتی یکونوا مثلنا؟ قال: ((انفذ علی رسلك حتی تنزل بساحتھم ثم ادعھم الی الاسلام واخبرھم بما یجب علیھم من حق اللہ فیہ فو اللہ لان یھدی اللہ بك رجلا واحدا خیر لك من ان یکون لك حمر النعم۔ (متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۰۰۹) ومسلم (۳۴/۲۴۰۶)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر فرمایا: میں کل ایک ایسے شخص کو علمِ جہاد عطا کروں گا کہ جس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے، وہ شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسے محبوب رکھتے ہیں۔ چنانچہ جب صبح ہوئی تو تمام لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ سب پر امید تھے کہ وہ (جھنڈا) انہیں عطا کیا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی (رضی اللہ عنہ) ابن طالب کہاں ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انہیں بلاؤ، وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب مبارک لگایا تو وہ ایسے شفایاب ہوئے کہ گویا انہیں کوئی تکلیف تھی ہی نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علم انہیں عطا فرمایا تو علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا میں ان سے لڑتا رہوں حتیٰ کہ وہ ہمارے جیسے (یعنی مسلمان) ہو جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یونہی چلتے رہو حتیٰ کہ تم ان کے میدان میں اترو، پھر انہیں اسلام کی دعوت پیش کرو اور انہیں بتاؤ کہ اللہ کے کیا حقوق ان پر واجب ہیں، اللہ کی قسم! اگر تمہارے ذریعے اللہ تعالیٰ کسی ایک آدمی کو ہدایت عطا فرما دے تو وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: خربعت مع رسول الله ﷺ فی طائفة من النهار حتیٰ اتیٰ خباء فاطمة فقال: (اثم لكع اثم لكع؟) يعنی حسنا فلم يلبث ان جاء يسعیٰ، حتیٰ اعتنق كل واحد منهما صاحبه، فقال رسول الله ﷺ ((اللهم انی احبه فاحبه، واحب من يحبه)) (متفق عليه رواه البخاری (۲۱۲۲) و مسلم (۲۴۲۱/۵۷)

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دن کے کسی حصے میں مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوا حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا یہاں چھوٹا بچہ ہے کیا یہاں چھوٹا بچہ حسن ہے؟ تھوڑی دیر گزری تھی کہ وہ دوڑتے ہوئے آئے، حتیٰ کہ ان دونوں نے ایک دوسرے کو گلے لگایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! بے شک میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے اور اس سے محبت رکھنے والے سے محبت فرما۔''

عن اسامة بن زيد رضی الله عنه النبی ﷺ انه كان ياخذه والحسن، فيقول:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

((اللهم احبهما فانی احبهما)) رواه البخاری (۳۷۳۵) والروایة الثانیة، رواها البخاری (۶۰۰۳) 44

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ مجھے اور حسن رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر فرماتے: اے اللہ! ان سے محبت فرما کیونکہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں۔

عن عبد الله بن عمر رضی الله ان رسول بعث بعثا وامر علیهم اسامة بن زید فطعن بعض الناس فی إمارته، فقال رسول الله ﷺ: ((ان کنتم تطعنون فی امارته فقد کنتم تطعنون فی إمارة ابیه من قبل وأیم الله! ان کان لخلیقًا للإمارة وان کان لمن احب الناس إلّی وان هذا لمن احب الناس الی بعده)) متفق علیه۔ رواة البخاری (۲۶۲۷) ومسلم (۲۴۲۶/۶۳)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تو اس پر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا کچھ لوگوں نے ان کی امارت پر اعتراض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اس کی امارت پر اعتراض کرتے ہو تو تم اس سے پہلے اس کے والد کی امارت کے بارے میں بھی اعتراض کر چکے ہو۔ اللہ کی قسم! بلاشبہ وہ امارت کے زیادہ لائق تھا اور وہ تمام لوگوں سے مجھے زیادہ محبوب تھا اور اس کے بعد یہ بھی مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔

عن اسامة بن زید رضی الله عنه قال: طرقت النبی ﷺ ذات لیلة فی بعض الحاجة مخرج النبی ﷺ وهو مشتمل علی شیء لاادری ماهو، فلما فرغت من حاجتی قلت: ماهذا الذی انت مشتمل علیه فکشفه فاذا الحسن والحسین علی ورکیه، فقال: ((هذا ابنائی وابنا بنتی اللهم انی احبهما فاجهما واحب من یجبهما)) صحیح، رواة الترمذی (۳۷۶۹) وسنده حسن وللحدیث شواهد۔

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک رات کسی ضرورت کے تحت میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی چیز کو چھپائے ہوئے تھے، میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا چیز تھی؟ جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو میں نے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کیا چیز چھپا رکھی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کپڑا اٹھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

نے فرمایا: یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں، اے اللہ! میں انہیں محبوب رکھتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما اور ان سے محبت رکھنے والے سے بھی محبت فرما۔

عن عمر رضی اللہ عنہ انہ فرض لاسامۃ فی ثلاثہ الاف و خمس مائۃ وفرض لعبد اللہ بن عمر فی ثلاثہ الاف،فقال عبد اللہ بن عمر لابیہ : لم فضلت اسامۃ علی؟ فواللہ! ماسبقنی الہ مشھد، قال : لان زیدا کان احب الی رسول اللہ ﷺ من ابیك وکان اسامۃ احب الی رسول اللہ ﷺ منك، فاثرت حب رسول اللہ ﷺ علی حبی۔ حسن، رواۃ الترمذی (۳۸۱۳)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کہ انہوں نے اسامہ رضی اللہ عنہ کے لئے ساڑھے تین ہزار وظیفہ مقرر کیا، اور اپنے بیٹے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے لئے تین ہزار وظیفہ مقرر فرمایا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے عرض کیا: آپ رضی اللہ عنہ نے اسامہ کو مجھ پر کیوں فوقیت دی ہے؟ اللہ کی قسم! انہوں نے کسی معرکے میں مجھ سے سبقت حاصل نہیں کی۔ انہوں نے فرمایا: اس لئے کہ زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمہارے والد سے زیادہ محبوب تھے اور اسامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تم سے زیادہ محبوب تھے لہٰذا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب پر ترجیح دی ہے۔

عن عائشہ رضی اللہ عنہ قلت: أراد النبی ﷺ مخاط اسامۃ۔ قالت عائشہ: دعنی حتی انا الذی افعل قال: ((یا عائشہ ! حبیہ فانی احبہ)) اسنادہ حسن ، رواہ الترمذی (۳۸۱۸)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسامہ رضی اللہ عنہ کی ناک صاف کرنا چاہی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: مجھے اجازت فرمائیں میں صاف کر دیتی ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عائشہ! اس سے محبت کیا کرو کیونکہ اس سے میں محبت کرتا ہوں۔

عن اسامۃ رضی اللہ عنہ قال: کنت جالسا، اذاء علی والعباس یستاذنان، فقالا لاسامۃ: استاذن لنا علی رسول اللہ ﷺ فقلت: یارسول اللہ ﷺ! علی والعباس یستاذنان، فقال: ((اتدری ماجاء بھما؟) قلت۔ لا، قال: (لکنی ادری ائذن لھما)) فد

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

خلاء فقالا : یا رسول اللہﷺ! جئناك نسالك ای اهلك احب الیك؟ قال ((فاطمة بنت محمد)) قالا: ما جئناك نسالك عن اهلك، قال : ((احب اهلی الی من قد انعم الله علیه وانعمت علیه: اسامة بن زید)) قالا: ثم من ؟ قال : ((ثم علی بن ابی طالب) فقال العباس: یا رسول اللہﷺ ! جعلت عمك اخرهم؟ قال ((ان علیا سبقك بالهجرة)) اسناده حسن، رواة الترمذی (ن ۳۸۱۹)

سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں (باب رسالت پر) بیٹھا ہوا تھا کہ علی رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہ اجازت طلب کرنے کے لئے تشریف لائے تو انہوں نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمیں اجازت لے دیں، میں نے اندر جا کر عرض کیا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! علی (رضی اللہ عنہ) اور عباس (رضی اللہ عنہ) اندر آنے کی اجازت طلب کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ وہ کیوں آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لیکن میں جانتا ہوں ان دونوں کو اجازت دے دو۔ وہ دونوں اندر آئے تو عرض کیا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یہ دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے اہل خانہ میں سے کس سے زیادہ محبت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ انہوں نے عرض کیا: ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل خانہ کے متعلق پوچھنے نہیں آئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے اہل (یعنی مردوں) میں سے وہ شخص مجھے زیادہ محبوب ہے جس پر اللہ نے انعام فرمایا اور میں نے انعام کیا، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ۔ انہوں نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب۔ عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا کو ان سے موخر کر دیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس لئے کہ علی (رضی اللہ عنہ) نے آپ (رضی اللہ عنہ) سے پہلے ہجرت کی ہے۔

عن ابن عباس رضی الله عنه قال: قال رسول اللہﷺ ((احبو الله لما یغذو کم من نعمة واحبو نی لحب الله واحبو اهل بیتی لحبی) اسناد حسن ، رواة الترمذی (۳۷۸۹)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے محبت کرو کہ اس نے تمہیں نعمتوں سے نوازا ہے اور اللہ کی محبت کی خاطر مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کی خاطر میرے اہل بیت

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

44

سے محبت کرو۔

عن عائشه رضی الله عنها قالت : ان الناس کانوا یتحرون بهدایا هم یوم عائشة رضی الله عنها یبتغون بذالك مرضاة رسول الله ﷺ وقالت: ان نساء رسول الله ﷺ کن حزبین، فحزب فیه عائشة، وحفصة وصفیة و سودة والحزب الاحزام سلمة وسائر نساء رسول الله ﷺ فکلم حزب ام سلمة فقلن لها، کلمی رسول الله ﷺ یکلم الناس فیقول: من ارادا بهدی الی رسول الله ﷺ فلیهده الیه حیث کان فکلمه فقال لها: (لا توذینی فی عایشة، فان الوحی لم یاتینی و انا فی ثوب امراة الا عایشة) قالت: اتوب الی الله من اذاك یا رسول الله ﷺ ! ثم انهن دعون فاطمة فارسلن الی رسول الله ﷺ فکلمة، فقال: (یابنیة! الا تحبین ما احب؟) قالت: بلی! قال: (فاحبی هذه) متفق علیه، رواه البخاری (۲۵۸۱) ومسلم (۸۳/۲۴۴۲)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اپنے تحائف پیش کرنے کے لئے عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا دن تلاش کیا کرتے تھے اور وہ اس کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی حاصل کرنا چاہتے تھے اور انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کے دو گروہ تھے، ایک گروہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا، حفصہ رضی اللہ عنہا، صفیہ رضی اللہ عنہا اور سودہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گروہ نے مشورہ کیا اور انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بات کریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں سے فرما دیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ بھیجنا چاہے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں وہیں ہدیہ بھیجے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوں۔ انہوں (ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بات کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں تکلیف نہ پہنچاؤ، کیونکہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے علاوہ کسی زوجہ محترمہ کے کمرے میں مجھ پر وحی نہیں آتی۔ انہوں (ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نے عرض کیا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف پہنچانے کی وجہ سے میں اللہ کے حضور توبہ کرتی ہوں۔ پھر انہوں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بھیجا انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بات کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیٹی! کیا تم وہ چیز پسند نہیں کرتی ہو جو میں پسند کرتا ہوں؟ انہوں نے عرض کیا، کیوں نہیں ضرور (پسند) کرتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

44

فرمایا: اس (عائشہ رضی اللہ عنہا) سے محبت کرو۔

عن ابی هريرة رضی الله عنه، قال: قال رسول الله ﷺ: (اللهم حب عبيدك هذا)۔ يعنی اباهريرة رضی الله عنه (وامه الی عبادك المومنين، وحب اليهم المومنين))۔ رواه مسلم (۲۴۹۱/۱۸۵)

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! اپنے اس بندے (یعنی ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہا) اور ان کی والدہ کو اپنے مومن بندوں کا محبوب بنا دے اور مومنوں کو ان کا محبوب بنا دے۔

عن البراء رضی الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول :((الانصار لايحبهم الا مومن، ولا يبغضهم الا منافق فمن احبهم احبه الله ومن ابغضهم ابغضه الله) متفق عليه، البخاری (۳۷۸۳) مسلم (۱۲۹/۷۵)

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''انصار سے صرف مومن شخص ہی محبت کرتا ہے جب کہ انصار سے صرف منافق شخص ہی عدوات رکھتا ہے چنانچہ جس نے ان سے محبت کی تو اللہ اس سے محبت کرے گا اور جس نے ان سے عدوات کی تو اللہ اس سے عدوات کرے گا۔''

عن بريدة رضی الله عنه: قال رسول الله ﷺ: ((ان الله تبارك و تعالیٰ امرنی بحب اربعة واخبرنی انه يحبهم واخبرنی انه يحبهم)) قيل: يارسول الله ﷺ سمهم لنا قال: ((علی منهم)): يقول ذالك ثلثا: ((و ابوزر رضی الله عنه، والمقداد رضی الله عنه ، وسلمان رضی الله عنه ، امرنی بحبهم واخبرنی انه يحبهم) رواه الترمذی (۳۷۱۸) وابن ماجه (۱۴۹) سنده ضعيف

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے چار اشخاص سے محبت کرنے کا مجھے حکم فرمایا ہے اور اس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں ان کے نام بتا دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ ان میں سے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار ان کا نام لیا، (باقی) ابوذر رضی اللہ عنہ مقداد رضی اللہ عنہ اور سلمان رضی اللہ عنہ ہیں، اس نے مجھے ان سے محبت کرنے کا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

44

حکم فرمایا ہے اور اس نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ ان سے محبت کرتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد والے مومنوں کے لئے اپنے بارے میں ان کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پاکیزہ تعلق کو محبت سے ہی موسوم کرنا:

عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال: ((ان من اشد امتی لی حبا ناس یکونون بعدی یود احدهم لو رانی باهله وماله)) رواه مسلم (۱۲/۲۸۳۲)

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے ان میں ہر ایک یہ خواہش رکھے گا کہ کاش کہ اپنے اہل وعیال اور اپنے سارے مال کے بدلے میں وہ مجھے دیکھ لے۔

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((ان الله تعالیٰ: قال من عادی لی ولیا فقد اذنته بالحرب وماتقرب الی عبدی بشی ء احب الی مما افترضت علیه ومایزال عبدی یتقرب إلّی بالنوافل حتی احببته فاذا احببته فکنت سمعه الذی یسمع به وبصره الذی یبصر به ویده التی یبطش بها ورجله التی یمشی بها وان سألنی لأعطینه ولئن إستعاذنی لاعیذنه وماترددت عن شیء انا فاعله ترددی عن نفس المومن یکره الموت وانا کره مسائته ولا بد له منه)) (رواه البخاری (۶۵۰۲)

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی نے فرمایا: جو شخص میرے کسی دوست سے دشمنی رکھے گا تو میرا اس سے اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ جن جن عبادات کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں سے وہ عبادت مجھے بہت محبوب ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے۔ میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے حتی کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے تو میں اسے عطا کر دیتا ہوں اگر مجھ سے پناہ طلب کرتا ہے تو میں اسے پناہ دے دیتا ہوں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

میں نے جو کام کرنا ہوتا ہے اس کے کرنے میں مجھے کبھی اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا کسی مومن کی جان قبض کرتے وقت تردد ہوتا ہے وہ موت کو ناگوار جانتا ہے اور میں اس کی ایذا کو ناگوار جانتا ہوں حالانکہ وہ (موت) تو اسے ضرور آنی ہے۔

عن ابی یرھرۃ رضی اللہ عنہ قال:قال رسول اللہ ﷺ : ((ان للہ تعالیٰ تسعۃ وتسعین اسما مائۃ الا واحدا من احصاھا دخل اجنۃ)) وفی روایۃ: ((وھو وتر یحب الوتر))متفق علیہ رواہ البخاری (۶۴۱۰، ۷۳۹۲) ومسلم (۶/۲۶۷۷)

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے (ایک کم سو) نام ہیں جو انہیں یاد کرلے وہ جنت میں داخل ہوگا اور ایک دوسری روایت میں ہے: وہ وتر (یکتا) ہے اور وتر سے محبت کرتا ہے۔

عن ابی ھریرۃ: قال رسول اللہ ﷺ ((کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن: سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم))۔ متفق علیہ رواہ البخاری (۶۶۸۲) ومسلم (۳۱/۲۶۹۴)

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کلمے: (سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم) زبان پر ہلکے، میزان میں بھاری اور رحمن کو محبوب ہیں۔

عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ کان من دعاء داود یقول ((اللھم انی اسالک حبک وحب من یحبک والعمل الذی یبلغنی حبک اللھم جعل حبک احب الی من نفسی ومالی واھلی ومن الماء البارد)) قال و کان رسول اللہ ﷺ اذا ذکر داود یحدیث عنہ یقول: ((کان أعبَدُ البشر) اسنا دہ حسن ، رواہ الترمذی (۳۴۹۰) والبیھقی فی "الدعوات الکبیر" (۲۷۶) ۱/۳۶۴

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: داؤد علیہ السلام کی یہ دعا تھی: اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت کا، اس شخص کی محبت کا جو تجھ سے محبت کرتا ہو اور اس عمل کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے، اے اللہ! تو اپنی محبت، مجھے میری جان، میرے اہل وعیال، مال اور ٹھنڈے پانی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سے زیادہ محبوب بنادے۔ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داؤد علیہ السلام کا ذکر کرتے تو ان کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرماتے: وہ تمام انسانوں سے زیادہ عبادات گزار تھے۔

عن ابن عباس رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ ((لم یر للمتحابین مثل النکاح))۔فی الزوائد اسناده صحیح و رجاله ثقات اسناد حسن، رواه ابن ماجه(۱۸۴۷)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم نے نکاح (یعنی خاوند و بیوی) کی مثل دو باہم محبت کرنے والے نہیں دیکھے ہوں گے۔

عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال: ((من احب ان یحلق حبیبه حلقة من نار فلیحلقه حلقة من ذهب ومن احب ان یطوق حبیبه طوقا من نار فلیطوقه طوقا من ذهب ومن احب ان یسور حبیبه سوارا من نار فلیسوره سواراً من ذهب ولکن علیکم بالفضة فالعبوابها) اسناده حسن رواه ابوداؤد(۴۲۳۶)

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے دوست کو آگ کا چھلا پہنانا پسند کرتا ہے تو وہ اسے سونے کا چھلا پہنادے، جو شخص اپنے دوست کو آگ کا طوق پہنانا پسند کرتا ہے تو وہ اسے سونے کا طوق پہنادے۔ جو شخص اپنے دوست کو آگ کے کنگن پہنانا پسند کرتا ہے تو وہ اسے سونے کے کنگن پہنادے۔لیکن تم چاندی کو لازم پکڑو اور اس کے زیور بناؤ۔

ظاھرداری اور سچی محبت میں فرق اتباع/تابعداری سے ھوتا ھے

عن صفوان بن عسال قال یهودی لصاحبه: إذهب بنا لی هذا النبی فقال له صاحبه: لا تقل نبی انه لو سمعك لکان اربع اعین ۔ قاتیا رسول الله ﷺ: ((لا تشرکوا بالله شیئا ولا تسرفوا ولا تزنوا ولا تقتلو النفس التی حرم الله الا بالحق ولا تمشوا ببری ء الی ذی سلطان لیقتله ولا تسحروا ولا تاکلوا الرباء ولا تقذفوا محصنة ولا تولوا للفرار یوم الزحف وعلیکم خاصة الیهود ان لا تعتدوا فی السبت)) قال

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

فقبلا يديه و رجليه وقالا نشهد انك نبي قال: ((فما يمنعكم ان تتبعوني؟)) قال: ان داؤد عليه السلام دعا ربه ان لا يزال من ذريته نبي وانا نخاف ان تبعناك ان تقتلنا اليهود۔ رواه ابو داؤد (۲۵۳۲)

سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کسی یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا: ہمیں اس نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس لے چلو، تو اس نے اپنے ساتھی سے کہا: تم نبی نہ کہو، کیونکہ اگر اس نے تمہاری بات سن لی تو وہ بہت خوش ہوگا۔ پس وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے واضح نشانیوں کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، اور چوری نہ کرو، نہ زنا کرو، نہ کسی ایسی جان کو مارو جس کا قتل اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور نہ کسی بے گناہ شخص کو کسی صاحب اقتدار کے پاس لے جاؤ کہ وہ اسے قتل کر دے، جادو کرو نہ سود کھاؤ، پاک دامن عورت پر تہمت لگاؤ نہ معرکہ کے دن میدان جہاد سے پیٹھ پھیر کر بھاگو، اور بالخصوص یہود پر لازم ہے کہ تم ہفتے کے دن کے بارے میں زیادتی نہ کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں، ان دونوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں چومے اور کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو پھر کون سی چیز تمہیں میری اتباع نہیں کرنے دیتی؟ انہوں نے عرض کیا: داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی تھی کہ نبوت کا سلسلہ اس کی اولاد میں جاری رہے اور ہم ڈرتے ہیں کہ اگر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کر لی تو یہود ہمیں قتل کر دیں گے۔

اس حدیث میں یہود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں ہاتھ اور پاؤں چوم رہے ہیں (۱) اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے فرما رہے ہیں کہ میری تابعداری سے کون سی چیز مانع ہے؟ یعنی سچی محبت، احترام و ادب، تابعداری

(۱) پیری فقیری کے اس پرفتن دور میں عوام الناس ایسی بے شمار خرافات میں مبتلا ہو گئی ہے جو شرعی اعتبار سے حرام ہیں۔ ان میں سے ایک اپنے پیر یا بزرگ کے آگے سجدہ ریز ہونا یا اُس کے ہاتھ پاؤں چومنے کے لئے جھکنا ہے۔ شیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ اس بارہ میں بیان کرتے ہیں: ''..... یہ بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے مصافحہ والا۔ مصافحہ ایک ہاتھ سے کرنا چاہئے یا دو ہاتھ سے؟ دونوں طرح سے صحیح ہے۔ ایک ہاتھ سے بھی کرنا صحیح ہے اور دو ہاتھ سے کرنا بھی صحیح ہے۔ ہاتھ یا منہ آدمی چوم بھی سکتا ہے بشرطیکہ شہوت (کا عنصر شامل) نہ ہو۔ ماں یا کوئی بزرگ ہے (اس کا ہاتھ چوما جا سکتا ہے) یہ حدیث سے ثابت ہے مثال کے طور پر میرا استاد ہے سو سالہ بوڑھا، اس کا ہاتھ ماتھا چومنا جائز ہے اور یہ حدیث سے ثابت ہے۔ لیکن جہاں شرک ہو رہا ہے، جس کو لوگ معبود سمجھیں، اس کے آگے جا کہ جھکنا، اس کے ہاتھ پاؤں چومنا، یہ صحیح نہیں ہے یہ حرام ہے۔'' (محدث عصر الشیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سے مشروط ہے۔ لان المحب لمن یحب مطیع کیونکہ سچا محب جس سے محبت کرتا ہے اس کی اطاعت کرتا ہے۔ آج کل اکثر و بیشتر بے خبر مسلمان نبی کریم ﷺ کے نام پر اپنے انگوٹھے چوم کر مطمئن ہیں اور نبی ﷺ کی معاملات میں اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ انہیں اس حدیث سے اپنا جائزہ لینا چاہئے اور نبی کریم ﷺ کے نام پر ﷺ کہنا چاہئے نہ کہ انگوٹھے چومنے چاہئیں اور نبی کریم ﷺ کی احادیث، سنت، طریقہ، نمونہ اور اسوہ کو دل سے قبول کرنا چاہئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین رحمہم اللہ، آئمہ کرام اور محدثین عظام ہم سے بڑھ کر نبی کریم ﷺ سے محبت کرنے والے تھے لیکن انہوں نے کبھی بھی آپ ﷺ کا نام آنے پر اپنے ہی انگوٹھے نہیں چومے۔

عن ابن عباس رضی الله عنهما ، ومعاذبن جبل رضی الله عنه وزادفیه: قال: ((یا محمد! هل تدری فیما یختصم الملأ الأ علی؟ قلت: نعم، فی الکفارات، والکفارات: المکث فی المساجد بعد الصلوات، والمشی علی الاقدام إلی الجماعات، وابلاغ الوضوء فی المکاره فمن فعل ذلك عاش بخیر، ومات بخیر، وکان من خطیئته کیوم ولدته امه، وقال: یا محمد! اذا صلیت فقل: اللهم انی اسئلك فعل الخیرات، وترك المنکرات، وحب المساکین، فاذااردت بعبادك فتنة فاقبضی الیك غیر مفتون)) قال ((والدرجات: افشاء السلام، واطعام اطعام، والصلاة باللیل والناس نیام)) رواه الترمذی فی سننه (۳۶۳۳) وسنده صحیح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور ترمذی میں یہ زائد ہے: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد (ﷺ)! کیا آپ (ﷺ) جانتے ہیں کہ مقرب فرشتے کس چیز کے بارے میں بحث و مباحثہ کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں گناہ ختم کرنے والے اعمال کے بارے میں بحث کر رہے ہیں اور گناہ ختم کرنے والے اعمال یہ ہیں: نمازوں کے بعد مسجد میں بیٹھے رہنا، باجماعت نماز پڑھنے کے لئے پیدل چل کر جانا اور ناگواری کے باجود خوب اچھی طرح وضو کرنا، پس جو یہ کرے گا وہ بہتر زندگی بسر کرے گا اور اس کی موت بھی اچھی ہوگی اور وہ گناہوں سے پاک ہو جائے گا جیسے اس کی ماں نے اسے آج ہی جنم دیا ہو اور فرمایا: اے محمد (ﷺ)! جب آپ (ﷺ) نماز سے فارغ ہو جائیں تو یہ دعا کیا کریں: اے اللہ میں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

تجھ سے نیک کام بجالانے، برے کام چھوڑ دینے اور مساکین سے محبت کرنے کی درخواست کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو کسی آزمائش و فتنے سے دوچار کرنے کا ارادہ فرمائے تو مجھے اس سے دوچار کئے بغیر اپنی طرف اٹھا لینا اور آپ ﷺ نے فرمایا: بلندیٔ درجات والے اعمال یہ ہیں: سلام عام کرنا، کھانا کھلانا اور رات، جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز (تہجد) پڑھنا۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

44

حافظ مقصود احمد حفظہ اللہ

* خطیب جامع مسجد شاہ اسماعیل شہید اہلحدیث، اسلام آباد

* امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث، اسلام آباد

* رئیس اعلیٰ مجلہ دعوۃ التوحید، اسلام آباد

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

44

یہ بھی توھین رسالت ھے

مہذب لوگوں کی مجلس میں انسان اخلاق سے گری ہوئی گفتگو کی جرأت نہیں کرتا۔ اگر کسی بڑی شخصیت سے ملاقات کا موقع میسر آئے تو انسان اس کے مقام و مرتبہ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ایک ایک لفظ تول کر بولتا ہے، بلکہ ادب و احترام میں نہایت تکلف سے کام لیتا ہے۔ لیکن وہ شخصیت جن کا ادب و احترام دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر ہے ان کے متعلق کچھ لوگ اپنی جہالت اور کم بختی کی وجہ سے ایسے ایسے کلمات کہہ جاتے ہیں جو کسی بھی مقدس رشتے کے لئے استعمال نہیں کئے جا سکتے۔ جن کلمات سے شرم و حیا کو گھن آتی ہے ان کی نسبت اللہ تعالیٰ کے حبیب، امام الانبیاء، رسول رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کرنا کتنی بڑی جسارت اور جہالت ہے۔ ان میں سے ایک لفظ ''عشق'' ہے۔ یہ لفظ اگرچہ محبت کے معنی میں آتا ہے لیکن استعمال کے اعتبار سے یہ لفظ بڑا بدنام ہے کہ کسی بھی مقدس رشتے کے لئے اس کا استعمال نہیں کیا جا سکتا، مثلاً والدین، بہن، بھائی، اولاد اور دیگر رشتہ داروں سے محبت کا اظہار کرنے کے لئے کوئی بھی یہ نہیں کہتا کہ مجھے آپ سے ''عشق'' ہے، بلکہ محبت کے وہ الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں جن میں خلوص ہوتا ہے۔ لفظ عشق کیوں بدنام ہے؟ اس لئے کہ اس میں خلوص نہیں بلکہ خواہشات کا عنصر شامل ہوتا ہے۔ امام ابن القیم رحمہ اللہ اور علامہ ابوالعز الحنفی نے محبت کے دس درجات ذکر کئے ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱۔ **العلاقة**: یعنی دل کا محبوب سے تعلق پیدا ہونا۔

۲۔ **الارادة**: دل میں محبوب کی طرف میلان کا پیدا ہونا۔

۳۔ **الصبابة**: دل کا وارفتگی کے ساتھ محبوب کی طرف مائل ہونا، جس طرح پانی اوپر سے نیچے کی طرف گرتا ہے۔

۴۔ **الغرام**: کسی کی محبت کا دل سے چمٹ جانا کہ وہ اس سے الگ نہ ہونے پائے۔ جیسے مقروض سے قرض چمٹا ہوا ہوتا ہے اور قرض خواہ ہمیشہ قرض کا مطالبہ کرتا رہتا ہے۔

۵۔ **المودة**: سچی اور شفاف محبت، یہ لفظ محبت کے معنی میں قرآن و سنت میں متعدد بار استعمال ہوا ہے۔

۶۔ **الشغف**: کسی کی محبت کا دل کی تہہ میں جاگزیں ہو جانا۔ قرآن مجید میں ہے: ''قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا'' (سورۃ یوسف: ۳۰) اس کے دل میں (یوسف علیہ السلام کی) محبت جاگزیں ہو گئی۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

۷۔ العشق: وهو الحب المفرط الذی یخاف علی صاحبه منه، ولکن لا یوصف به الرب تعالیٰ ولا العبد فی محبة ربه، وان کان قد أطلقه بعضهم، واختلف فی سبب المنع، فقیل عدم التوقیف و قیل غیر ذلك ولعل امتناع اطلاقه: ان العشق محبة مع شهوة (شرح الطحاویة صفحه: ۱۲۴) ''عشق اس بے لگام محبت کو کہتے ہیں جس میں عشق کرنے والے کی جان کا خطرہ ہو، یہ لفظ اللہ تعالیٰ کے شایان شان نہیں ہے، نہ بندے کی اللہ تعالیٰ سے محبت کے لئے یہ لفظ استعمال کرنا جائز ہے۔ اگرچہ بعض لوگوں نے (جیسا کہ آج کل کے جہلاء میں) اسے استعمال کیا ہے۔ اس لفظ کے ممنوع ہونے کا سبب کیا ہے؟ بعض کہتے ہیں کہ یہ لفظ اللہ تعالیٰ سے محبت کے لئے کتاب وسنت میں کہیں بھی استعمال نہیں ہوا۔ بعض نے اور وجوہات بیان کی ہیں لیکن اس کے ممنوع ہونے کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ عشق اس محبت کو کہتے ہیں جس میں شہوت ہو۔''

۸۔ القیم: یہ وہ محبت ہے جس میں آدمی اپنے محبوب کا غلام بن کر رہ جائے۔

۹۔ التعبد: ایسی غلامی کہ محبوب کو معبود بنا لیا جائے۔

۱۰۔ الخلة: وہ محبت جو محبت کرنے والے کے دل اور روح میں سرایت کر جائے اور محبوب کے لئے اپنی قیمتی سے قیمتی چیز قربان کرنے کو تیار ہو جائے۔ اسی سے لفظ ''خلیل'' ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''وَ اتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلاً '' (النسا: ۱۲۵)۔ ''اللہ تعالیٰ نے ابراہیم (علیہ السلام) کو اپنا خلیل بنا لیا۔'' کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی محبت میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا تھا۔

رسول اللہ ﷺ سے محبت کا اظہار

آج کل بہت سارے لوگ رسول اکرم ﷺ سے محبت کا اظہار کرنے کے لئے اکثر عشقِ رسول کا لفظ بولتے ہیں، اسی طرح عاشقان رسول کا لفظ بڑی کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ الفاظ رسول اکرم ﷺ کے لئے استعمال کرنا صریحاً گستاخی ہے۔ ان لوگوں کو فوراً توبہ کرنی چاہئے اور آئندہ ایسے نازیبا الفاظ استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ اگر کوئی یہ کہے کہ رومی، جامی، علامہ اقبال اور دیگر شعراء یہ الفاظ استعمال کرتے ہیں لہٰذا ان میں کوئی حرج نہیں، تو یہ سراسر غلط ہے۔ شعرا کے محاورے ہمارے لئے حجت نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ شعراء کے متعلق فرماتے ہیں ''اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ۞ (الشعراء: ۲۲۵)'' کیا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

آپ نے نہیں دیکھا کہ شعرا ہر وادی میں آوارہ گردی کرتے پھرتے ہیں۔'' علامہ اقبال بھی ایک شاعر تھے صحابی نہیں تھے، نہ انہیں نبی اکرم ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے بڑھ کر محبت تھی۔ سب سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنے والے صحابہ کرام نے جب یہ لفظ استعمال نہیں کیا، (جبکہ یہ لفظ عربی زبان کا ہی ہے اور محبت کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے) تو کوئی دوسرا کیسے حجت ہوسکتا ہے۔ چونکہ یہ لفظ پاکیزہ محبت کے لئے استعمال نہیں ہوتا اور مومن کی نبی اکرم ﷺ سے محبت پاکیزہ محبت ہے، لہٰذا انہوں نے اخلاقیات سے گرا ہوا لفظ بھی استعمال نہیں کیا۔ خود نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کو محبت کرنے کا حکم دیا، جیسا کہ صحیح بخاری کی روایت ہے: "لا یؤمن احدکم حتی أکون احب الیه من والده ولده والناس اجمعین" (بخاری کتاب الایمان) ''تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ وہ مجھ سے اپنے والد، اولاد اور سب لوگوں سے بڑھ کر محبت نہ کرے۔'' اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خلیل کا لفظ بھی استعمال کیا، جیسا کہ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: "اوصانی خلیلی بثلاث، لا أدعهن فی سفر ولا فی حضر، رکعتی الضحی وصوم ثلاثه ایام من الشهر وان لا انام الا علی وتر" (سنن ابو داؤد، کتاب الوتر) ''مجھ کو میرے خلیل (سب سے زیادہ محبوب) رسول کریم ﷺ نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی کہ انہیں سفر وحضر میں نہ چھوڑوں۔ چاشت کی دو رکعات، ہر ماہ تین روزے اور سونے سے پہلے وتر کی ادائیگی۔'' رسول اکرم ﷺ سے سچی محبت کرنے والے صرف محبت کا دعوی نہیں کرتے بلکہ آپ کی اطاعت وفرمانبرداری اختیار کر کے عملی محبت کا مظاہرہ کرتے ہیں، نہ ہی محبت کے اظہار کے لئے گستاخانہ الفاظ اور نازیبا کلمات (جیسا کہ لفظ عشق ہے) استعمال کرتے ہیں۔ یہ سعادت اللہ تعالیٰ نے اہلحدیث کو عطا فرمائی ہے کہ وہ رسول اکرم ﷺ سے محبت کے لئے وہ انداز اپناتے ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا تھا۔ اہلحدیث نہ شعراء کے کلام سے حبّ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ سیکھتے ہیں۔ نہ معاشرے میں پھیلی ہوئی رسومات اور خرافات کو درخور اعتناء سمجھتے ہیں۔ ان کا اوڑھنا بچھونا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے صرف اور صرف کتاب وسنت ہے۔ ذلك فضل به یؤتیه من یشاء۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

مولانا طاہر رفیق

*خریج: جامعہ محمدیہ، جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ

* مدیر مرکز اہلحدیث، ملتان

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

کسی سے اپنی عقیدت کو ظاہر کرنے کے لئے ہمارے ہاں زیادہ تر لفظ **عشق** استعمال کیا جاتا ہے[44] اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ لفظ ہماری محبت اور عقیدت کو بالکل صحیح انداز سے واضح کر دیتا ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ عشق و محبت اور عقیدت میں بہت فرق ہے۔

آیئے اس فرق کو جاننے کے لئے مستند عربی لغات کی طرف چلتے ہیں تا کہ حق معلوم ہونے کے بعد ہم اپنی سابقہ غلطیوں سے رجوع کر کے صحیح بات کی طرف پلٹیں۔

محبت کا معنی: امام اللغة مجددالدین أبو طاہر محمد بن یعقوب الفیروزآبادی (المتوفی: ۸۱۷ھ) اپنی کتاب ''القاموس المحیط'' میں تحریر فرماتے ہیں: [**اَلحُبُّ: اَلوِدَادُ، کالحِبابِ والحِبِّ، بکسر هما، والمَحَبَّةِ والحُبابِ بالضم**] 'حب' کا مطلب ہے محبت۔ حِبابِ، المَحَبَّةِ، الحُبابِ کے بھی یہی معنی ہیں۔ جس سے محبت کی جائے اسے محبوب کہتے ہیں۔ (القاموس المحیط للفیروز آبادی، ج:۱، ص:۷۰، طبع مؤسسة االرسالة للطباعة والنشر و التوزیع، بیروت۔لبنان)

محمد بن مکرم بن علی، أبو الفضل، جمال الدین ابن منظور الأنصاری الافریقی (المتوفی: ۷۱۱ھ) اپنی کتاب ''لسان العرب'' میں رقم طراز ہیں: ''حُبّ کا متضاد بغض ہے۔ حُبّ کو حَبّ بھی کہتے ہیں۔ محبت کرنے والے کو مُحِبّ کہا جاتا ہے۔ جس سے محبت کی جائے اسے محبوب یا مُحَبّ کہتے ہیں۔'' (لسان العرب لابن منظور الافریقی، ج:۱، ص:۲۸۹، طبع: دار صادر۔ بیروت)

أبو نصر اسماعیل بن حماد الجوھری الفارابی (المتوفی: ۳۹۳ھ) نے بھی اپنی کتاب الصحاح تاج اللغة وصحاح العربیة میں ایسی ہی بات لکھی ہے۔ (دیکھئے الصحاح للجوھری، ج:۱، ص:۱۰۵، طبع: دار العلم للملایین۔ بیروت)

امام أبو القاسم الحسین بن محمد المعروف بالراغب الاصفھانی (المتوفی: ۵۰۲ھ) اپنی کتاب **المفردات فی غریب القرآن** میں محبت کی تعریف یوں کرتے ہیں: "**المحبة: ارادة ما تراہ او تظنه خیرا**" کسی چیز کو اچھا اور مفید سمجھ کر اس کا ارادہ کرنا، اسے چاہنا، محبت ہے۔ (ج:۱، ص:۲۱۴، طبع: دار القلم، الدار الشامیة۔ دمشق، بیروت)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

عشق کا مفہوم: آیئے اب لفظ عشق کا معنی ومطلب دیکھتے ہیں: امام فیروز آبادی لکھتے ہیں[144]: ''عُجْبُ الْمُحِبِّ بِمَحْبوبه، أو افراطُ الحُبّ، و یکونُ فی عَفَافٍ و فی دَعارَةٍ، أو عَمَی الحِسّ عن ادْراكِ عُیوبِهِ، او مَرَضٌ وسَواسِیٌّ یَجْلُبُه الی نَفْسه بتَسْلِیطِ فِکْرِهِ علی اسْتِحْسَانِ بعض الصُّوَرِ۔'' محب کا اپنے محبوب کو بہت زیادہ پسند کرنا، یا محبت میں غلو کرنا، یہ محبت پاک بازی کی حدود میں بھی ہوسکتی ہے اور بدکاری میں بھی۔ یا پھر عشق کہتے ہیں؛ محبوب کے عیوب دیکھنے کی حس سے محروم ہوجانا یا پھر عشق ایک مرض ہے جو عاشق کو خیالوں کی وادی میں دھکیل دیتا ہے کہ بعض صورتیں اس کو اچھی لگنے لگتی ہیں۔ (القاموس المحیط للفیروزآبادی، ج: ۱، ص: ۹۰۹)

لسان العرب میں بھی تقریباً یہی مفہوم موجود ہے۔ (لسان العرب لابن منظور، ج: ۱۰، ص: ۲۵۱) اور یہی مفہوم امام جوہری کی الصحاح میں ہے۔ (ج: ۴، ص: ۱۵۲۵)

امام ابن فارس اپنی کتاب **مقاییس اللغة** میں لکھتے ہیں: عشق محبت کی حدود کو پھلانگنے کا نام ہے۔ (مقاییس اللغة لابن فارس، ج: ۴، ص: ۳۲۱، طبع: دار الفکر)

امام ابن ابی العز شرح عقیدہ طحاویہ میں فرماتے ہیں کہ عشق اس بڑھی ہوئی محبت کو کہتے ہیں جس میں عاشق کی ہلاکت کا خطرہ ہوتا ہے۔ مزید لکھتے ہیں کہ عشق ایسی محبت کو کہتے ہیں جس میں شہوت ہوتی ہے۔

محبت اور عشق میں فرق: محبت اور عشق میں جو فرق ہے اسے امام أبوھلال الحسن بن عبداللہ بن سہل بن سعید بن یحییٰ بن مہران العسکری (المتوفی: قریباً ۳۹۵ھ) یوں بیان کرتے ہیں: ''ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ عشق کہتے ہیں معشوق سے اپنی مراد ومطلوب حاصل کرنے کی خواہش۔ اسی لئے اچھا کھانے کی چاہت کو عشق سے تعبیر نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح عشق اس خواہش کو بھی کہا جاتا ہے جو حد سے بڑھ جائے اور عاشق اگر اسے پورا نہ کرسکے تو وہ خواہش اسے مار ڈالتی ہے۔'' (الفروق اللغویة للعسکری، ج: ۱، ص: ۱۲۲، طبع: دار العلم والشقافة للنشر والتوزیع، القاهره۔ مصر)

محبت اور عشق میں فرق اس انداز سے بھی بیان کیا جاسکتا ہے کہ محبوب محبوب ہی رہتا ہے، کوئی محب ہو یا نہ ہو، جبکہ معشوق معشوق نہیں ہوتا جب تک کوئی عاشق نہ ہو۔

محبت کی نسبت رب تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور ہر ایک کی طرف کی جاسکتی ہے جبکہ عشق کا تعلق

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

صرف معشوق سے ہوتا ہے۔ محب ساری دنیا کے لئے سکون کا طلب گار ہوتا ہے جبکہ عاشق صرف اپنی جنسی تسکین چاہتا ہے۔ (ملخصاً از ''میں محبت کس سے کروں'' از الشیخ عظیم حاصل پوری، ص: ۲۳)۔ معلوم ہوا کہ عشق ایک مذموم فعل ہے جبکہ محبت ایک پسندیدہ عمل ہے۔

عشق کی شرعی حیثیت: قرآن وحدیث میں عقیدت والفت کو ظاہر کرنے کے لئے لفظ محبت ہی استعمال ہوا ہے۔ لفظ عشق کا استعمال ہمیں کہیں نظر نہیں آتا۔ امراۃ العزیز (عزیز مصر کی بیوی) کو یوسف علیہ السلام سے جو تعلق پیدا ہو گیا تھا، وہ ہر لحاظ سے عشق ہی تھا، لیکن قرآن مجید میں اس موقع پر بھی عشق کا لفظ لانے کی بجائے 'حُب' کا لفظ ہی استعمال کیا گیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ کس قدر ناپسندیدہ ہے۔

ایک اشکال: بعض لوگ عشق کے ثبوت میں ایک حدیث کا حوالہ دیتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''من عشق، فعف، و کتم، و صبر، ثم مات کان شهیداً'' ''جس نے عشق کیا، پھر پاک دامن رہا، اسے چھپایا اور صبر کیا، پھر مر گیا تو وہ شہید ہوگا۔''

ازالہ: یہ روایت موضوع یعنی من گھڑت ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے سلسلة الضعیفة للألبانی رحمہ اللہ، (ص ۴۰۹)۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان عُشَّاق بروزن فُسَّاق نے احادیث کو بھی معاف نہیں کیا اور اپنے پاگل پن کا ثبوت دینے کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ بولنے سے بھی پرہیز نہیں کیا اور یوں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث کا مصداق بنے کہ: ''وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ'' ''جس نے مجھ پر جھوٹ بولا، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔'' (صحیح البخاری: ۳۴۶۱)

عشق عقلی میزان میں: عشق ایک دیوانگی ہے جو عاشق سے عقل وشعور کو ختم کر کے اسے پاگل پن میں مبتلا کر دیتا ہے جس کے بعد اسے کسی قسم کے نفع ونقصان کی تمیز نہیں رہتی، بس اپنی خواہش کو پورا کرنے اور معشوق کو حاصل کرنے کا خیال اس پر ہر وقت حاوی رہتا ہے جس کی وجہ سے وہ ہر قسم کے کام سے عاجز ہو کر بے کار بن کر معاشرے میں عضو معطل بلکہ ایک بوجھ بن کر رہ جاتا ہے۔ مثال درکار ہو تو لیلیٰ کے مجنوں کو دیکھ لیجئے، سسی کے پنُّوں کا جائزہ لیجئے، ہیر کے رانجھے کی داستان پڑھیے۔ اگر پھر بھی سمجھ نہ آئے تو اپنے اردگرد پھرتے، آہیں بھرتے، تصیح کرتے، ہر شے سے بے خبر، بس اک معشوق میں مگن کسی نوجوان کو دیکھ لیجئے جو آپ کو عین انہی صفات کا حامل نظر آئے گا جو اوپر درج کی گئی ہیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

مُحِبّ رسول یا عاشق رسول؟: اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر مومن و مسلمان کو سب سے زیادہ 44 اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہونی چاہئے جیسا کہ قرآن کی آیات اور احادیث اس کی وضاحت کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر محبت الٰہی کے بارے میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ فرماتے ہیں: (وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا أَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ) [البقرۃ: ۱۶۵] ''ایمان والے اللہ سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔'' اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں پیارے پیغمبر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: (لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَ وَالِدِهٖ وَ النَّاسِ أَجْمَعِيْنَ) [صحیح بخاری: ۱۵] ''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔''

ایک روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات قسم اٹھا کر بھی فرمائی ہے۔ [صحیح بخاری: ۱۴]

سوال یہ ہے کہ کیا اس شدید اور سب سے زیادہ محبت کو ظاہر کرنے کے لئے لفظ عشق کا ستعمال صحیح ہے؟ تو اس کا صاف، سیدھا، واضح اور دوٹوک جواب یہی ہے کہ 'نہیں'۔ اس کی بہت سی وجوہات ہیں۔ مثلاً:

۱۔ لفظ عشق کا معنی اور مفہوم اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کے اظہار کے لئے استعمال کیا جائے کیونکہ عشق میں جو محبت ہوتی ہے وہ شہوت سے پُر ہوتی ہے۔

۲۔ اگر اس معنی سے صرف نظر کر لیا جائے اور کوئی زبردستی اپنے آپ کو عاشق کہلوا بھی لے تو کیا خواتین کے لئے اس لفظ کو استعمال کرنے کی اجازت ہوگی کہ وہ بھی عاشقان رسول کہلوالیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ کیا خواتین کے لئے الگ اسلام ہے اور مردوں کے لئے الگ؟

۳۔ اہل بیت سے محبت، عقیدت اور ان کی عزت کا خیال رکھنے کا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ہے۔ (صحیح مسلم: ۲۴۰۸) اہل بیت میں ازواج مطہرات اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہن بھی شامل ہیں، کیا ان کے لئے بھی یہی لفظ استعمال کیا جائے گا؟ جو لوگ ازواج مطہرات کو اہل بیت سے خارج سمجھتے ہیں اور پنجتن پاک کا نعرہ لگاتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمیں پنجتن پاک سے عشق ہے، کیا وہ ان پنجتن کے ایک ایک فرد کا نام لے کر عاشق ہونے کا اظہار کر سکتے ہیں؟ مثلاً عاشق رسول، عاشق علی، عاشق حسن، عاشق حسین تو ہر کوئی کہلوانے کو تیار ہو جاتا ہے لیکن لوگ عاشق فاطمہ نہیں کہلواتے۔ کیوں؟ وجہ ظاہر ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ لفظ عشق کا استعمال مقدس خواتین ہستیوں کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں تو یہی لفظ مقدس حضرات کے لئے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

44

کیسے جائز ہو گیا؟

۴۔ ہر شخص یہ بات کہتا ہے کہ مجھے اپنے اہل خانہ سے محبت ہے۔ مجھے اپنے والدین سے محبت ہے۔ مجھے اپنی بہنوں سے محبت ہے۔ کیا کوئی شخص اس بات کو زبان پر لا سکتا ہے کہ میں اپنی والدہ یا بہن یا بیٹی کا عاشق ہوں؟ اگر نہیں تو کیا اللہ اور نبی ﷺ کی ذات مبارک کی ہی توہین کرنی ہے کہ لوگ اپنے آپ کو عشق الٰہی میں غرق اور عاشق رسول ﷺ کہلوانے میں فخر محسوس کرتے ہیں؟

عشق کا جواز اقبال سے: بعض لوگ جب کوئی اور چارہ نہیں دیکھتے تو فوراً کہتے ہیں کہ دیکھو جی! علامہ اقبال رحمہ اللہ نے بھی تو اپنی شاعری میں لفظ عشق کو استعمال کیا ہے اور بے تحاشا کیا ہے۔ کیا وہ بھی غلط تھے؟

اشکال کا حل: اس کا جواب یہ ہے کہ علامہ اقبال رحمہ اللہ ہوں یا کوئی اور صاحبِ علم و دانش، ہمارے لئے اصل دلیل قرآن و حدیث ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ علامہ صاحب نے اسے اس کے مروجہ معانی و مفاہیم سے نکال کر ایک نئے معنی یعنی جوش اور انجام کی طرف دھیان دیئے بغیر کام کر جانا وغیرہ میں استعمال کیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتے ہیں:

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لبِ بام ابھی

مذکورہ بالا شعر میں وہ لفظ عشق کو عقل کے مقابلے میں لے کر آئے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ عقل انسان کو آگ میں چھلانگ لگانے سے روکتی ہے، لیکن یہ ابراہیم علیہ السلام کا جذبہ ایمانی ہی تھا جس نے عقل کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے رب کی خاطر آگ میں کود جانے پر آمادہ کیا۔

معلوم ہوا کہ علامہ صاحب کے طرز عمل سے استدلال غلط ہے اور صحیح بات وہی ہے کہ اس لفظ کا استعمال عموماً اور اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی طرف نسبت کر کے استعمال کرنا خصوصاً غلط اور ناجائز ہے۔

آپ (ﷺ) کا ہر عاشق کے گھر تشریف لانا: ہمارے ہاں اکثر گلیوں بازاروں میں دیواروں پر اور دکانوں اور گھروں میں کیلنڈرز وغیرہ پر یہ لکھا ہوا نظر آتا ہے کہ:

سنا ہے آپ ﷺ ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں
ہمارے گھر میں بھی ہو چراغاں یا رسول اللہ ﷺ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اس شعر کو دلیل بنا کر عقیدہ رکھنا بالکل غلط ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ سنی سنائی بات ہے، کوئی پختہ اور مضبوط بات نہیں جیسا کہ 'شاعر' موصوف کا ذاتی بیان ہے۔ اور سنی سنائی بات کا شریعت میں جو مقام ہے وہ اس حدیث سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ (كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ) [صحیح مسلم: ۵] ''کسی بھی شخص کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کردے۔''

پھر یہ سنی سنائی بات قرآن وحدیث کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی وفات کا تذکرہ کیا ہے۔ اور احادیث ہمیں بتاتی ہیں کہ نبی ﷺ فوت ہو گئے ہیں۔ اور وفات کے بعد نبی ﷺ کا مقام جنت ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں ایک لمبی روایت موجود ہے کہ دو فرشتوں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کو چند ایک مقامات کی سیر کروائی۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ ذرا اوپر نظر اٹھا کر دیکھئے۔ آپ ﷺ نے جب دیکھا تو ایک محل نظر آیا جو سفید بادلوں جیسا تھا۔ فرشتوں نے جب یہ بتایا کہ یہ آپ کا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: 'مجھے اس میں جانے دو'۔ اس پر فرشتوں نے جواب دیا: (إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَ أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ) ابھی آپ (ﷺ) کی عمر کے کچھ سال باقی ہیں۔ جب وہ پورے ہو جائیں گے تو آپ ﷺ اپنے اس محل میں تشریف لے جاسکیں گے۔ [صحیح بخاری: ۱۳۸۶]

معلوم ہوا کہ نبی ﷺ اپنی حیات دنیوی پوری کرنے کے بعد جنت میں اپنے محل میں تشریف فرما ہیں۔ اور جنت کی نعمتوں کو چھوڑ کر دنیا کے قید خانے میں کون آنا چاہے گا؟؟ جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ) [صحیح المسلم: ۲۹۵۶] ''دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے۔''

اسی طرح رسول رحمت ﷺ فرماتے ہیں: (مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوْتُ ، لَهُ عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ ، يَسُرُّهُ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا ، وَ اَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، اِلَّا الشَّهِيْدَ لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ، فَاِ نَّهُ يَسُرُّهُ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا، فَيُقْتَلَ مَرَّةً اُخْرَى [صحیح البخاری: ۲۷۹۵] مرنے کے بعد جس بندے کے لئے اللہ کے ہاں خیر وبھلائی ہوگی، وہ کبھی بھی دنیا میں لوٹنا پسند نہیں کرے گا، چاہے اس کے لئے ساری دنیا ہی کیوں نہ وقف کر دی جائے۔ سوائے شہید کے اور وہ بھی اس وجہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سے کہ اس نے شہادت کی جو فضیلت دیکھی تھی، وہ اسے آمادہ کرے گی کہ وہ دنیا میں لوٹ آئے اور دوبارہ اللہ کے راستے میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دے۔ (شہید کی یہ آرزو پوری نہ کی جائے گی)

ان احادیث کے پیش نظر یہ کہنا کہ ''سنا ہے آپ ﷺ ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں'' بالکل غلط ثابت ہوتا ہے۔ آپ ﷺ کے اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے تو کبھی یہ بات نہ کی کہ آپ ﷺ وفات کے بعد تشریف لاتے ہیں۔ آپ ﷺ کی وفات کو تقریباً پندرہ سو سال ہونے کو ہیں، اس ڈیڑھ ہزار سال کے عرصہ میں اہل مدینہ میں سے کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ آپ ﷺ اس کے گھر تشریف لاتے ہیں جبکہ برصغیر میں ہر کس و ناکس یہ دعویٰ کر دیتا ہے کہ آپ ﷺ اس کے ہاں تشریف لاتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی طرف ایک غلط بات منسوب کرتے ہوئے اللہ سے ڈرنا چاہئے کہ: اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ''بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔'' [البروج: ۱۲]

اللہ تعالیٰ سمجھ اور عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

''متلاشیانِ حق کے لئے صراطِ مستقیم کو واضح کرنے، حق و باطل میں فرق کرنے اور طریقت و تصوف کی تاریک و پر پیچ راہوں میں بھٹکتے 'سالکین' کی راہنمائی کے لئے شریعت مطہرہ (قرآن و سنت) کے نور سے منور انمول و منفرد تحریروں کا اک مجموعۂ انتخاب''

؎ صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے

[عطاء المومن]